# 2 اقتصادی نمو، بچت وسرمایہ کاری

## 2.1 حقیقی مجموعی ملکی پیداوار کی نمو

گرانی میں اضافے کے باوجود مالی سال 2008ء کے آغاز میں عالمی اقتصادی صورتحال خاصی مثبت تھی۔ تاہم قیمتوں میں توقع سے کہیں زیادہ اضافے اور عالمی مالی نظام میں عدم استحکام نے دنیا بھر کی معیشتوں کو بری طرح متاثر کیا۔ نتیجتاً، عالمی پیداوار کی نمو کے متعلق پیش گوئیاں درست ثابت نہیں ہوئیں اور اس میں مسلسل کمی کا رجحان ہے (دیکھئے شکل 2.1)۔

شکل 2.1: 2008ء کے لیے نمو کی پیش گوئیاں

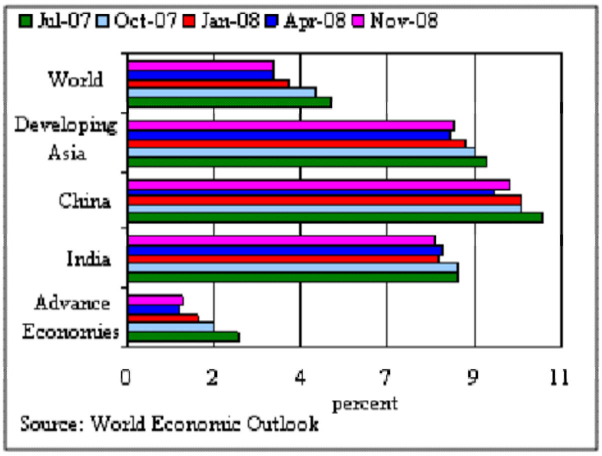


امریکی رہن منڈی کے بحران کی وجہ سے ہونے والے بھاری مالی نقصانات کے باعث عالمی مالی نظام کی خطرات مول لینے کی صلاحیت میں خاطر خواہ کمی آئی ہے جبکہ عالمی نمو کی سست روی کے خدشات بھی کافی حد تک بڑھ گئے ہیں۔ امریکہ کی معاشی نمو میں تیزی کے امکانات بہت کم ہیں بلکہ اس بات کا امکان ہے کہ آنے والے دنوں میں امریکہ کی معاشی نمو پست رہے گی یا منفی رخ بھی اختیار کرسکتی ہے۔ مالی سال 2008ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پیداوار میں 0.2 فیصد کمی یورو کے خطے میں کساد بازاری کی علامات کو ظاہر کرتی ہے۔ ایسا اس خطے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ چین اور بھارت کی اقتصادی نمو میں تیزی کا رجحان برقرار ہے تاہم گرانی کے دباؤ میں اضافے کی وجہ سے ان دونوں معیشتوں میں بھی کمزوری کی علامات ظاہر ہورہی ہیں کیونکہ 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران چین کی پیداواری نمو 9 فیصد تک رہی جو توقعات سے کہیں کم اور گذشتہ پانچ برسوں کی پست ترین سطح ہے۔

شکل 2.2 : جی ڈی پی کی نمو میں حصہ

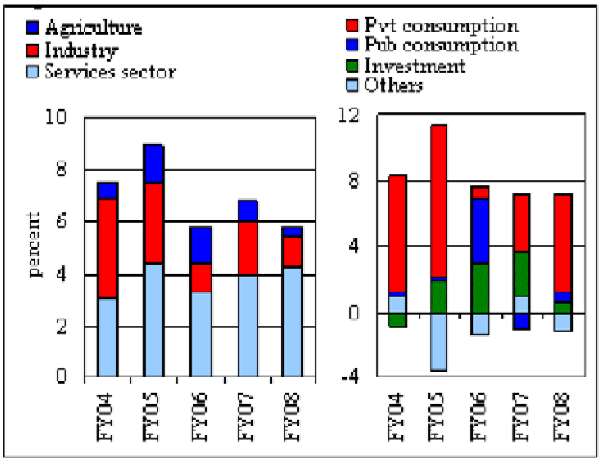


مالی سال 2008ء کے دوران دیگر کئی ابھرتی ہوئی معیشتوں کی طرح پاکستان پر بھی عالمی مالی منڈیوں میں بحران کے زیادہ براہ راست اثرات مرتب نہیں ہوئے۔ تاہم عالمی مالی بحران کے بالواسطہ اثرات، اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں کی بلند سطح اور ملکی حالات پاکستانی معیشت کے لیے کافی نقصان دہ ثابت ہوئے ہیں۔ مالی سال 2008ء میں متعدد ملکی و بیرونی عناصر کے باعث پاکستان کی معاشی نمو میں کمی آئی۔ ملکی عناصر میں توانائی کی قلت، بعض فصلوں کی ناقص کارکردگی اور بڑھتی ہوئی سیاسی بے یقینی جبکہ معیشت کو متاثر کرنے والے بیرونی عناصر میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ اور بیرونی سرمائے کی آمد میں کمی شامل ہیں۔ مذکورہ حالات کے نتیجے میں مالی سال 2008ء کے دوران حقیقی مجموعی ملکی پیداوار کی نمو 5.8 فیصد رہی جو 7.2 فیصد کے مقررہ سالانہ ہدف سے خاصی کم ہے (دیکھئے جدول 2.1)۔

**جدول 2.1 : مجموعی ملکی پیداوار ۔ شعبوں کا حصہ اور شرح نمو**

فیصد، 1999-2000ء کی مستقل قیمتوں پر

| | مالی سال07ء | | مالی سال08ء | | |
|---|---|---|---|---|---|
| | شرح نمو | فی صد حصہ | نمو کے اہداف | شرح نمو | فی صد حصہ |
| **اجناس کا پیداواری شعبہ** | **6.0** | **47.9** | **7.4** | **3.2** | **46.8** |
| **زراعت** | **3.7** | **21.8** | **4.8** | **1.5** | **20.9** |
| فصلیں | 5.9 | 10.1 | | -1.1 | 9.5 |
| بڑی فصلیں | 8.3 | 7.7 | 4.5 | -3.0 | 7.1 |
| چھوٹی فصلیں | -1.3 | 2.4 | 2.3 | 4.9 | 2.4 |
| گلہ بانی | 2.8 | 11.1 | 5.7 | 3.8 | 10.9 |
| ماہی گیری | 0.4 | 0.3 | 4.2 | 11.0 | 0.3 |
| جنگل بانی | -29.5 | 0.2 | 3.5 | -8.5 | 0.2 |
| **صنعت** | **8.0** | **26.1** | **9.4** | **4.6** | **25.9** |
| اشیا سازی | 8.2 | 19.0 | 10.9 | 5.4 | 18.9 |
| بڑا پیمانہ | 8.6 | 13.4 | 12.5 | 4.8 | 13.3 |
| چھوٹا پیمانہ | 8.1 | 4.3 | 7.5 | 7.5 | 4.4 |
| ذبیحہ | 4.1 | 1.3 | | 4.2 | 1.3 |
| کان کنی ومعدنیات | 3.1 | 2.5 | 4.5 | 4.9 | 2.5 |
| تعمیرات | 17.9 | 2.5 | 8.0 | 15.2 | 2.7 |
| بجلی وگیس کی تقسیم | 2.5 | 2.1 | 3.0 | -14.7 | 1.7 |
| **خدمات کا شعبہ** | **7.6** | **52.1** | **7.1** | **8.2** | **53.2** |
| تھوک وخردہ تجارت | 5.4 | 17.0 | 5.9 | 6.4 | 17.1 |
| مال برداری، ذخیرہ کاری | 6.5 | 10.2 | 7.8 | 4.4 | 10.0 |
| مالیات وبیمہ | 15.0 | 5.9 | 15.0 | 17.0 | 6.5 |
| جائے سکونت کی ملکیت | 3.5 | 2.7 | 4.0 | 3.5 | 2.6 |
| نظم عامہ ودفاع | 9.1 | 6.2 | 4.0 | 10.9 | 6.5 |
| کمیونٹی، سماجی ونجی خدمات | 8.8 | 10.1 | 5.0 | 9.4 | 10.4 |
| **مجموعی ملکی پیداوار** | **6.8** | **100.0** | **7.2** | **5.8** | **100.0** |

ماخذ: پاکستان کا اقتصادی جائزہ 2007-08ء

مجموعی ملکی پیداوار کی سست رفتاری میں ملک میں سرمایہ کاری کی طلب نے اہم کردار ادا کیا (دیکھئے **شکل 2.2**) جس سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ سیاسی بے یقینی، امن وامان کی صورتحال اور گرانی کی توقعات کے باعث سرمایہ کاروں نے محتاط رویہ اختیار کرنے کو ترجیح دی۔ مالی سال 2008ء کے دوران مجموعی ملکی پیداوار میں سرمایہ کاری کا حصہ 0.7 فیصد بنتا ہے جو گذشتہ چار برسوں کی پست ترین سطح ہے۔ مالی سال 2007ء کی قدرے متوازن نمو کے برعکس مالی سال 2008ء کی نمو کا بڑا اسبب نجی صرف کی طلب کا تیزی سے بڑھنا ہے۔ اس کے نتیجے میں معیشت پر گرانی کے دباؤ میں بھی مزید اضافہ ہوگیا ہے۔

**جدول 2.2 : خدمات کی نمو اور اجناس کے پیداواری شعبوں میں باہمی ربط**

نمونہ :1951-2008ء

مدت اول

| سادہ مفروضہ | مشاہدات | ایف۔اسٹیٹ | امکان |
|---|---|---|---|
| سی پی ایس کا خدمات پر کوئی اثر نہیں پڑتا | 57 | 3.39 | 0.07 |
| خدمات کا سی پی ایس پر کوئی اثر نہیں پڑتا | 0.21 | 0.64 | |

صنعتی شعبے کی کارکردگی توانائی کی قلت کے علاوہ پیداواری عمل میں حائل رکاوٹوں سے بھی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ اسی طرح اہم فصلوں کی خراب پیداوار کی وجوہات میں بوائی کے وقت پانی کی قلت، کیڑوں کے حملے اور کھاد کے نرخوں میں خاطر خواہ اضافہ شامل ہیں۔ مالی سال 2008ء میں اجناس کے شعبے کا مجموعی ملکی پیداوار کی نمو میں حصہ گذشتہ چھ برسوں کی پست ترین سطح پر رہا۔

شکل 2.3.1 : مجموعی طلب اور قدر اضافی کا باہمی ربط

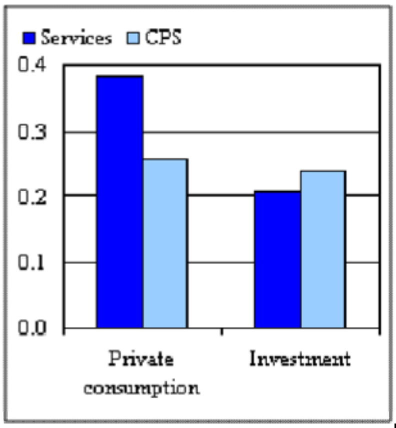


شکل 2.3.2 : دہائیوں میں صرف اور قدر اضافی کا باہمی ربط

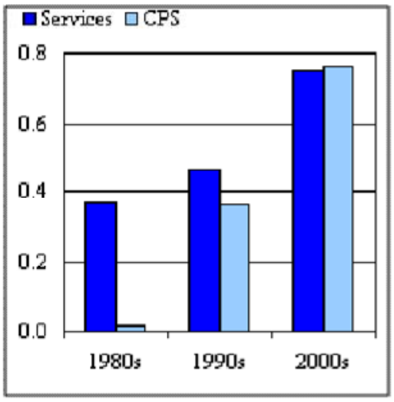


شکل 2.3.3 : دہائیوں میں سرمایہ کاری کی طلب وقدر اضافی کا باہمی ربط

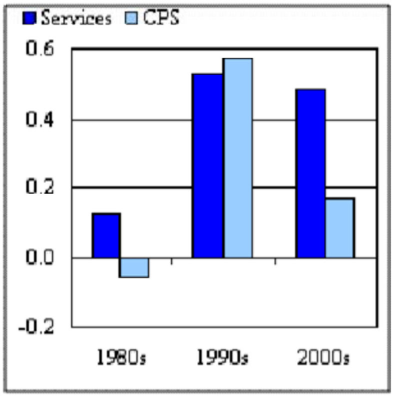


مالی سال 2008ء کے دوران اجناس کے شعبے میں سست روی اور سرمایہ کاری کی طلب میں کمی آنے والے برسوں میں پیداوار کی نمو پر منفی اثرات مرتب کرسکتی ہے کیونکہ:

1۔ اعدادوشمار سے پتہ چلتا ہے کہ پیداواری شعبے کی نمو، خدمات کی صنعت میں نمو (ایک سال میں ) کا باعث بنتی ہے (دیکھئے جدول **2.2**)۔ مالی سال 2008ء کے دوران پیداواری شعبے کی نمو میں سست روی کی وجہ سے مستقبل میں خدمات کے شعبے کی نمو بھی متاثر ہوسکتی ہے۔

2۔خدمات اوراجناس کے شعبوں میں نمو کا صرفی طلب سے گہرا تعلق ہوتا ہے (دیکھئے **شکل 2.3**)۔گرانی وشرح سود کی بلند سطح، ٹیکسوں میں اضافے اور کارپوریٹ آمدنی میں کمی کے رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے امکان ہے کہ آنے والے دنوں میں صرفی طلب کے دباؤ میں کمی ہوگی۔ اسی طرح مالی سال 2008ء کے آخری مہینوں میں خدمات کے شعبے کی گرانی میں بھی مسلسل اضافے کا رجحان دیکھا گیا ہے (دیکھئے **شکل 2.4**)۔

شکل 2.4 : خدمات کی گرانی

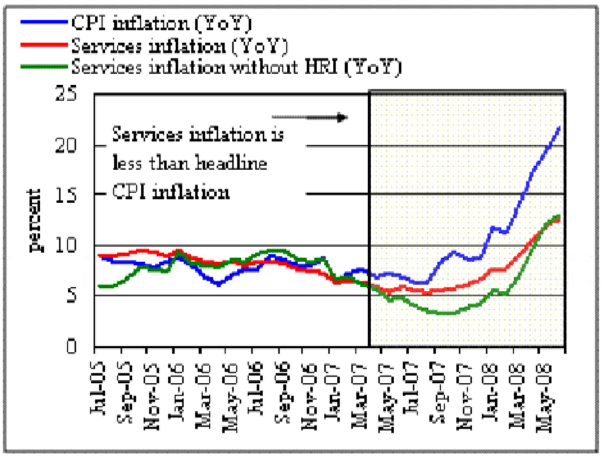


رواں دہائی کے دوران ٹیلی مواصلات اور مالی صنعتوں پر سرمایہ کاری میں خاصا اضافہ ہوا، جو ایک مثبت پیش رفت ہے۔ خدمات کی صنعت کی تیز رفتار نمو میں مذکورہ دونوں شعبوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔اجناس کے شعبوں میں پیداواریت کے اثرات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے جبکہ نمو کے موجودہ رجحانات کا تسلسل برقرار رکھنے کے لیے مزید سرمایہ کاری بے حد اہمیت کی حامل ہوگی۔

پیداواری گنجائش میں اضافے کے نتیجے میں مالی سال 2004ء تا 2008ء کے دوران بلند شرح نمو کے تسلسل کی وجہ سے توقع ہے کہ آنے والے برسوں میں مصنوعات کی قدر اضافی بڑھے گی۔ ملکی وغیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافے اور اشیائے سرمایہ کی درآمدات سے مختلف صنعتوں کے باہمی ربط میں اضافہ ہوگا، جس کے درمیانی تا طویل مدتی نمو پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ پاکستان کی حقیقی مجموعی ملکی پیداوار اور سرمایہ کاری کی نمو کے اعدادوشمار ظاہر کرتے ہیں کہ حقیقی سرمایہ کاری میں ہونے والی نمو دو سال بعد پیداوار میں نمو کا باعث بنتی ہے (دیکھئے جدول **2.3**)۔ ملکی وغیر ملکی سرمایہ کاری میں حالیہ اضافے اور سرمایہ کاری اخراجات کی نمو کے نتائج قدر اضافی کی نمو کی صورت میں برآمد ہوسکتے ہیں۔

**شکل 2.5 : پاکستانی معیشت کی طویل مدتی شرح**

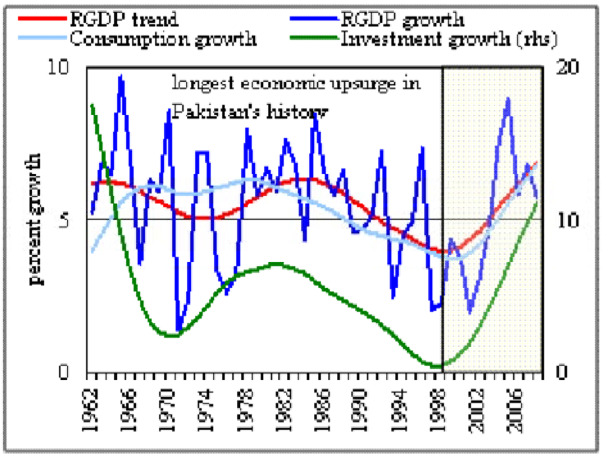


ان خیالات کو اس حقیقت سے بھی مزید تقویت ملتی ہے کہ 1985ء سے 1998ء تک خراب اقتصادی حالات کی بڑی وجہ صرف میں اضافہ اور سرمایہ کاری میں کمی تھی جس کے نتیجے میں 1980ء کی دہائی کے دوران جی ڈی پی میں صرف کا حصہ اوسطاً 82.5 فیصد تک تھا۔[1] 1985ء تا 1998ء کے دوران سرمایہ کاری میں مسلسل کمی کا رجحان تھا (دیکھئے **شکل 2.5**) اور 1998ء میں یہ جمود کا شکار ہوگیا۔ پاکستان کی حقیقی مجموعی ملکی پیداوار کی طویل مدتی نمو سے ظاہر ہوتا ہے کہ تیرہ سال تک (1985ء تا 1998ء) پست سطح پر رہنے کے بعد اس میں بحالی کا ایک طویل دور شروع ہوگیا جو 1999ء سے لے کر اب تک جاری ہے۔

مندرجہ بالا دلائل کو مدنظر رکھتے ہوئے عارضی کمزوریوں کے باوجود توقع ہے کہ معاشی چکر میں بہتری کا رجحان طویل مدت تک برقرار رہے گا۔ مزید برآں، غربت کے موثر انداز میں خاتمے اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کے لیے طویل مدت میں 6 فیصد سے زائد شرح نمو کو برقرار رکھنا ضروری ہوگا۔

**جدول 2.3 : حقیقی سرمایہ کاری اور حقیقی مجموعی ملکی پیداوار میں ربط**

نمونہ: 1961-2008ء

دوسری مدت

| سادہ مفروضہ | مشاہدات | الف۔اسٹیٹ | امکان |
|---|---|---|---|
| حقیقی مجموعی ملکی پیداوار، حقیقی سرمایہ کاری پر اثر انداز نہیں ہوتی | 46 | 0.29 | 0.75 |
| حقیقی سرمایہ کاری، حقیقی مجموعی ملکی پیداوار پر اثر انداز نہیں ہوتی | | 2.60 | 0.09 |

## 2.2 زرعی شعبے کی کارکردگی

متعدد وجوہات کی بنا پر مالی سال 2008ء کے دوران زرعی شعبے کی پیداوار مایوس کن رہی اور اس میں صرف 1.5 فیصد کی نمو ہوسکی (دیکھئے **جدول 2.4**)۔ یہ نہ صرف سال کے لیے 4.8 فیصد کے مقررہ ہدف سے خاصی کم ہے بلکہ مالی سال 2003ء کے بعد سے پست ترین شرح نمو بھی ہے۔ مالی سال 2008ء میں اہم فصلوں کی خراب کارکردگی نے گنے کی عمدہ پیداوار اور گلہ بانی و ماہی گیری کے ذیلی شعبوں میں ہونے والے اضافے کے اثرات کو زائل کردیا۔ بعض چھوٹی فصلوں کی صورتحال بھی بہتری کی عکاسی کرتی ہے (دیکھئے **شکل 2.6**)۔

اہم فصلوں کی مایوس کن پیداوار کا بڑا سبب انتظامی معاملات اور نرخوں کے تعین کی واضح پالیسی کا فقدان ہے۔ مثلاً، بوائی کے وقت کپاس، چاول اور گندم کے لیے پانی کی قلت ان فصلوں کے زیر کاشت رقبے میں کمی کا باعث بنی۔ قیمتوں کے مسائل کی وجہ سے کپاس اور گنے کی کٹائی میں تاخیر اور ترغیبات کی کمی (کیونکہ حکومت بوائی کے وقت نرخوں کے تعین کی پالیسی کا اعلان نہیں کرسکی تھی) گندم کے زیر کاشت رقبے میں کمی پر منتج ہوئی جبکہ کھاد اور کیڑے مار ادویات کی بلند قیمتوں کی وجہ سے کاشت کار بہتر زرعی اشیائے پیدائش کا استعمال کرنے سے قاصر رہے جس کا نتیجہ اہم فصلوں کی خراب پیداوار کی صورت میں برآمد ہوا۔ زرعی شعبے کو ادارہ جاتی قرضوں سے فائدہ پہنچا ہے اور اس شعبے کے قرضوں میں نمو کی سطح

[1] 1985 تا 1999ء کے دوران صرف اور جی ڈی پی کا تناسب 82.5 فیصد تھا۔

خاصی بلند رہی۔ مالی سال 2008ء کے دوران زرعی قرضوں میں 25.3 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا جس سے کاشت کاروں کو کھاد کی بلند قیمتوں کے اثرات کا جزوی طور پر ازالہ کرنے میں مدد ملی۔

مالی سال 2008ء کے دوران اہم فصلوں کی مایوس کن کارکردگی کے باوجود زرعی اجناس کی بلند قیمتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ زرعی معیشت کی حیثیت سے پاکستان کو کاشت کاروں کی آمدنی بڑھانے کے لیے زرعی شعبے کو جدید خطوط پر استوار کرنا ہوگا۔ یہ مقصد حاصل کرنے کے لیے فصلوں میں تنوع لانے اور اس کی قدر اضافی کی کڑیوں پر بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس سے نہ صرف غذائی اور ریشہ دار فصلوں کی ملکی طلب پوری ہوسکے گی بلکہ برآمدات کے لیے بھی زرعی اشیا کی فاضل مقدار دستیاب ہوسکتی ہے۔ زرعی اشیا پیدا کرنے والے بڑے ممالک میں فصلوں کو متنوع بنانے کے تجربات ظاہر کرتے ہیں کہ پاکستان بھی موافق

شکل 2.6 : زرعی نمو میں حصہ

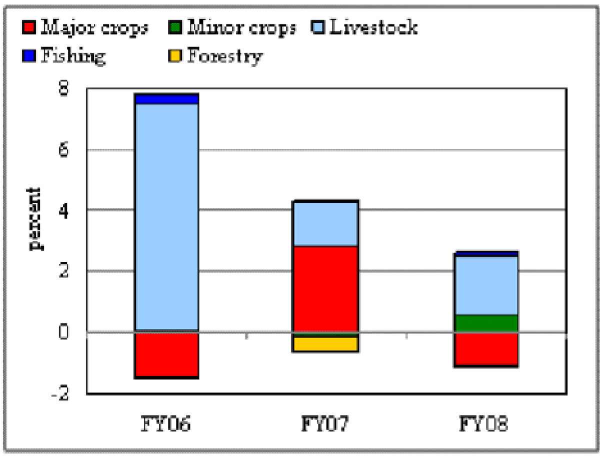


جدول 2.4 زرعی شعبے کی کارکردگی

| قدر اضافی | اکائی | مس05ء | مس06ء | مس07ء☆ | مس08ءپ | شرح نمو مس07ء | شرح نمو مس08ء |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| زراعت میں قدر اضافی جس میں | ارب روپے | 1027.4 | 1092.1 | 1132 | 1148.9 | 3.7 | 1.5 |
| اہم فصلیں | ارب روپے | 385.1 | 370.0 | 400.8 | 388.9 | 8.3 | -3.0 |
| چھوٹی فصلیں | ارب روپے | 126 | 126.5 | 124.9 | 131.0 | -1.3 | 4.9 |
| گلہ بانی | ارب روپے | 484.9 | 561.5 | 577.4 | 599.2 | 2.8 | 3.8 |
| **فصلوں کی پیداوار** | | | | | | | |
| کپاس | ملین گانٹھیں | 14.3 | 13.0 | 12.9 | 11.7 | -0.8 | -9.3 |
| گندم | ملین ٹن | 21.6 | 21.3 | 23.3 | 21.8 | 9.4 | -6.4 |
| چاول | ملین ٹن | 5.0 | 5.5 | 5.4 | 5.6 | -1.8 | 3.7 |
| گنا | ملین ٹن | 47.2 | 44.7 | 54.7 | 63.9 | 22.4 | 16.8 |
| **غیر فصل** | | | | | | | |
| گوشت کی پیداوار | ٹن | 2,238 | 2,515 | 2,618 | 2,704 | 4.1 | 3.3 |
| دودھ کی پیداوار (برائے انسانی استعمال) | ٹن | 29,438 | 31,970 | 32,996 | 34,064 | 3.2 | 3.2 |
| مچھلی کی پیداوار | ٹن | 574 | 599 | 578 | 640* | -3.5 | 10.7 |
| جنگلات کی پیداوار | ٹن | 576 | 404 | 366 | 280 | -9.4 | -23.5 |
| **خام مال** | | | | | | | |
| بہتر بیجوں کی تقسیم | ٹن | 214.0 | 253.9 | 284.8 | 266.3 | 12.2 | -6.5 |
| کیمیائی کھاد خریدی گئی | ملین (این ٹی) | 3.7 | 3.8 | 3.7 | 3.6 | -2.6 | -2.7 |
| ٹریکٹروں کی فروخت | تعداد | 43,578 | 48,802 | 54,052 | 53,203 | 10.8 | -1.6 |
| **قرضوں کی دستیابی** | | | | | | | |
| قرضوں کی تقسیم | ارب روپے | 108.7 | 137.5 | 168.8 | 211.6 | 22.8 | 25.3 |

☆ نظر ثانی شدہ پ: عبوری ☆ جولائی مارچ

عالمی قیمتوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مثلاً حیاتی ایندھن کی تیاری میں استعمال ہونے والی فصلوں کی پیداوار نفع بخش ثابت ہوسکتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قیمتوں کی ترسیلی میکانیت میں بہتری لائی جائے تاکہ اس کے ثمرات سے کاشت کار بہتر طور پر مستفید ہوسکیں۔

وفاقی بجٹ برائے مالی سال 2009ء میں کھادوں کے متوازن آمیزے کو فروغ دینے کے لیے ڈی اے پی پر زراعانت میں اضافے، کھادوں اور کیڑے مار ادویات پر ایکسائز ڈیوٹی کے خاتمے، آبی ذخائر کے انتظام اور آبپاشی کے نظام میں بہتری لانے کے لیے مختص رقوم بڑھانے سمیت متعدد اقدامات کا اعلان کیا گیا تاکہ زرعی شعبے کی پیداواریت میں اضافہ کیا جاسکے (دیکھئے **باکس 2.2.1**)۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے فصل بیمہ متعارف کرانے سے ان پالیسیوں کے استحکام میں مدد ملے گی اور کسانوں کی حوصلہ افزائی ہوگی کہ وہ بھاری نقصانات کی پروا کیے بغیر اپنی فصلوں پر سرمایہ کاری کریں۔

**باکس 2.2.1: زرعی پیکیج - وفاقی بجٹ م س09ء**

1۔ زرعی پیکیج سے پیداواری لاگت کم ہونے، پیداوار بڑھنے، پانی کی دستیابی میں اضافہ ہونے اور زرعی شعبے کی آمدنی بہتر ہونے کا امکان ہے۔

2۔ زرعی شعبے کے لیے بجٹ تجاویز مثبت رہی ہیں اور اس برس 32 ارب روپے کا زراعانت دیا گیا ہے جو پچھلے سال کے 25 ارب سے زیادہ ہے۔

3۔ ڈی اے پی پر زراعانت 113 فیصد یعنی 50 کلو کے تھیلے پر 530 سے 1000 روپے بڑھا دیا گیا ہے جس سے ڈی اے پی کی قیمت کم اور کھاد کے متوازن استعمال کی حوصلہ افزائی ہوگی اور فصلوں کی یافت بڑھانے میں مدد ملے گی۔

4۔ کھاد اور کیڑے مار دواؤں کا جنرل سیلز ٹیکس سے استثنا یوریا، ڈی اے پی اور کیڑے مار دواؤں کی طلب میں اضافہ کرے گا۔

5۔ فصلی بیمے پر 10 فیصد ایکسائز ڈیوٹی ختم کرنے سے فصلی بیمہ اسکیم میں شرکت کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

6۔ چاول کے بیج کی درآمد پر 10 فیصد کسٹم ڈیوٹی ختم کرنے سے بہتر بیجوں کا استعمال اور چاول کی یافت بڑھے گی۔

7۔ بلڈوزر اور زمین کو مسطح کرنے کی لیزر ٹیکنالوجی کی ڈیوٹی فری درآمد کی اجازت سے کھیتوں میں پانی کی دستیابی بہتر ہوگی۔

8۔ سفید انقلاب پروگرام کے تحت ڈیری کی ترقی پر 1.5 ارب روپے خرچ کیے جائیں گے۔

9۔ منڈی میں بلند قیمتوں اور طلب سے کاشتکاروں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔

10۔ خام مال کی بلند طلب اور نرخوں کی وجہ سے زرعی قرضوں کی تقسیم میں اضافہ ہوگا۔

11۔ نئے ڈیموں کی تعمیر اور آب پاشی کے موجودہ نظام کو بہتر بنانے کے لیے 75 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

اگر اس پیکیج کا مکمل نفاذ ہوگیا تو متفرق کھادوں اور تیزی سے پھیلتی ہوئی بیماریوں کی روک تھام کے لیے کیڑے مار ادویات کے استعمال میں اضافہ ہوگا اور زیادہ کمانے اور بچت کرنے کے لیے کاشتکار کا اعتماد بڑھے گا۔ اس کے علاوہ کھیتوں میں پانی کی دستیابی اور زرعی پیداوار بہتر ہوگی۔ یہ تمام عمل پیداوار اور برآمدات کو بہتر بنائے گا، معیشت میں نئی قوت لائے گا اور دیہی علاقوں میں غربت کم کرنے کا باعث بنے گا۔

## ماہی گیری

مالی سال 2008ء کے دوران ماہی گیری کے شعبے نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ سمندری حدود اور اندرون ملک پکڑی جانے والی مچھلیوں[2] کی تعداد بڑھی ہے جس کا بڑا سبب مچھلی کی بلند ملکی و عالمی قیمتیں ہیں۔ ماہی گیری کے شعبے کی نمو قابل ذکر ہے کیونکہ عمدہ فیڈ اور اندرون ملک ماہی گیری کے بہتر انتظام کے باعث یہ شعبہ پانی کی قلت سے متاثر نہیں ہوا ہے۔ بحری ماہی گیری کی پیداوار میں بہتری آئی ہے۔ مالی سال 2008ء کے دوران اس کی نمو 10.5 فیصد تک رہی جبکہ گذشتہ سال اس کی پیداوار میں 7.1 فیصد کی ہوئی تھی (دیکھئے **جدول 2.5**)۔

پاکستان کو یورپی یونین و جاپان کی منڈیوں میں اپنی برآمدات بڑھانے کی خاطر مچھلی اور اس کی مصنوعات کے لیے حفظان صحت کے اصولوں پر عملدرآمد کے ساتھ ساتھ اس کے ماحول کو بہتر بنانا ہوگا۔ سروے کے مطابق پاکستانی سمندر میں ماہی گیری کے وسیع مواقع موجود ہیں تاہم انہیں بروئے کار لانے کے لیے سرمایہ کاری، تحقیق اور ماہی گیری کی موزوں ٹیکنالوجی کو متعارف کرانا بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ماہی گیری کے وسائل کی پائیدار نمو اور انتظام کے لیے ہنگامی بنیادوں پر ایک جامع طویل مدتی قومی ماہی گیری پالیسی تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔

2 اس میں نجی فارمز، دریا، آبپاشی کی نہریں اور ذخائر شامل ہیں۔

جدول 2.5: مچھلی کی پیداوار اور قدر اضافی

| | اکائی | م س06ء | م س07ء | م س08ء ع |
|---|---|---|---|---|
| **پکڑی گئی مچھلی** | | | | |
| سمندری | 000 میٹرک ٹن | 380 | 353 | 390 |
| اندرون ملک | 000 میٹرک ٹن | 219 | 225 | 250 |
| کل | 000 میٹرک ٹن | 599 | 578 | 640 |
| **قدر** | | | | |
| سمندری | ملین روپے | 3,731 | 3,470 | 3,836 |
| اندرون ملک | ملین روپے | 12,809 | 13,136 | 14,595 |
| **مجموعی قدر اضافی** | ملین روپے | 16,540 | 16,606 | 18,431 |

ع: عبوری

ماخذ: قومی حسابات کی دستاویزات

## جنگل بانی

ذیلی شعبے جنگل بانی کی قدر اضافی میں گذشتہ پانچ برسوں سے مسلسل کمی کا رجحان ہے (دیکھئے **شکل 2.7**)۔ مستقل مایوس کن کارکردگی کی اہم وجوہات میں جنگلوں کا صفایا، بڑے پیمانے پر درختوں کی کٹائی اور شمالی علاقوں میں بدامنی شامل ہیں۔ اس صورتحال میں جنگلات سے عمارتی وجلانے کی لکڑی کی پیداوار کم ہوکر 280 ہزار کیوبک میٹر رہ گئی ہے جو گذشتہ کئی دہائیوں کی پست ترین پیداوار ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 2003ء تک جنگلات کے رقبے میں اضافے کے ساتھ ساتھ عمارتی لکڑی کی پیداوار بھی بڑھ گئی تھی۔ اس کے بعد جنگلات کے رقبے میں 4 فیصد اضافہ ہوا ہے لیکن اس کی پیداوار 66 فیصد تک نیچے گر چکی ہے۔ اس بھاری کمی کی اہم وجوہات میں امن وامان کی خراب صورتحال اور مالی سال 2006ء اور اس کے بعد زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں بڑے پیمانے پر شروع کی جانے والی تعمیرنو کی سرگرمیاں شامل ہیں۔ گذشتہ چند برسوں کے دوران جنگلات کے رقبے میں بتدریج اضافے کے نتیجے میں توقع ہے کہ آئندہ برسوں کے دوران جنگل بانی کی کارکردگی بہتر ہوگی، جس سے آئندہ برسوں میں اس ذیلی شعبے کی بحالی ممکن ہوجائے گی۔

شکل 2.7: جنگل بانی کے رجحانات

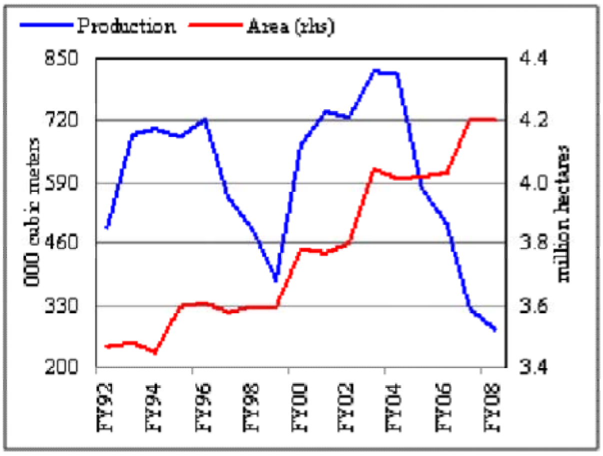


تاہم زراعت میں ماہی گیری اور جنگل بانی دونوں کا حصہ ابھی تک خاصا کم ہے اور اس کی مجموعی قدر اضافی میں فصلوں وگلہ بانی کے شعبوں کا غالب حصہ ہے۔

## اہم فصلیں

مالی سال 2008ء میں اہم فصلوں کی پیداوار میں 3 فیصد کمی آئی ہے جبکہ گذشتہ مالی سال کے دوران اس میں 8.3 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا تھا۔ مالی سال 2008ء میں گنے کی فصل میں 16.8 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی جبکہ چاول کی پیداوار میں بھی 3.7 فیصد اضافہ ہوا۔ گنے کی پیداوار میں اضافے کی بڑی وجہ مالی سال 2007ء کے دوران کاشت کاروں کو ملنے والی بلند قیمت ہے جس نے انہیں زیادہ پیداوار حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ اس کے ساتھ گنے کی فصل کے لیے موسم بھی سازگار رہا۔ اگرچہ چاول کی زیر کاشت اراضی میں کمی آئی ہے لیکن یافت بڑھنے کی وجہ سے یہ فصل مثبت نمو حاصل کرنے میں کامیاب رہی ہے۔

شکل 2.8: صوبائی گندم کی پیداوار میں مطلق تبدیلی

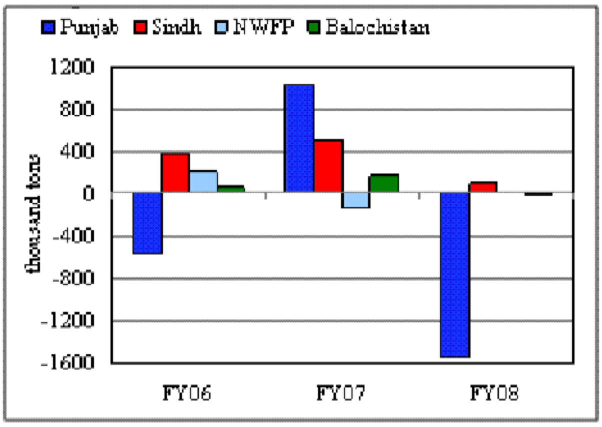


مالی سال 2008ء کے دوران زیر کاشت اراضی میں کمی کے باوجود مکئی کی پیداوار 33 لاکھ ملین ٹن تک رہی جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 7.3 فیصد زیادہ ہے۔ اس رجحان کی بڑی وجہ مکئی کی ملکی و بین الاقوامی قیمتوں میں ہونے والا اضافہ ہے۔ حیاتی ایندھن کی پیداوار میں مکئی کے بڑھتے ہوئے استعمال کے باعث عالمی سطح پر اس کی طلب میں اضافہ ہوا ہے اور ملک کو اس کی برآمدات سے خاطر خواہ فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس لیے آنے والے برسوں میں یہ فصل برآمدی آمدنی میں اضافے کا اہم ذریعہ ثابت ہوسکتی ہے۔ تاہم گندم کی پیداوار میں 6.4 فیصد اور کپاس کی پیداوار میں 9.3 فیصد کمی نے دیگر اہم فصلوں کی متاثر کن کارکردگی کے اثرات زائل کردیے۔ ابتدا میں پانی کی قلت کپاس کی زیر کاشت اراضی میں کمی کا باعث بنی جبکہ بعد کی مدت میں کیڑوں کے حملوں اور میلی بگ سے فصل کو شدید نقصان پہنچا۔

مالی سال 2008ء کے دوران گندم کی پیداوار میں کمی کی بڑی وجہ زیر کاشت اراضی میں کمی اور ڈی اے پی کے استعمال کی پست سطح ہے۔ گنے کی پکل کاری اور کپاس چننے میں تاخیر کی وجہ سے بھی گندم کے لیے دستیاب اراضی کم ہوگئی۔ اس کے ساتھ ساتھ بوائی کے وقت آبپاشی کے لیے پانی کی ناکافی دستیابی، مالی سال 2008ء کے لیے امدادی قیمت کا اعلان نہ کرنے کے باعث منافع کے متعلق غیر یقینی کیفیت اور کھادوں کی بلند قیمتوں نے بھی کاشت کاروں کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ بالخصوص پنجاب میں جس کا ملکی گندم کی پیداوار میں حصہ 75 فیصد ہے، مذکورہ حالات کے اثرات کو واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ کچھ علاقوں میں بوائی میں تاخیر کے باعث یافت میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی۔ خصوصاً ملتان، رحیم یار خان اور خانیوال جیسے پنجاب کے اضلاع میں مالی سال 2008ء کے دوران گندم کے زیر کاشت رقبے اور اس کی یافت میں کمی آئی ہے (دیکھیے **شکل 2.8**)۔ اس کے برعکس صوبہ سندھ میں زیر کاشت رقبے میں اضافے اور یافت میں بہتری کے باعث گندم کی پیداوار بڑھ گئی ہے (دیکھیے **جدول 2.6**)۔

جدول 2.6: گندم کی فصل کے متعلق بنیادی حقائق

| | م س05ء | م س06ء | م س07ء | م س08ء |
|---|---|---|---|---|
| **گندم کی فصل کا زیر کاشت رقبہ۔ ہزار ہیکٹر زمیں** | | | | |
| پنجاب | 6483 | 6322 | 6433 | 6265 |
| سندھ | 933 | 933 | 982 | 988 |
| سرحد | 721 | 743 | 754 | 754 |
| بلوچستان | 310 | 309 | 409 | 403 |
| کل | 8447 | 8307 | 8578 | 8410 |
| **پیداوار۔ ہزار ٹن** | | | | |
| پنجاب | 17375 | 16811 | 17853 | 16300 |
| سندھ | 2509 | 2897 | 3409 | 3500 |
| سرحد | 1091 | 1294 | 1160 | 1160 |
| بلوچستان | 638 | 706 | 872 | 870 |
| کل | 21613 | 21708 | 23294 | 21830 |
| **یافت۔ کلوگرام فی ہیکٹر** | | | | |
| پنجاب | 2680 | 2659 | 2775 | 2602 |
| سندھ | 2689 | 3105 | 3471 | 3543 |
| سرحد | 1513 | 1742 | 1538 | 1538 |
| بلوچستان | 2058 | 2285 | 2132 | 2159 |
| اوسط | 2559 | 2613 | 2716 | 2596 |

پنجاب کے گندم کاشت کرنے والے اہم علاقوں (ملتان، رحیم یار خان اور خانیوال) میں گندم کی زیر کاشت اراضی میں کمی آئی۔ پانی کی متوقع قلت اور گندم کے لیے نشانیہ امدادی قیمت نہ ہونے کے باعث کاشت کاروں نے سورج مکھی اور چنے جیسی فصلیں کاشت کیں۔ ان فصلوں میں پانی کم استعمال ہوتا ہے اور یہ منافع بخش بھی ہیں۔

قیمتوں کی ترغیبات کے اثرات کاشت کاری کے رجحانات سے بھی عیاں ہوتے ہیں کیونکہ گذشتہ برسوں کے دوران کاشت کار، بہتر منافع کے حصول کی خاطر ایک فصل چھوڑ کر دوسری فصل کاشت کرتے رہے ہیں (دیکھیے **جدول 2.7**)۔ مثلاً مالی سال 2004ء کے دوران کپاس کی قدرے بلند قیمتوں کے باعث مالی سال 2005ء میں اس کی پیداوار خاصی بڑھ گئی تھی۔

تاہم مالی سال 2005ء میں اس کی قیمتیں کم ہونے سے کاشت کاروں کی حوصلہ شکنی ہوئی اور مالی سال 2006ء اور اس کے بعد کے برسوں میں کپاس کی پیداوار میں مسلسل کمی کا رجحان جاری رہا۔ حالیہ مہینوں میں کپاس کی قیمتوں میں خاطر خواہ اضافے کے باعث کاشت کاروں کو مالی سال 2009ء کے دوران اس کی پیداوار بڑھانے کی ترغیب ملے گی تاہم اس کے ساتھ کھادوں اور کیڑے مار ادویات کی تجویز کردہ مقدار کو بھی استعمال کرنا ہوگا۔ اسی طرح مالی سال 2008ء میں گنے کی توقع سے کم قیمتوں اور شکر مل مالکان کے ساتھ جاری تنازع کے باعث مالی سال 2009ء میں امکان ہے کہ گنے کی پیداوار میں کمی آئے گی۔

جدول 2.7 : اہم فصلوں کے زیر کاشت رقبے میں تبدیلی

(000 ہیکٹرز)

| سال | گندم | چاول | گنا | مکئی | چنا | کپاس |
|---|---|---|---|---|---|---|
| م س02ء | -123 | -263 | 39 | -2 | 29 | 189 |
| م س03ء | -24 | 111 | 100 | -7 | 29 | -322 |
| م س04ء | 182 | 236 | -26 | 12 | 19 | 195 |
| م س05ء | 142 | 58 | -108 | 35 | 112 | 204 |
| م س06ء | 90 | 102 | -59 | 60 | -65 | -90 |
| م س07ء | 130 | -40 | 122 | -25 | 23 | -28 |
| م س08ء ت | -168 | -66 | 212 | -16 | -270 | -20 |

ت: تخمینے ماخذ: ایم آئی این ایف اے ایل

اس صورتحال میں کسانوں کو زیادہ پیداوار کی طرف راغب کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ترغیباتی اشاروں اور امدادی پالیسیوں کا اعلان بوائی شروع ہونے سے پہلے کر دیا جائے۔ یہی بات ایسی فصلوں کے لیے بھی درست ثابت ہوتی ہے جن کی بلند عالمی قیمتوں کے باعث برآمدات کے ذریعے ملک کو خاصا فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ ان فصلوں کی برآمدات میں اضافہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ان کی پیداوار نہ بڑھائی جائے جبکہ قابل کاشت اراضی میں اضافہ اور موجودہ قابل کاشت زمین کے معیار کو بھی برقرار رکھنا ضروری ہے۔ گندم کی پیداوار میں اضافے کے لیے حکومت نے مالی سال 2009ء کے لیے گندم کی امدادی قیمت کو 52 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھا کر 950 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کر کیا ہے۔ اس پالیسی اقدام کے یافت پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے تاہم ربیع کے دوران پانی کی کمی پیداوار کو متاثر کر سکتی ہے۔ اس لیے توقع ہے کہ رواں مالی سال میں گندم کی پیداوار 24-23 ملین ٹن تک رہے گی۔

شکل 2.9 : چھوٹی فصلیں

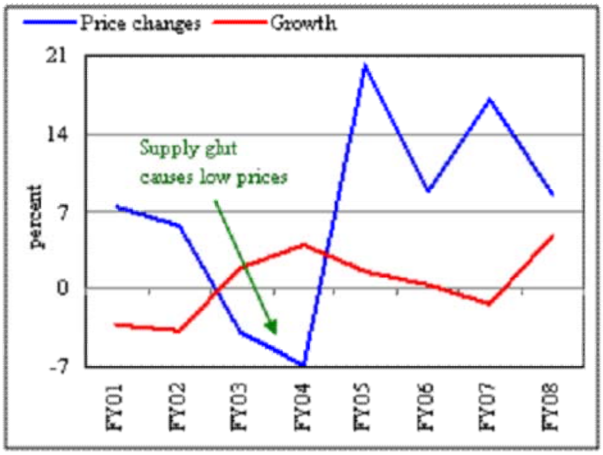


## چھوٹی فصلیں

مالی سال 2008ء کے دوران چھوٹی فصلوں کی مجموعی قدر اضافی میں 4.9 فیصد کا اضافہ ہوا ہے جبکہ گذشتہ برس اس میں 1.3 فیصد کمی آئی تھی۔ قیمتوں میں تبدیلی چھوٹی فصلوں کی نمو کو بھی متاثر کرتی ہے۔ دالوں، سبزیوں اور پھلوں جیسی چھوٹی فصلوں کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے کسانوں نے زیادہ محنت کی جس کا نتیجہ ان کی ہدف سے زائد نمو کی صورت میں برآمد ہوا۔ عام طور پر چھوٹی فصلوں کی رسد میں خاطر خواہ اضافے سے ان کی قیمتیں کم ہو جاتی ہیں (دیکھئے **شکل 2.9**) تاہم مالی سال 2008ء کے دوران گرانی کی بلند سطح سے کاشت کاروں نے بھی خاصا فائدہ اٹھایا ہے۔

دالیں، سبزیاں، روغنی بیج، چارے کی فصلوں اور غیر ترش پھلوں کی نمو میں مالی سال 2008ء کے دوران اضافہ ریکارڈ کیا گیا (دیکھئے **شکل 2.10**)۔ تاہم اس اضافے سے ہونے والے ثمرات ترش پھلوں (کینو اور نارنگی) کی پیداوار میں کمی کے باعث زائل ہو گئے (دیکھئے **جدول 2.8**)۔ ترش پھلوں کی پیداوار میں کمی باعث تشویش ہے کیونکہ اس کے فارمی آمدنی اور ملکی برآمدات پر مضر اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ ترش پھلوں کی فصل پر سٹرس ٹرسٹیزا وائرس، سٹرس کینکر اور حال ہی میں سامنے آنے والے میلی بگ کے اثرات کو کم کرنے کے لیے اعانتی پالیسیوں پر مبنی اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ پاکستان میں ترش پھلوں کی پیداوار کو بڑھانے کے لیے کسانوں میں آگاہی اور کیڑے مار ادویات کا مناسب استعمال بھی بے حد ضروری ہے۔

**جدول 2.8 پھلوں کی پیداوار**

ہزار ٹن

| فصل | م س06ء | م س07ء | م س08ء |
|---|---|---|---|
| ترش پھل | 2,458.3 | 1,472.5 | 1,449.5 |
| دیگر پھل | 4,689.3 | 4,538.8 | 4,516.9 |
| مجموعی پھل | 7,147.6 | 6,011.3 | 5,966.4 |
| | | **حصہ (فیصد)** | |
| ترش پھل | 34.4 | 24.5 | 24.3 |
| دیگر پھل | 65.6 | 75.5 | 75.7 |
| | | **نمو (فیصد)** | |
| ترش پھل | | -40.1 | -1.6 |
| دیگر پھل | | -3.2 | -0.5 |
| مجموعی پھل | | -15.9 | -0.7 |

اسی طرح آلو، پیاز اور دالیں بھی کیڑوں اور دیگر حیاتیاتی اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکیں جس سے ان کی پیداوار کو نقصان پہنچا۔ پودوں کی بیماریوں پر موثر طریقے سے قابو پا کر رسد میں بہتری کے ذریعے ان کی ملکی قیمتوں کو مستحکم رکھنے میں مدد مل سکتی ہے کیونکہ پاکستان کے ماحولیاتی حالات باغبانی کی فصلوں کے لیے بے حد سازگار ہیں (دیکھئے باکس **2.2.2**)۔

## گلہ بانی

مالی سال 2008ء کے دوران ذیلی شعبے گلہ بانی میں 3.8 فیصد قدر اضافی ہوئی جو 5.7 فیصد کے مقررہ سالانہ ہدف سے کم لیکن گذشتہ سال کی 2.8 فیصد نمو سے زیادہ ہے۔ اس سست روی کی اہم وجوہات میں چارے کی فصلوں کی نمو میں کمی، چارے[3] کی غذائیت میں کمی اور مالی سال 2008ء کی دوسری ششماہی میں برڈ فلو وائرس کے منفی اثرات شامل ہیں۔ اس سے قطع نظر قیمتوں میں اضافے اور مضبوط ملکی و بیرونی طلب کے باعث ڈیری اور مرغبانی کے ذیلی شعبوں کی نمو کو بڑھانے میں مدد ملی ہے۔

مالی سال 2006ء کے علاوہ حالیہ برسوں میں گلہ بانی کے شعبے کی نمو میں خاصی کمی آئی ہے۔ مالی سال 2006ء اشیا شماری کا سال تھا اور عام طور پر ایسے برسوں میں مضبوط نمو ظاہر کی جاتی ہے۔ گذشتہ پانچ میں سے چار برسوں کے دوران اس شعبے میں تین فیصد سے نیچے کی نمو آبادی و آمدنیوں میں اضافے کے باعث بڑھتی ہوئی ملکی طلب کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ہے۔ نیتجتاً ایک جانب ڈیری مصنوعات اور گوشت کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جبکہ دوسری جانب ملک کو گوشت اور ڈیری مصنوعات کی خاصی مقدار درآمد کرنا پڑتی ہے۔ گلہ بانی کی پیداوار کی پست سطح کی اہم وجوہات یہ ہیں: (1) مویشیوں کی چراگاہوں کا کم استعمال (ملک میں چراگاہوں کی کل زمین کے صرف 28 فیصد حصے کو استعمال میں لایا جا رہا ہے) (2) دودھ اور گوشت کی پست یافت (3) برڈ فلو اور دیگر بیماریوں کے اثرات (4) چارے کی غذائیت کا عام سطح سے 30 فیصد کم ہونا (5) چھوٹے قصبوں اور دیہی علاقوں میں گلہ بانی کی غیر منظّم منڈیاں (6) بنیادی ڈھانچے کے مسائل اور توسیعی خدمات کی پست سطح (7) جدید ٹیکنالوجی کے بجائے روایتی طریقوں کا استعمال (8) چھوٹے گلہ بانوں کی بالادستی (دیکھئے جدول **2.9**) (9) ادارہ جاتی قرضوں تک رسائی میں رکاوٹیں (10) سرکاری و نجی دونوں شعبوں کی جانب سے سرمایہ کاری کی پست سطح (11) ملک میں جینیاتی ٹیکنالوجی کا فقدان (12) جانوروں کی گوشت اور دودھ فراہم کرنے والی اقسام کا آمیزہ اور (13) چراگاہوں کے اردگرد امن و امان کی خراب صورتحال۔

**شکل 2.10 : چھوٹی فصلوں کی پیداوار**

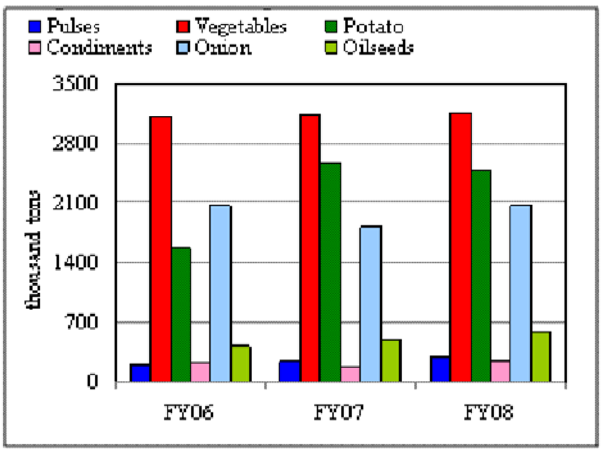


وسیع ملکی منڈی، مشرق وسطیٰ اور دیگر خطوں میں برآمدات کے بے پناہ مواقع کی وجہ سے گلہ بانی کے شعبے میں سرمایہ کاری کی خاصی گنجائش موجود ہے۔ پیداواریت بڑھانے اور خصوصاً چھوٹے ڈیری کسانوں کے خطرات میں کمی کے لیے سرکاری شعبے میں بنیادی ڈھانچے اور مویشیوں کے علاج کی سہولتوں میں سرمایہ کاری کی جانی چاہیے جبکہ نجی شعبے کی

3 چارے کی اہم فصلیں: ربیع (سرما) برسیم، لوسن، جئی، تلخہ گھاس اور خریف (گرما) گھاس، سدابہار، مکئی، موٹ گھاس، باجرہ، گائے دانہ، باجرہ رلیٹ۔

**باکس 2.2.2 : پاکستان میں پوائنسٹیاس کی کاشت**

فطرت نے انسان کو بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے۔فطرت کی خوبصورتی کو چار چاند لگانے میں پودوں کا بڑا حصہ ہے۔ پیڑ پودے ہمیں خوراک، پناہ، صحت،لطف،اطمینان اور خوشگوار ماحول فراہم کرتے ہیں۔ پوائنسٹیاس ایک جھاڑی ہے جو نیم گرم علاقوں میں اگ سکتی ہے۔اس کا پودا عام حالات میں دس بارہ فٹ تک کا ہوسکتا ہے۔ پاکستان اس پودے کی کاشت کے لیے بہترین علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ پوائنسٹیاس کو اچھی قیمتوں پر یورپ، امریکہ اور کینیڈا برآمد بھی کیا جاسکتا ہے۔ یہ پودا موسمی تغیرات کو قبول کرلیتا ہے اور مختلف ماحول میں ڈھل جاتا ہے تاہم نیم گرم علاقے میں موسم گرما میں اور کم ٹھنڈے علاقے میں سردیوں میں یہ سب سے بہتر انداز میں پروان چڑھتا ہے۔اس کی مختلف اقسام ہوتی ہیں جن میں سفید، سرخ، گلابی، زرد، دورنگا اور پچرنگا شامل ہیں۔ یہ بیجوں اور نباتی طریقے (vegetative) دونوں کے ذریعے اگایا جاسکتا ہے۔15 جنوری سے فروری کے پہلے ہفتے تک اس کی کاشت بہترین ہوتی ہے۔15 اگست تک اسے دھوپ والے علاقے میں اگایا جاسکتا ہے اور نومبر اور دسمبر میں فروخت کاری اور مارکیٹنگ کا وقت ہوتا ہے۔اسے معتدل آب پاشی درکار ہوتی ہے۔ بہت زیادہ پانی سے گریز کرنا چاہیے اور آب پاشی سے قبل مٹی خشک ہونی چاہیے۔ یہ فنگس کی بیماری سے متاثر ہوسکتا ہے جو ضرورت سے پانی، زیادہ مرطوب موسم اور کم تبخیر کی وجہ سے ہوسکتی ہے۔صاف ستھرے صحت مند پودوں کے استعمال سے اس بیماری کی روک تھام ہوسکتی ہے۔اس پودے کی بہترین کاشت ایک فن ہے۔اس کے لیے 12 سے 14 ہفتے تک رات کے اندھیرے میں گرین ہاؤس میں مصنوعی سیاہ پلاسٹک کی شیٹس کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے جو صبح نو بجے ہٹائی جاسکتی ہیں۔ گہرے سبز پتوں والی چار پانچ مختلف رنگ کی اقسام بین الاقوامی منڈی میں فروخت کے لیے بہترین ہیں۔

میکسیکو کا ایک جنگلی پودہ (پھول)، جسے عام طور سے کرسمس پودے کے نام سے جانا جاتا ہے۔امریکہ اور کینیڈا کی منڈیوں میں اس کی وسیع طلب موجود ہے۔

جانب سے ڈیری فارمز کو جدید خطوط پر استوار کرنے، ذخیرہ کاری، پروسیسنگ یونٹس (دودھ کی پروسیسنگ وغیرہ)، پیکنگ، آبیدگی، مال برداری اور بازارکاری میں سرمایہ کاری سے اس اہم شعبے کی قدر اضافی کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

**جدول 2.9 : گلہ بانی پیشے کے رجحانات**

| | | فیصد | |
|---|---|---|---|
| | پیداواری رجحان | ☆1987ء | ☆☆2006ء |
| الف۔ | بیل اور مویشی | | |
| | دیہی گلہ بانی برائے گزر اوقات | 62.0 | 50.0 |
| | گلہ بانی برائے دیہی منڈی | 33.8 | 45.2 |
| | دیہی کمرشل فارمنگ | 0.4 | 0.6 |
| | پیری۔اربن کمرشل ڈیری | 3.8 | 4.2 |
| ب۔ | بھیڑیں اور بکریاں | | |
| | خانہ بدوشی | 6.0 | 4.5 |
| | مویشیوں کی منتقلی | 31.7 | 30.2 |
| | گھریلو/متمکن | 62.3 | 65.3 |

☆ایف اے او ☆☆ مردم شماری 2006ء

ماخذ: گلہ بانی اور ڈیری ترقی بورڈ

گلہ بانی کے شعبے کی پیداوار میں دودھ کا بڑا حصہ ہے۔ یہ جی ڈی پی میں 5.3 فیصد، زراعت میں 25.5 فیصد اور گلہ بانی میں 48.8 فیصد قدر اضافی کا باعث بنتا ہے۔گلہ بانی کی نمو میں دودھ کا حصہ سب سے زیادہ ہے جبکہ اس کے دیگر ذیلی شعبوں میں گوشت، مرغبانی کی مصنوعات اور فطری افزائش شامل ہیں (دیکھئے **شکل 2.11**)۔

پاکستان کا شمار دنیا کے دودھ پیدا کرنے والے بڑے ممالک میں ہوتا ہے اس کی مجموعی پیداوار کا بہت چھوٹا حصہ مارکیٹ کے لیے تیار کیا جاتا اور شہروں میں استعمال ہوتا ہے۔ ذخیرہ کاری کی مناسب سہولتوں کے فقدان، سڑکوں کے خراب بنیادی ڈھانچے، ناموزوں مال برداری خدمات اور بھاری بالائی اخراجات بھی ڈیری مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

**شکل 2.11 : مالی سال 2008ء میں گلہ بانی میں قدر اضافی کا حصہ**

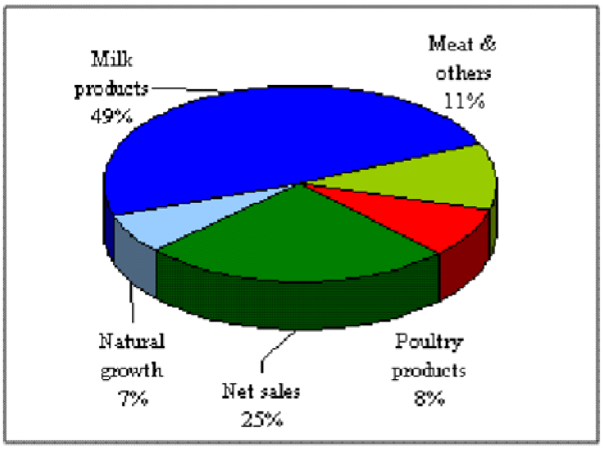


ملک میں دودھ اور گوشت کی قدرے کم یافت ڈیری کے شعبے کو درپیش اہم مسئلہ ہے (دیکھئے **جدول 2.10**)۔ مویشیوں کی صحت [4] حفاظتی اقدامات کے متعلق کسانوں میں آگاہی پیدا کرنا، مرض روکنے کی مناسب تدابیر اختیار کرنا اور مویشیوں میں بیماریوں کی اطلاع دینے کے نظام میں بہتری لانے سے پیداواریت میں اضافہ ممکن ہے اور اس کی مدد سے ہی طلب و رسد میں فرق کو کم کیا جاسکتا ہے۔ افزائش نسل، خوراک اور جانوروں کی پرورش میں بہتری لانا بھی گلہ بانی کے شعبے کی پیداوار میں اضافے کے لیے بہت ضروری ہے۔اس ضمن میں باکس **2.2.3** میں ایک تجزیہ دیا گیا ہے۔

4 مویشیوں کی عام بیماریوں میں: بخار، فشار، آنکھ و ناک سے پانی بہنا، اسہال، نمونیا اور سوزش ملتحمہ۔

**کھاد**

مالی سال2008ء میں کھاد کا مجموعی استعمال7.9 فیصد بڑھا جبکہ گذشتہ سال اس میں7.4 فیصد کمی ہوئی تھی (دیکھئے **جدول 2.11**)۔اس کی اہم وجہ یوریا کے استعمال میں 20.1 فیصد کا اضافہ ہے۔اس متاثر کن اضافے نے ڈی اے پی کے استعمال میں 27.4 فیصد کمی کے اثرات کی کافی حد تک تلافی کردی(دیکھئے **شکل 2.12**)۔

**جدول 2.10 : دودھ اور گوشت کی یافت کا تقابل**

| اشیا | اوسط (پاکستان) | اعلیٰ نسلی جانور (پاکستان) | ترقی یافتہ ممالک |
|---|---|---|---|
| دودھ کی یافت (کلو گرام/305دن) | 1800 | 3500 | 6500 |
| گوشت کی یافت (کلوگرام/ کرکس) | 191 | 250 | 293 |

ماخذ: گلہ بانی وڈیری ترقی بورڈ

وسیع پیداواری بنیاد کی حامل ہونے کے باوجود کھادوں کی صنعت ملکی ضروریات (بالخصوص ڈی اے پی) کو پورا کرنے سے قاصر ہے۔ملکی طلب کو پورا کرنے کے لیے کھاد درآمد کرنی پڑتی ہے اس لیے ملکی قیمتیں عالمی نرخوں سے متاثر ہوتی ہیں (دیکھئے **شکل 2.13**)۔اس کی ایک مثال مالی سال2008ء کے دوران ڈی اے پی کی قیمتوں کا بڑھنا ہے۔اس کی بڑی وجہ اس میں استعمال ہونے والے اہم خام مال فاسفیٹ کے عالمی نرخوں میں اضافہ تھا۔ فاسفیٹ کے عالمی نرخ رسدی رکاوٹوں اور زرعی اشیا کی بلند قیمتوں کے باعث اس کی طلب میں اضافے کی بنا پر بڑھے۔دوسری جانب گیس کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے یوریا کی ملکی قیمتوں میں اضافے کے زیادہ اثرات مرتب نہیں ہوئے۔ڈی اے پی کی طلب میں مسلسل اضافے کے باعث یافت بڑھانے کے لیے ضروری ہے کہ کھادوں خصوصاً ڈی اے پی کے بارے میں ایک پرکشش پالیسی تیار کی جائے۔

مالی سال2008ء میں بلند یافت کے لیے تجویز کردہ کھادوں کے آمیزے کو استعمال نہیں کیا جا سکا کیونکہ نائٹروجن کی پیداوار میں اضافہ اور فاسفیٹ و پوٹاشیم کی پیداوار میں کمی آئی ہے۔متوازن غذا کی اہمیت اور فاسفیٹ و پوٹاش کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافے کو مدنظر رکھتے ہوئے وفاقی حکومت نے کھادوں کے لیے مجموعی زراعانت بڑھا کر 32 ارب روپے کردیا ہے۔ڈی اے پی پر زراعانت میں 137 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔نرخوں پر حالیہ نظر ثانی کے بعد ڈی اے پی پر زراعانت بڑھ کر 1000 روپے فی 50 کلو تھیلا ہو جائے گا۔

**باکس 2.2.3 : گلہ بانی اور گوشت کے شعبے کا تجزیہ**

**قوتیں**

☆ مروجہ پیداواری نظام میں خام مال کی ضرورت کم ہے، جانوروں کی دوائیں کم استعمال ہوتی ہیں۔
☆ ملک میں جانوروں کی تعداد زیادہ ہے۔
☆ آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے اور گوشت کی رسد اس کا ساتھ نہیں دے سکتی۔

**کمزوریاں**

☆ ملک میں زیر استعمال جانوروں کی نسلیں گوشت کی کافی پیداوار دینے کے قابل نہیں۔
☆ پیداواری میدان میں چھوٹے کسان ہیں جو جانوروں کو پالنے، فارمنگ کا معیار بڑھانے اور صفائی ستھرائی بہتر بنانے میں عملاً دلچسپی نہیں رکھتے۔
☆ جانوروں کے لیے غذائی قلت عام ہے۔
☆ پروسیسنگ کی سہولتیں موجود نہیں۔
☆ کمزور ایس پی ایس قواعدی نظام۔
☆ ایس پی ایس کے قوانین کا کمزور نفاذ۔
☆ بیماریوں کی روک تھام اور قرنطینہ کی ناکافی سہولتیں

**مواقع**

☆ ملائشیا اور انڈونیشیا حلال گوشت کی نئی منڈیاں ہیں۔
☆ ملکی اور غیر ملکی نجی شعبے کی سرمایہ کاری میں دلچسپی۔
☆ مذبحوں سے منسلک فیڈ لاٹس اور فیٹننگ یارڈز کا قیام۔
☆ ایس پی ایس کے مسائل سنبھالنے کے لیے امداد دہندگان کی جانب سے مدد۔

**خطرات**

☆ مسابقت کی وجہ سے اور موجودہ منڈیوں میں بہتر معیار اور محفوظ گوشت کی مصنوعات متعارف ہونے کی بنا پر ان منڈیوں سے محرومی۔
☆ درآمدات، بالخصوص بھارت سے۔
☆ نئی بیماریاں پھیل جانا۔

گیس کی ملکی قیمتوں میں حالیہ اضافے (جنوری 2008ء میں 5.5 فیصد اور جون میں 31 فیصد) کے باعث توقع ہے کہ یوریا کے نرخ بڑھ جائیں گے۔ مزید برآں، فاسفیٹ اور پوٹاش کھادوں کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے باعث زراعانت کے اثرات میں جزوی کمی آسکتی ہے۔ تاہم کھادوں پر سیلز ٹیکس کے خاتمے سے کاشت کاروں کو فائدہ پہنچے گا۔ مالی سال 2009ء کے لیے زرعی قرضوں کے مقررہ ہدف کے تحت ادارہ جاتی مالکاری تک رسائی میں 15 فیصد اضافے سے کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی ہوگی کہ وہ ڈی اے پی اور یوریا دونوں کھادوں کے متوازن آمیزے کو استعمال کرسکیں۔

پاکستان میں گذشتہ برسوں کے دوران بلند یافت کے ذریعے زرعی پیداوار میں اضافہ ممکن بنایا جاسکا ہے۔ اس کا ایک اہم سبب کھادوں کے استعمال کا بڑھنا بھی ہے۔ پاکستان میں 70ء کی دہائی کے ابتدائی برسوں میں فی ہیکٹر 20 کلوگرام کھاد استعمال کی جاتی تھی جو مالی سال 2008ء میں بڑھ کر 162.5 کلوگرام فی ہیکٹر تک پہنچ گئی۔ کھاد کے استعمال میں اضافے کی وجہ سے زرعی پیداوار میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان میں کھاد کا استعمال یورپی یونین اور بھارت کے مقابلے میں کم ہے کیونکہ شمالی یورپ میں فی ہیکٹر 250 کلوگرام اور بھارت میں فی ہیکٹر 170 کلوگرام کھاد استعمال کی جارہی ہے۔ کھادوں کے متوازن آمیزے کے استعمال میں اضافے اور فارمز میں کاشت کاری کے بہتر انتظامی طریقے اختیار کرکے زرعی پیداوار کو مزید بڑھانا ممکن ہے۔

شکل 2.12 مصنوعی کھادوں کے نرخ اور استعمال

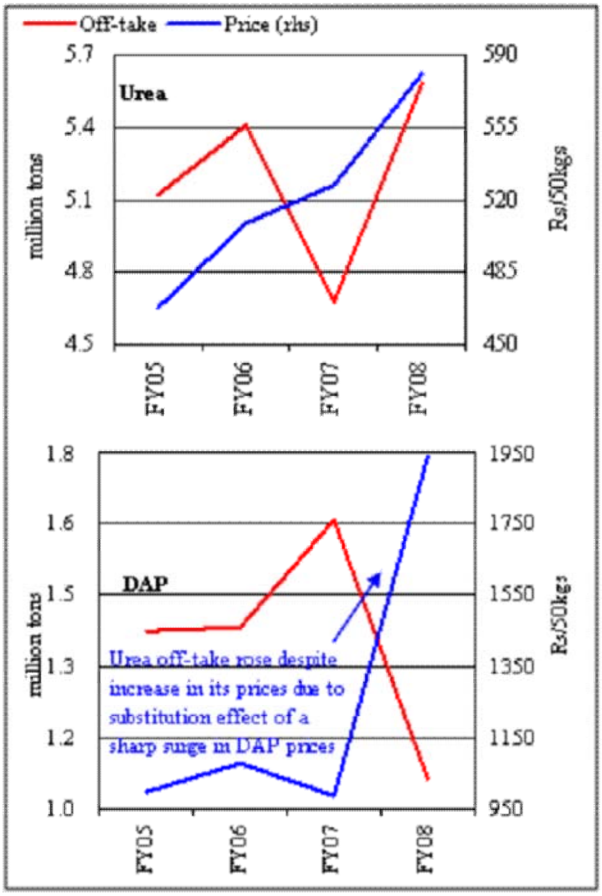


## آبپاشی

مالی سال 2008ء کے ابتدائی مہینوں میں زراعت کے لیے اضافی پانی دستیاب تھا لیکن آخری مہینوں میں اس حوالے سے صورتحال خاصی خراب ہوگئی۔ مالی سال 2008ء میں خریف کے موسم کا آغاز 1.5 ملین ایکڑ فٹ پانی سے ہوا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مالی سال 2007ء میں ربیع کی کاشت کے بعد فاضل پانی بچ گیا تھا کیونکہ سردیوں میں توقع سے کہیں زیادہ بارشیں ہوئی تھیں (دیکھئے **شکل 2.14**)۔ تاہم مالی سال 2008ء کے سرما میں جلد بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے پانی کی قلت بڑھ گئی۔ بالخصوص گندم کی بوائی کے دوران پانی کی کمی کے باعث اس کی قابل کاشت اراضی میں کمی واقع ہوئی ہے۔

**جدول 2.11 کھاد کا استعمال**

(ملین ٹن)

| | **م س06ء** | **م س07ء** | **م س08ء** |
|---|---|---|---|
| یوریا | 5.41 | 4.68 | 5.62 |
| ڈی اے پی | 1.38 | 1.61 | 1.17 |
| کل | 6.79 | 6.29 | 6.79 |
| | | **نمو (فیصد)** | |
| یوریا | 5.7 | -13.5 | 20.1 |
| ڈی اے پی | 0.0 | 16.7 | -27.4 |
| کل | 4.5 | -7.4 | 7.9 |
| | | **حصہ (فیصد)** | |
| یوریا | 79.7 | 74.4 | 82.8 |
| ڈی اے پی | 20.3 | 25.6 | 17.2 |

ماخذ: این ایف ڈی سی

مالی سال 2008ء کے دوران مون سون (جولائی تا ستمبر) کی بارشوں میں 42.2 فیصد اور سرما (جنوری تا مارچ) میں 67.8 فیصد کمی کے نتیجے میں آبپاشی کے لیے درکار پانی کے ذخائر میں 4.8 ملین ایکڑ فٹ کی کمی ہوئی (دیکھیے **شکل 2.15**)۔ مالی سال 2008ء کے موسم ربیع کے دوران سرما کی بارشوں میں خاصی کمی کے گندم کی فصل پر زیادہ اثرات مرتب نہیں ہوئے کیونکہ پانی کے ذخائر کی پست سطح کے باعث نہروں سے پانی کی فراہمی رک گئی یا پانی کی راشن بندی کردی گئی۔

شکل 2.13 : کھاد کے عالمی نرخ

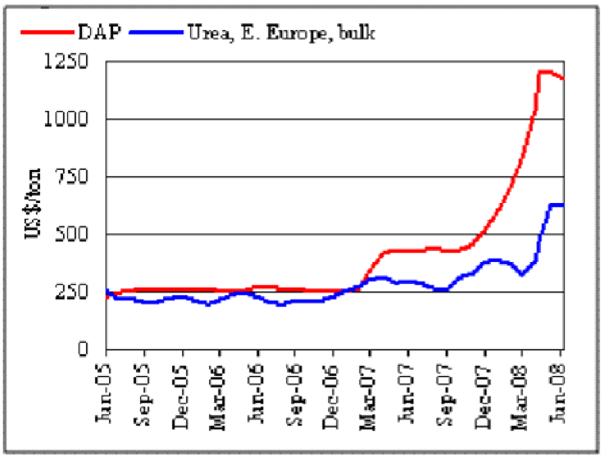


مالی سال 2008ء میں ربیع کی فصل کو بھی پانی کی قلت کا مسئلہ درپیش رہا ہے۔ انڈس ریور سسٹم اتھارٹی کے تخمینوں کے مطابق مالی سال 2009ء میں خریف کی فصلوں کے لیے پانی کی آمد اور آبی ذخائر کے نشانے پہلے مرحلے کے دوران (اپریل تا 10 جون) مقررہ ہدف سے کم رہے۔ تاہم مالی سال 2009ء میں خریف (11 جون تا 30 ستمبر) کے لیے دستیاب پانی میں بتدریج اضافہ ہورہا ہے۔

مالی سال 2009ء کے آغاز میں خریف کا آغاز حوصلہ افزا نہیں تھا کیونکہ پانی کی دستیابی پست ترین سطح پر پہنچ چکی تھی۔ اس مدت کے دوران اپریل 2008ء میں بارشوں اور گلیشیئر کے معمول سے زیادہ پگھلنے سے حاصل ہونے والے پانی سے نہروں کے آپریشنز کو جاری رکھنے میں مدد ملی اور خریف کی دو اہم فصلوں چاول اور کپاس کے لیے پانی کی دستیابی کو ممکن بنایا جاسکا ہے۔

شکل 2.14: آبپاشی کے پانی کی دستیابی

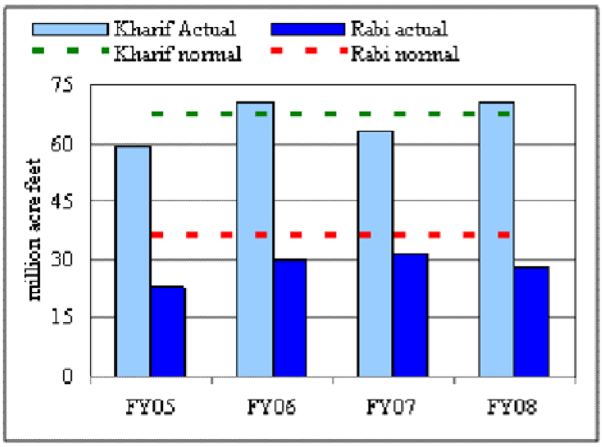


زرعی پیداوار میں پانی کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ آبپاشی کے لیے دستیاب پانی میں اضافہ کیا جائے۔ اس کے لیے یہ اقدامات کیے جاسکتے ہیں: (1) دستیاب وسائل کا موثر استعمال۔ موجودہ ذخائر اور نہری نظام میں بہتری لانا (2) گنجائش بڑھانا۔ سیم تھور میں کمی کے اقدامات، نہروں/پانی کی نالیوں کو سیمنٹ یا اینٹوں سے پختہ کرنا (3) لیزر اور زمین ہموار کرنے کی نئی ٹیکنالوجی کا استعمال (4) پانی کی چوری روکنا (5) حادثاتی نقصانات سے بچنا۔ شگاف پڑنے، بھینسوں کے پانی میں نہانے سے نقصانات اور (6) زیادہ زرعی اشیا اگانے والے اضلاع کو بجلی کی فراہمی بہتر بنانا تاکہ کسان ٹیوب ویلز چلاسکیں۔ جدید جینیاتی ٹیکنالوجی استعمال کرتے ہوئے بڑی فصلوں کی بلند یافت کے حامل اور کم پانی جذب کرنے والے بیج تیار کیے جاسکتے ہیں۔

## زرعی قرضے

گذشتہ دو برسوں میں سست روی کے برعکس مالی سال 2008ء کے دوران زرعی قرضوں کی نمو میں بہتری آئی ہے اور یہ بڑھ کر 211 ارب روپے تک پہنچ گئے ہیں۔ مالی سال 2008ء کے دوران زرعی قرضوں کی نمو میں 25.4 فیصد اضافہ ہوا (دیکھئے **جدول 2.12**)۔[5] قرضوں کی تقسیم اور واپسی میں نجی بینکوں نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا جبکہ تخصیصی بینک منڈی میں اپنا سابقہ حصہ برقرار رکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ مالی سال 2008ء کے دوران قرض داروں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ خوش آئند پیش رفت ہے۔ مالی سال 2008ء میں قرض داروں کی تعداد بڑھ کر 12.8 لاکھ تک پہنچ گئی جبکہ گذشتہ تین برسوں کے دوران اس میں کمی کا رجحان تھا (دیکھئے **شکل 2.16**)۔ زرعی سخت گیری کے باعث شرح سود میں اضافے کے باوجود زرعی قرضوں و قرض داروں کی تعداد کے بڑھنے کی بڑی وجہ زرعی اشیائے پیدائش کے نرخوں کا بڑھنا اور زرعی اجناس کی بلند قیمتوں کے باعث کسانوں میں پایا جانے والا جوش و خروش ہے۔

شکل 2.15 : موسمی بارشیں

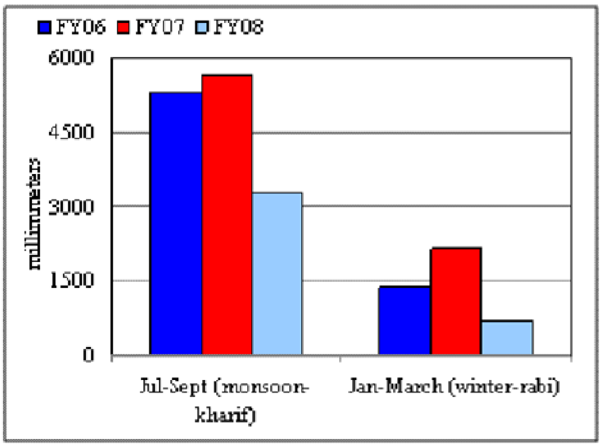


جدول 2.12 : زرعی قرضوں کے رجحانات

ارب روپے

| | تقسیم | | | بازیابی | | | خالص قرضے | | واجبات | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | م س07ء | م س08ء | فیصد تبدیلی | م س07ء | م س08ء | فیصد تبدیلی | م س07ء | م س08ء | م س07ء | م س08ء |
| **کمرشل بینک** | **104.4** | **138.7** | **32.9** | **95.6** | **124.9** | **30.7** | **8.7** | **13.8** | **71.7** | **83.2** |
| پانچ بڑے کمرشل بینک | 80.4 | 94.7 | 17.9 | 76.7 | 88.4 | 15.2 | 3.6 | 6.3 | 53.7 | 57.6 |
| ملکی نجی بینک | 24.0 | 43.9 | 83.3 | 18.8 | 36.4 | 93.8 | 5.2 | 7.5 | 18.1 | 25.6 |
| **تخصیصی بینک** | **64.7** | **72.9** | **12.7** | **60.6** | **67.0** | **10.5** | **4.1** | **5.9** | **75.5** | **85.4** |
| زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ | 56.5 | 66.9 | 18.5 | 54.1 | 60.6 | 12.1 | 2.4 | 6.3 | 66.7 | 75.3 |
| پی پی سی بی ایل | 8.0 | 5.9 | -25.7 | 6.5 | 6.3 | -3.1 | 1.5 | -0.4 | 8.8 | 10.0 |
| **کل** | **168.8** | **211.6** | **25.4** | **156.2** | **191.8** | **22.8** | **12.7** | **19.8** | **147.2** | **168.6** |

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 2001ء کے بعد سے زرعی قرضہ منڈی مالی شعبے کا ایک اہم حصہ رہی ہے۔ زرعی قرضوں میں کمرشل بینکوں کے حصے میں بتدریج اضافہ قابل ذکر پیش رفت ہے۔ تخصیصی بینکوں نے بھی مسابقت بڑھنے کی وجہ سے جارحانہ حکمت عملی اختیار کرتے ہوئے گذشتہ برسوں کے دوران اپنی قرضہ جاتی سرگرمیوں میں خاصی توسیع کی ہے۔

اسی طرح ڈی پی بیز کی شمولیت نے زرعی قرضہ منڈی کے تحرکات کو مکمل طور پر بدل کے رکھ دیا ہے (دیکھئے **شکل 2.17**)۔ مالی سال 2008ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم میں ہونے والی نمو اور رقوم کی بازیابی میں ڈی پی بیز نے اپنی سبقت کو برقرار رکھا ہے۔

گذشتہ برسوں کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم میں مسلسل اضافہ ہوا ہے اور اس کی نمو مقررہ ہدف سے زیادہ رہی ہے (دیکھئے **شکل 2.18**)۔ یہ صورتحال قرضوں کی بلاواسطہ تقسیم کے دور سے خاصی مختلف ہے کیونکہ اس وقت کمرشل بینک اپنے لازمی قرضہ جاتی اہداف حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ اس سے ان خیالات کو تقویت ملتی ہے کہ منڈی پر مبنی طرز فکر اور

5 مالی سال 09 کے لیے زرعی قرضوں کی تقسیم کا ہدف 250 ارب روپے مختص کیا گیا ہے۔

مسابقت کے مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ یہ امر دلچسپی کا باعث ہے کہ گذشتہ تین برسوں کے دوران قرضوں کی تقسیم ہدف کا تقریباً 105 فیصد رہی۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ پانچ بڑے کمرشل بینکوں اور ملکی بینکوں نے مقررہ ہدف سے خاصے زیادہ قرضے دیے جبکہ تخصیصی بینکوں کی کارکردگی نے زرعی قرضوں کی نمو پر منفی اثرات مرتب کیے۔ اگرچہ تخصیصی بینک مقررہ اہداف حاصل نہ کر سکے لیکن ایسے اداروں کی جانب سے زرعی قرضوں کی تقسیم میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ (1) ان اداروں کو مزید مسابقتی بنانے کے لیے اصلاحات متعارف کرانے اور (2) ان کے لیے پست سطح کے اہداف مقرر کرنے کی ضرورت ہے۔

شکل 2.16 : قرض گیروں کی تعداد (000)

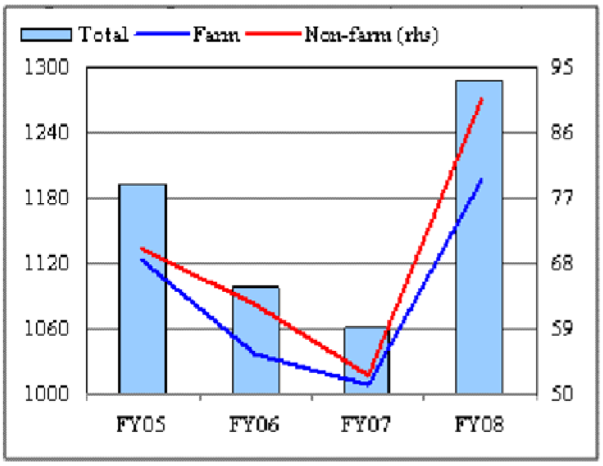


## قرضوں کی تقسیم بلحاظ مقصد

زرعی خام مال کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے باعث پیداوار سے متعلق قرضوں کی تقسیم میں 149.3 ارب روپے کا قابل ذکر اضافہ ہوا ہے جو مالی سال 2008ء میں کھیتی باڑی کے شعبے کو دیے گئے مجموعی قرضوں کا 93.5 فیصد بنتا ہے جبکہ گذشتہ سال یہ شرح 93.1 فیصد رہی تھی (دیکھیے **جدول 2.13**)۔ اسی طرح، ترقیاتی مقاصد کے لیے دیے جانے والے قرضوں کی نمو مالی سال 2008ء کے دوران بڑھ کر 6.3 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ یہ مالی سال 2007ء میں 5.6 فیصد تک رہی تھی۔ مذکورہ دونوں زمروں میں ہونے والے اضافے کے باعث کارپوریٹ ما لکاری کی مانگ بڑھنے کے باوجود اس کے لیے قرضوں کی تقسیم میں خاصی کمی آئی ہے۔

شکل 2.17 : زرعی قرضوں میں ساختی تبدیلیاں

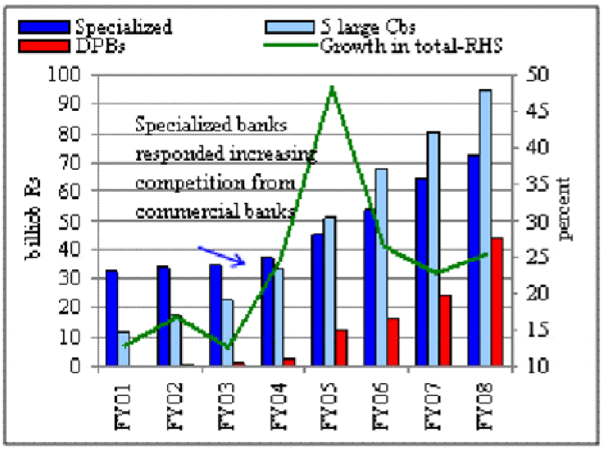


مالی سال 2007ء کے برعکس مالی سال 2008ء کے دوران ترقیاتی مقاصد کے لیے قرضوں میں اضافہ حوصلہ افزا پیش رفت ہے۔ ایسے قرضوں کی بڑی تعداد ٹریکٹرز اور گوداموں/سرد خانوں کی ضروریات کے لیے فراہم کی گئی۔ گوداموں/سرد خانوں کے لیے ما لکاری کی بلند سطح کے باعث مجموعی ترقیاتی قرضوں میں اس کا حصہ مالی سال 2008ء میں بڑھ کر 5.1 فیصد تک پہنچ گیا ہے جبکہ یہ مالی سال 2007ء میں 0.8 فیصد کی بے حد معمولی سطح پر رہا تھا۔ یہ بلاشبہ خوش آئند پیش رفت ہے کیونکہ ذخیرہ کاری کی سہولتوں میں اضافے سے کاشت کاروں کی سوداکاری کی قوت بڑھے گی اور وہ بلند قیمتوں کے ثمرات سے مستفید ہو سکیں گے۔ تاہم کھیتی باڑی میں تیزی، کھادوں اور کیڑے مار ادویات کا استعمال، زمین بہتر بنانے اور کھیتوں میں استعمال ہونے والی مشینری کے لیے ترقیاتی قرضوں میں کمی باعث تشویش ہے۔ خصوصاً یافت کو بڑھانے کے لیے زمین بہتر بنانے کے اقدامات پر سرمایہ کاری کی جانی چاہیے۔ اسی طرح یافت میں بہتری اور نقصانات میں کمی لانے کے لیے زرعی مشینری کے استعمال کو بڑھانا بے حد ضروری ہے۔

غیر فارمی شعبے میں مالی سال 2007ء کی 33.2 فیصد نمو کے مقابلے میں مالی سال 2008ء کے دوران 76.8 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی ہے۔ اس نمو میں مرغبانی کے ذیلی شعبے کا بڑا حصہ

جدول 2.13 قرض داروں کی تعداد اور قرضوں کی تقسیم بلحاظ مقصد

| شعبے | قرض داروں کی تعداد (ہزاروں میں) | | | فی صد تبدیلی | | رقوم ملین روپے میں | | | فی صد تبدیلی | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | م س06ء | م س07ء | م س08ء | م س07ء | م س08ء | م س06ء | م س07ء | م س08ء | م س07ء | م س08ء |
| فارم کا شعبہ | 1,036.4 | 1,009.1 | 1,197.1 | -2.6 | 18.6 | 115,408 | 139,491 | 159,676 | 20.9 | 14.5 |
| پیداوار☆ | 1,000.5 | 978.9 | 1,160.2 | -2.2 | 18.5 | 105,144 | 129,875 | 149,329 | 23.5 | 15.0 |
| ترقی☆☆ | 35.9 | 30.2 | 36.8 | -15.8 | 21.8 | 9,407 | 7,756 | 10,031 | -17.5 | 29.3 |
| کارپوریٹ | 0.005 | 0.014 | 0.075 | 180.0 | 435.7 | 857 | 1,860 | 316 | 117.0 | -83.0 |
| غیرفارم قرضے☆☆☆ | 62.4 | 52.7 | 90.4 | -15.6 | 71.6 | 22,029 | 29,339 | 51,885 | 33.2 | 76.8 |
| کل زرعی شعبہ | 1,098.8 | 1,061.8 | 1,287.5 | -3.4 | 21.3 | 137,437 | 168,830 | 211,561 | 22.8 | 25.3 |

☆بشمول بیج، مصنوعی کھاد، ادویات وغیرہ
☆☆بشمول اراضی کی ترقی، ٹریکٹر مشینری وغیرہ
☆☆☆ گلہ بانی، مرغبانی، جنگل بانی اور ماہی گیری

ہے۔ مرغبانی کے لیے غیر فارمی زرعی قرضوں کی نمو مالی سال 2006ء کے 27.6 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 2008ء میں 60.6 فیصد کی شاندار سطح پر پہنچ گئی۔ اسی طرح مالی سال 2008ء میں گلہ بانی کے ذیلی شعبے میں بھی 58.4 فیصد کی عمدہ نمو ریکارڈ کی گئی جبکہ مالی سال 2007ء میں اس کی نمو 13.8 فیصد تک رہی تھی۔ تاہم یہ ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ اگرچہ گلہ بانی کے لیے اوسط قرضوں کا حجم مرغبانی کے مقابلے میں 100 فیصد کم ہے تاہم بے زمین کسانوں کی آمدنی اور غربت کے خاتمے پر اس کے کہیں زیادہ اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ گلہ بانی کے لیے قرضوں کی مقدار میں اضافہ کیا جائے۔

شکل 2.18 : زرعی قرضے؛ حقیقی بمقابلہ اہداف

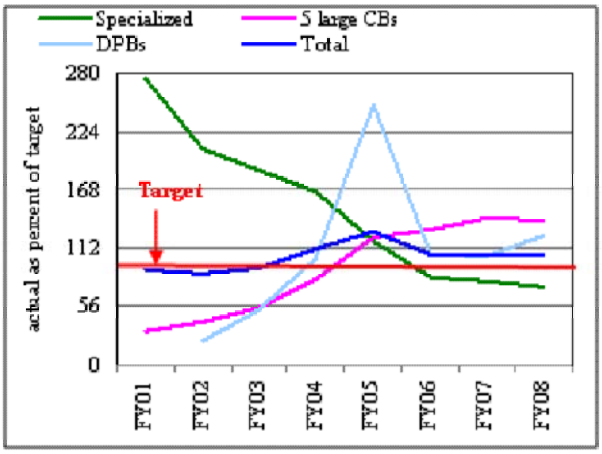


## قرضوں کی واپسی

قرضوں کی مجموعی واپسی اور تقسیم کا تناسب مالی سال 2007ء میں 92.5 فیصد تھا جو مالی سال 2008ء میں کم ہو کر 90.6 فیصد ہو گیا ہے۔ اس کی اہم وجہ زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ کی نسبتاً ناقص کارکردگی ہے۔ بڑی فصلوں کی منفی نمو کو مدنظر رکھتے ہوئے واپسی کے تناسب میں کمی حیران کن نہیں۔ زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ کو مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیلاب سے متاثرہ بعض علاقوں میں ہنگامی حالات کے نفاذ سے بھی نقصان پہنچا ہے۔ مذکورہ دھچکوں کے باوجود ملکی نجی بینکوں کی واپسی میں بہتری حوصلہ افزا ہے اور یہ ظاہر کرتی ہے کہ قرضوں کے اجرا کی سرگرمیوں میں توسیع ہرچند جارحانہ ہے تاہم یہ تجارتی بقا کی صلاحیت پر مبنی ہے۔ قرضوں کی واپسی کی مہم میں اعانت کے باعث بہتر نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

## قرض داروں کی معاشی درجہ بندی

اگرچہ قرض داروں کی تعداد اور رقوم کی مقدار کے لحاظ سے چھوٹے کاشت کاروں کو سبقت حاصل ہے تاہم مالی سال 2008ء میں ان کے حصے میں کسی حد تک کمی آئی ہے۔ اس کے برعکس مجموعی فارمی قرضوں میں بڑے کاشت کاروں کے حصے میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ رجحان ظاہر کرتا ہے کہ (1) ادارہ جاتی نیٹ ورک میں توسیع کے ذریعے چھوٹے کسانوں کی مالی خدمات تک رسائی کو مزید بڑھانے کی ضرورت ہے جبکہ بینک سے قرضوں کے حصول میں اراضی کی واضح ملکیتی دستاویزات کی عدم موجودگی جیسی رکاوٹیں بھی دور کی جانی چاہئیں اور (2) چونکہ چھوٹے کاشت کار کھیتوں میں زرعی مشینری کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے اس لیے پیداواریت کو بڑھانے اور فصلوں کے ضیاع کو روکنے کے

امکانات بہت محدود ہیں۔اس تناظر میں بینکوں کی جانب سے انفرادی کاشت کاروں کے بجائے کاشت کار گروپوں کی حوصلہ افزائی کرنے سے اجتماعی یا باہمی کھیتی باڑی کو فروغ حاصل ہوگا جس سے معیشت مضبوط ہوگی۔

جدول 2.14 :غیر فارمی قرضے

فیصد

| | گلہ بانی وڈیری | مرغبانی | ماہی گیری | دیگر | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| **م س05ء** | 62210 | 2588 | 248 | 4977 | 70023 |
| **م س06ء** | 53313 | 2196 | 325 | 6561 | 62395 |
| **م س07ء** | 44164 | 1994 | 583 | 5946 | 52686 |
| **م س08ء** | 81597 | 1510 | 1145 | 6168 | 90420 |

مالی سال 2008ء کے دوران مجموعی طور پر 11.6 لاکھ افراد نے پیداواری قرضے حاصل کیے۔ان میں سے قرض حاصل کرنے والے دس لاکھ افراد کا شمار چھوٹے کسانوں کے زمرے میں کیا جاتا ہے۔مالی سال2008ء میں قرضوں کی زیادہ تر درخواستیں (8لاکھ 40 ہزار) بڑی فصلوں کے لیے دی گئیں جبکہ سبزیوں کی کاشت ایک لاکھ 70ہزار درخواست دہندگان کو اپنی طرف متوجہ کرسکی۔

غیر فارمی شعبے کے قرضوں میں گلہ بانی اور ڈیری کا بڑا حصہ ہے اور اس سے بڑے اور چھوٹے فارمز رکھنے والے یکساں طور پر مستفید ہوئے ہیں۔مالی سال2008ء میں گلہ بانی اور ڈیری شعبوں کے 81ہزار قرض داروں میں سے 79ہزار کے پاس چھوٹے فارمز تھے۔گلہ بانی شعبے کی جانب سے قرضے کے درخواست دہندگان کی اکثریت نے ترقیاتی سرگرمیوں کے لیے رقوم حاصل کی ہیں جس سے توقع ہے کہ گلہ بانی و ڈیری شعبوں کے بنیادی ڈھانچے میں بہتری آئے گی۔اس اضافے کی بڑی وجہ وفاقی و صوبائی حکومتوں کی جانب سے ان شعبوں کی ترقی کے لیے کیے جانے والے اقدامات ہیں (دیکھئے **باکس2.2.4**)۔گلہ بانوں کو اوسطاً فی درخواست 2لاکھ روپے تک قرضے دیے گئے ہیں۔

مالی سال2008ء کے دوران گلہ بانی شعبے میں قرضوں داروں کی تعداد بڑھنا حوصلہ افزا ہے کیونکہ گذشتہ تین برسوں کے دوران اس میں کمی کا رجحان رہا تھا (دیکھئے **جدول 2.14**)۔

مرغبانی کے شعبے کے رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ قرض داروں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی ہے تاہم قرضوں کی مقدار میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔قرضوں کی تقسیم میں اضافہ جاری سرمائے کی طلب میں اضافے اور بلند پیداواریت کی خاطر منضبط شیڈز میں سرمایہ کاری کی عکاسی کرتا ہے۔ایک اندازے کے مطابق منضبط شیڈز میں بوائلر کا وزن تقریباً 6 فیصد زیادہ ہوتا ہے جبکہ لاگت کے اسی متغیر ڈھانچے میں رہتے ہوئے شرح اموات میں بھی کمی آتی ہے۔چونکہ مرغبانی کی صنعت کامل مسابقت کی ایک عمدہ مثال ہے اس لیے قرض داروں کی تعداد میں کمی باعث تشویش ہے۔لاگت کے اسی ڈھانچے میں رہتے ہوئے رسد کنندگان کی بڑی تعداد اور وسائل تک رسائی سے اس شعبے کی نمو کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔مچھلیوں کی فارمنگ کے ذیلی شعبے میں بھی قرض داروں کی تعداد کے حوالے سے حوصلہ افزا علامات ظاہر ہورہی ہیں جو مالی سال2008ء میں ایک ہزار سے تجاوز کرگئی ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ کسان فارم پر مبنی مچھلی کی پیداوار حاصل کرنے کے لیے اپنی اراضی کو مچھلیوں کے تالاب بنانے میں استعمال کررہے ہیں۔مالی سال2007ء کی 2.7 فیصد نمو کے مقابلے میں مالی سال2008ء کے دوران اندرون ملک ماہی گیری میں 11.1 فیصد کی نمو سے بھی اس شعبے میں کسانوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کی عکاسی ہوتی ہے۔

**باکس2.2.4 :سفید انقلاب پروگرام**

پاکستان ڈیری ڈیولپمنٹ بورڈ کے زیر اہتمام سفید انقلاب پروگرام کا ہدف 2015ء تک دودھ کی سالانہ پیداوار 4 کروڑ لٹر تک لے جانا ہے۔اس عمل میں 30لاکھ اسامیاں پیدا ہوں گی۔اس پروگرام میں ماڈل فارمز، ڈیری فارمر کو گلہ بانی کا یونٹ بہتر بنانے کے لیے درکار قرضے کے فراہمی وغیرہ شامل ہیں۔اصل مدعا یہ ہے کہ آسان شرائط پر دیے جانے والے قرضوں کے ذریعے کسانوں کو مختلف گنجائش کے 6330 چلرز فراہم کیے جائیں۔بورڈ کا تخمینہ ہے کہ اس عمل کے ذریعے دودھ کی مقدار میں 2ارب لٹر کا اضافہ ہوسکے گا۔

فی الوقت پاکستان دودھ کی پیداوار کے لحاظ سے چوتھے نمبر پر ہے۔یہاں ہر سال 3 کروڑ 30لاکھ لٹر دودھ پیدا ہوتا ہے۔اس میں سے 63فیصد پنجاب، 23فیصد سندھ، 12فیصد سرحد اور 2فیصد بلوچستان میں پیدا ہوتا ہے۔

## 2.3 صنعت

مالی سال2008ء کے دوران اہم اقتصادی، سیاسی اور ساختی دھچکوں سے ملک کے صنعتی شعبے کو نقصان پہنچا ہے۔اگرچہ گذشتہ مالی سال کے دوران مجموعی طلب میں کچھ کمی ہوئی تھی لیکن ایندھن و اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور ملک میں توانائی کی قلت نے مالی سال2008ء کے دوران صنعتی سرگرمیوں پر منفی اثرات مرتب کیے۔سیاسی بے یقینی اور امن

وامان کے مسائل کی وجہ سے بھی دشواریاں پیدا ہوئی ہیں۔ مذکورہ عوامل کے باعث مالی سال 2008ء میں صنعتی نموست روی کا شکار ہوکر 4.6 فیصد رہ گئی جبکہ یہ مالی سال 2007ء میں 8 فیصد رہی تھی (دیکھئے جدول **2.15**)۔

بجلی وگیس کی تقسیم سے متعلق سرگرمیاں خاصی کمزور رہیں (دیکھئے شکل **2.19**)۔ مالی سال 2008ء کے دوران مذکورہ دونوں ذیلی شعبوں کی نمو میں کمی واقع ہوئی۔ اس کی بڑی وجہ بجلی کی کمپنیوں کو ہونے والے نقصانات ہیں۔[6] تاہم صنعتی سرگرمیوں کے لیے سب سے بڑا دھچکا اشیاسازی (صنعت میں اس کے سب سے بڑے حصے کو مدنظر رکھتے ہوئے) کے شعبے کی پست نمو ہے جو گذشتہ چھ برسوں کی نمو کے مقابلے میں خاصی کم رہی۔ تعمیراتی شعبے کی نمو میں استحکام رہا جبکہ کان کنی و معدنیات کی نمو بلند سطح پر رہی۔

شکل 2.19 :صنعت کے ذیلی شعبوں میں طویل مدتی نمو کے رجحانات (فیصد)

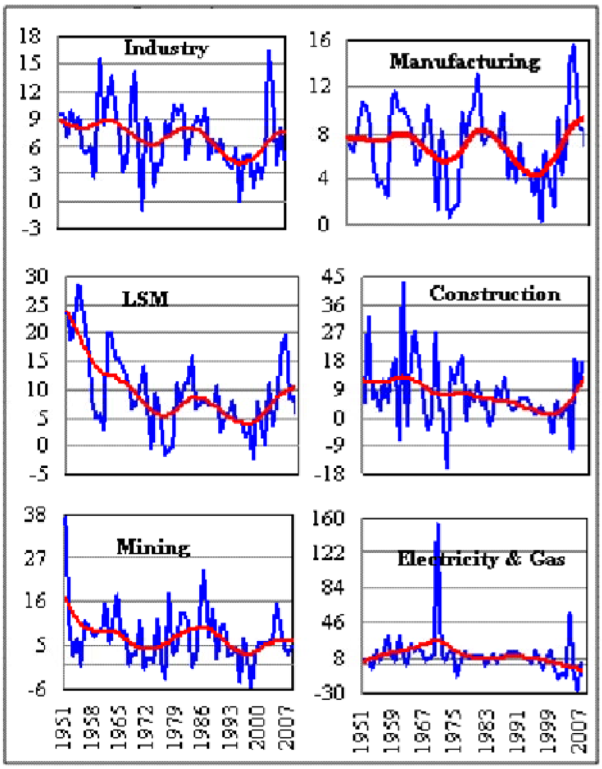


صنعتی شعبے کے اعدادوشمار کے تفصیلی تجزیے سے اہم حقائق سامنے آتے ہیں جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

(1) مالی سال 2008ء میں تعمیرات کے علاوہ صنعت کے تمام ذیلی شعبے اپنے طویل مدتی رجحانات کے مقابلے میں پست سطح پر رہے۔ اگرچہ طلب کی معتدل سطح نے بھی صنعتی سرگرمیوں کی ست روی میں اپنا کردار ادا کیا ہے تاہم رسدی دھچکے بھی اس پر اثرانداز ہوئے ہیں۔ کان کنی ومعدنیات کے علاوہ صنعت کے تمام ذیلی شعبوں میں ست روی کا رجحان رہا ہے۔

جدول 2.15 :صنعتی شعبے کی نمو

| | سالانہ نمو | | صنعتی نمو میں حصہ | |
|---|---|---|---|---|
| | م س08ء | م س08ء | م س07ء | م س 08ء |
| صنعت | **8.0** | **4.6** | | |
| کان کنی ومعدنیات | 3.1 | 4.9 | 0.3 | 0.5 |
| اشیاسازی | 8.2 | 5.4 | 5.9 | 3.9 |
| بڑاپیمانہ | 8.6 | 4.8 | 4.4 | 2.5 |
| چھوٹاپیمانہ | 8.1 | 7.5 | 1.3 | 1.2 |
| ذبیحہ | 4.1 | 4.2 | 0.2 | 0.2 |
| تعمیرات | 18.0 | 15.2 | 1.5 | 1.4 |
| بجلی وگیس | 2.5 | -14.8 | 0.2 | -1.2 |

(2) اشیاسازی اور تعمیرات میں تیزی کا موجودہ رجحان (مالی سال 2000ء اور اس کے بعد) ملکی تاریخ کی ریکارڈ گرم بازاری کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ نہ صرف مقدار و جسامت کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے بلکہ مدت کے لحاظ سے بھی طویل ترین ہے۔ مالی سال 2008ء کے اختتام پر بھی مذکورہ دونوں شعبوں میں ست روی کا امکان نہیں البتہ ان میں کچھ ٹھہراؤ آ سکتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مالی سال 2008ء میں کان کنی اور معدنیات کے شعبوں نے بلندترین پیداوار کی سطح حاصل کر لی ہے اور طویل مدت کے دوران اس کی نمو میں اضافے کے امکانات بہت کم ہو گئے ہیں۔ اس شعبے میں پیداوار کی حالیہ بلند ترین سطح 80 کی دہائی کے آخری برسوں کی بلند نمو سے کم ہے۔ اگرچہ اس شعبے میں نمو کے وسیع مواقع موجود ہیں تاہم بلوچستان میں بدامنی کے باعث اس شعبے کے امکانات کا مثبت انداز میں تجزیہ کرنا مشکل ہے۔

6 اس شعبے کو منہا کیا جائے تو صنعتی نمو 6.3 فیصد ہوجائے گی۔

(3) گذشتہ برسوں میں صنعتی نمو کی تغیر پذیری میں اضافہ ہوا ہے۔ تاہم اعداد و شمار کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بجلی و گیس کے سب سے زیادہ متغیر شعبوں کو شامل نہ کیا جائے تو حالیہ کاروباری چکر کی تغیر پذیری میں کمی آئی ہے (دیکھئے **شکل 2.20**)۔ صنعت کے زیادہ تر ذیلی شعبوں کی تغیر پذیری میں کمی کی وجہ کاروباری پالیسیوں کا تسلسل، سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ اور مستحکم زری پالیسی اقدامات ہیں۔

(4) بڑھتے ہوئے معاشی عدم توازن اور سیاسی عدم استحکام کے باعث سرمایہ کاروں کے اعتماد میں کمی کا نتیجہ صنعتی شعبے میں گذشتہ چار برسوں کے مقابلے میں سرمایہ کاری کی پست سطح کی صورت میں برآمد ہوا ہے (دیکھئے **سیکشن 2.5**)۔ تاہم مالی سال 2008ء کے دوران مختلف شعبوں میں غیر متناسب سرمایہ کاری بھی اس کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ صنعتی نمو میں بڑا حصہ رکھنے والے تعمیراتی شعبے میں زیادہ سرمایہ کاری نہیں ہوسکی۔ مالی سال 2008ء کے دوران جی ڈی پی اور تعمیرات کے شعبے کا تناسب کم ہوا ہے (دیکھئے **شکل 2.21**)۔ اس کے برعکس منفی قدر اضافی کے حامل بجلی کے شعبے میں بھاری سرمایہ کاری کی گئی۔ تاہم اس شعبے میں سرمایہ کاری اور قدر اضافی میں کمزور تعلق کو مدنظر رکھتے ہوئے آنے والے برسوں کے دوران اس میں تیزی کا امکان نہیں (دیکھئے **شکل 2.22**)۔

## تعمیرات

مالی سال 2008ء کے دوران تعمیرات کے شعبے میں تیز رفتار نمو کا رجحان جاری رہا۔ اس کی وجوہات میں بنیادی ڈھانچے کی تعمیر پر حکومت کے ترقیاتی اخراجات میں اضافہ اور رہائشی و کمرشل جائیدادوں کی مضبوط نجی طلب شامل ہیں۔ تاہم تعمیراتی خام مال (دیکھئے **شکل 2.23**) کے بڑھتے ہوئے نرخوں اور کمرشل بینکوں کی جانب سے مکاناتی مالکاری میں کمی سے آنے والے دنوں میں تعمیرات کے شعبے کی کارکردگی متاثر ہوسکتی ہے۔ اس شعبے میں سرمایہ کاری کی نمو اور قدر اضافی کے باہمی تعلق کی سطح بلند ہے۔ اس لیے مالی سال 2008ء کے دوران سرمایہ کاری میں تیزی سے کمی ظاہر کرتی ہے کہ آئندہ برسوں میں تعمیراتی سرگرمیاں سست روی کا شکار ہوجائیں گی۔

## کان کنی و معدنیات

تین برسوں تک مسلسل کمی کے بعد کان کنی و معدنیات کے شعبے نے خاصی

**شکل 2.20 : صنعتی نمو میں عددی سر کا تغیر**

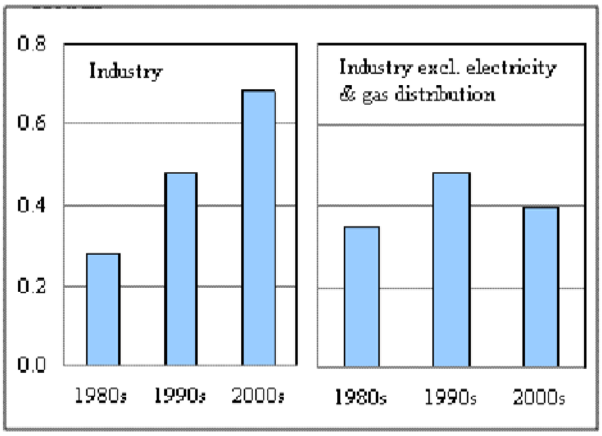


**شکل 2.21 : سرمایہ کاری کی نمو**

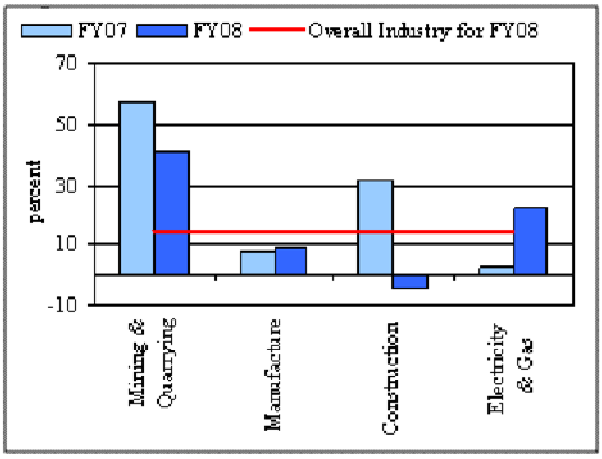


**شکل 2.22: سرمایہ کاری اور نمو کے درمیان تعلق**

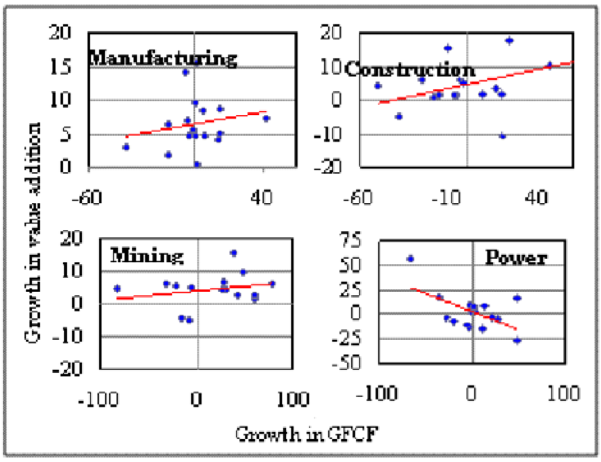

بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس بحالی میں خام تیل و گیس کی پیداوار میں اضافے نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ خام تیل کی بلند پیداوار کی بڑی وجہ میلاوان، پساکھی این ای، چک 66 نارتھ ایسٹ ون اور مولان نارتھ ون میں نئی آئل فیلڈز کے کام شروع کرنے اور کنار، بوبی کے ساتھ ساتھ ٹنڈو عالم آئل فیلڈز کی پیداوار میں ہونے والا اضافہ ہے۔ ادھی کے مقام پر آئل فیلڈ میں توسیعی سرگرمیوں سے اس کی تیل کی پیداوار بڑھ کر دگنی ہوگئی ہے۔

شکل 2.23 : عمارتی موادکی قیمتوں کی سال بسال نمو

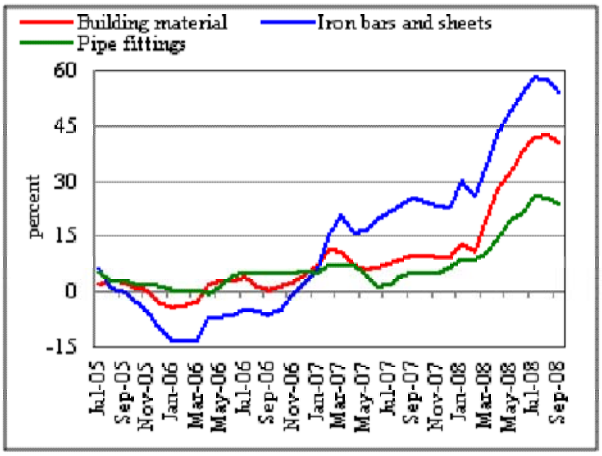


تاہم خام تیل و گیس کی پیداوار میں بہتری کے اثرات کوئلے اور چونے کے پتھر کی دریافت میں سست روی کے باعث جزوی طور پر زائل ہوگئے۔ اگرچہ چونے کے پتھر کی نمو میں تیزی آئی ہے تاہم مسلسل دوسرے سال کوئلے کی پیداوار میں کمی سیمنٹ کی صنعت کے لیے یقیناً بری خبر ہے۔ گذشتہ برسوں کے دوران سیمنٹ میں کوئلے کا استعمال کئی گنا بڑھ گیا ہے اور سیمنٹ کی صنعت ملک میں کوئلے کے سب سے بڑی صارف کی حیثیت اختیار کرگئی ہے (دیکھئے **شکل 2.24**)۔ کوئلے کی پیداوار میں حالیہ کمی کے باعث درآمدی کوئلے کی طلب پر انحصار میں اضافہ ہوگیا ہے۔ کوئلے کی درآمد پر انحصار جو مالی سال 2001ء میں صرف 32.3 فیصد تھا، مالی سال 2008ء میں بڑھ کر 63.2 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔ درآمدات پر انحصار کے بڑھنے کی وجہ سے مالی سال 2008ء کے دوران ملک کا صنعتی شعبہ کوئلے کی عالمی قیمتوں میں ہوشربا اضافے سے متاثر ہوا ہے۔[7]

شکل 2.24 : کوئلے کا استعمال بلحاظ شعبہ

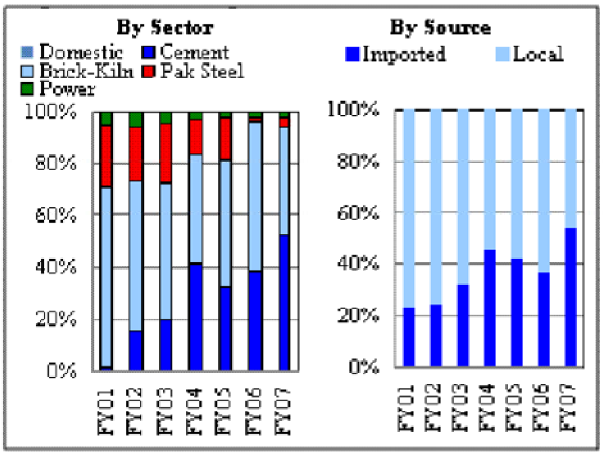


## اشیاسازی

شعبہ اشیاسازی کی نمو میں مسلسل تیسرے سال بھی کمی کا رجحان رہا اور مالی سال 2008ء کے دوران یہ گذشتہ چھ برسوں کی پست ترین سطح پر پہنچ گئی۔ زیادہ تر سست روی بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں ہوئی جبکہ چھوٹے پیمانے کی اشیاسازی میں معمولی کمی آئی ہے (دیکھئے **شکل 2.25**)۔ مالی سال 2007ء کی طرح، بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں سست روی کی بنیادی وجوہات میں ملکی طلب میں اعتدال، بجلی وگیس کی قلت، پیداواری گنجائش اور بعض صنعتوں میں خام مال کے مسائل شامل ہیں۔ تاہم مالی سال 2007ء کی طرح مالی سال 2008ء میں ملکی اشیا کی بیرونی طلب میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔

بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں بڑا حصہ وسطی اشیا کا ہے کیونکہ اشاریے میں ان کا وزن سب سے زیادہ ہے (دیکھئے **جدول 2.16**)۔ پیداوار میں سست روی زیادہ تر کپاس، جننگ، دھاگہ سازی، دھاتی شعبے اور کھادوں تک محدود رہی ہے۔ پیداوار کی رسدی کڑیوں کے آغاز میں وسطی اشیا کو اہم قرار دیا جاتا ہے، اس لیے ان اشیا کی مقامی پیداوار میں سست روی کا مطلب ان کی درآمدات میں اضافہ ہے۔ دیرپا صارفی اشیا کی صنعتی پیداوار قیمتوں میں اضافے کے علاوہ کاروں اور الیکٹرانک اشیا کی صارفی مالکاری پر شرح سود بڑھنے کے نتیجے میں کم ہوئی ہے۔ اشیائے سرمایہ کی پیداوار میں بھی مالی سال 2008ء کے دوران کمی آئی ہے، جس کی وجہ ٹرانسفارمرز کی پیداوار کا گھٹنا ہے۔ اگر اس صنعت کو گروپ

7 کوئلے کی درآمدات پر ادائیگیاں جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران بڑھ کر 396.2 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ جو جولائی تا اپریل مالی سال 2007ء کے مقابلے میں 96.7 فیصد نمو کو ظاہر کرتا ہے۔

سے منہا کر دیا جائے تو اشیائے سرمایہ کی نمو میں تیزی کی عکاسی ہوتی ہے۔ بہت سی اشیائے سرمایہ میں نمو کاروباری اعتماد کے تسلسل کو ظاہر کرتی ہے تاہم اس کے نتیجے میں درآمدات کی طلب پہلے سے بڑھ گئی ہے (دیکھئے باکس **2.3.1**)۔ م س2008ء کے دوران غیر دیرپا صارفی اشیا کے شعبے کی نمو شاندار رہی ہے۔

شکل 2.25 : اشیاسازی کی نمو اور اس کے اجزاء

تیار اشیا کی برآمدات میں نمو

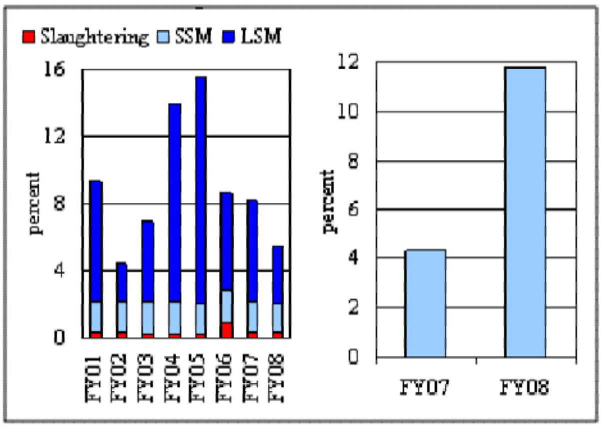


غیر دیرپا صارفی شعبے کی نمو میں چینی کی پیداوار میں اضافے اور دواسازی کی بلند شرح نمو نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ چینی کی پیداوار کے بڑھنے کی وجہ گنے کی عمدہ فصل اور اس سے حاصل ہونے والی شکر کی پیداوار ہے۔[8] دواسازی کی صنعت میں متاثر کن نمو کا اہم سبب منڈی میں نئے مالیکیولز متعارف کرانا اور طلب میں اضافہ ہے۔ تاہم دواساز کمپنیاں بلند شرح نمو کے تسلسل کو یقینی بنانے کے لیے قواعد وضوابط پر نظر ثانی کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ سات سال سے دواؤں کی خردہ قیمتوں کو معین کر دیا گیا ہے جبکہ دواساز کمپنیوں کی پیداواری لاگت کئی گنا بڑھ چکی ہے (دیکھئے **شکل 2.26**)۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: (1) روپے کی تخفیف قدر (کیونکہ دوا سازی کی ملکی صنعت خام مال کے لیے بڑی حد تک درآمدات پر انحصار کرتی ہے) (2) مال برداری اور توانائی کی لاگت میں اضافہ (3) کاغذ، پیکنگ کے نرخوں میں اضافہ اور (4) اجرتوں اور تنخواہوں کا بڑھنا۔

جدول 2.16: بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں نمو بلحاظ صارف

فیصد

| | مطابقت کردہ اوزان | م س06ء | م س07ء | م س08ء |
|---|---|---|---|---|
| **اشیائے سرمایہ** | **3.05** | **23** | **0.2** | **-8.6** |
| سرمایہ علاوہ ٹرانسفارمرز | 2.29 | 35 | -12 | 9.2 |
| **وسطی اشیا** | **51.41** | **3.6** | **9.1** | **2.6** |
| وسطی علاوہ ٹیکسٹائل | 29.52 | 1.5 | 8.5 | 3.4 |
| **اشیائے صارف** | **45.5** | **10.6** | **9.7** | **7.5** |
| پائیدار اشیا | 6.11 | 24.9 | 12.2 | 0.8 |
| ناپائیدار اشیا | 39.38 | 5.2 | 8.6 | 10.6 |
| ناپائیدار اشیا علاوہ شکر | 33.86 | 6.5 | 8 | 7 |
| پائیدار علاوہ جیپ وکار | 2.74 | 20 | 12.3 | 5.8 |

## (1) اشیا سازی میں سست روی کا ایک اہم سبب ساختی خامیاں ہیں:

مالی سال 2008ء میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی خراب کارکردگی معیشت کی ساختی خامیوں کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔

### (الف) توانائی کے مسائل

توانائی کا موجودہ بحران بے حد تشویشناک ہے کیونکہ اس نے ملک میں اشیاسازی کی سرگرمیوں پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ گذشتہ برسوں کے دوران توانائی کی رسد بڑھتی ہوئی طلب کے باعث خود کو صنعتی سرگرمیوں میں تیز رفتار اضافے سے ہم آہنگ نہیں کر سکی۔ اندازے کے مطابق پاکستان میں کاروباری اداروں کو بجلی کی قلت کی وجہ سے سالانہ فروخت میں 5.6 فیصد کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے جبکہ بھارت میں یہ شرح 8.4 فیصد اور چین میں دو فیصد ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ توانائی کی قلت کی وجہ سے طویل مدت میں بلند صنعتی شرح نمو کا تسلسل قائم رکھنا ممکن نہیں رہتا جبکہ اس کے نتیجے میں معیشت پر درآمدات کا بوجھ بھی بڑھ جاتا ہے۔

ملک میں بجلی کے مسائل کی وجہ سے فولاد سازوں کو بہتر طور پر کام کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ اس لیے ملک کے تعمیراتی شعبے میں فولاد کی بلند طلب کے باوجود اس کی پیداوار میں کمی آئی

8 چینی کی پیداوار سے بازیابی میں مالی سال 2008ء کے دوران پنجاب میں 8.8 فیصد اور مالی سال 2007ء میں 8.4 فیصد اضافہ ہوا تھا جبکہ سندھ میں اسی مدت کے دوران یہ 9.1 فیصد سے بڑھ کر 9.2 فیصد ہو گئی۔ تاہم صوبہ سرحد میں یہ شرح گذشتہ سال کے 8.2 فیصد سے کم ہو کر 7.7 فیصد رہ گئی۔

ہے اور رسد کے فرق کو درآمدات سے پورا کیا گیا۔فولاد کی درآمدات میں اضافہ بھی اسی صورتحال کی عکاسی کرتا ہے(دیکھئے شکل 2.27)۔

مثلاً ٹیکسٹائل، کیمیکلز اور دواسازی جیسی صنعتوں میں اشیا سازی کی صنعتی سرگرمیاں بجلی کی قلت سے خاصی متاثر ہوئی ہے۔کاغذ اور گتا بھی ایسا شعبہ ہے جس کی پیداواری سرگرمیوں پر گیس کی دستیابی میں تعطّل کے منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ واقعاتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اشیا ساز کمپنیوں نے اپنی طلب کو جنریٹروں اور ایسی دیگر متبادل اشیا کے استعمال سے پورا کیا جس سے مالی سال 2008ء کے دوران اشیا ساز اداروں کے اخراجات بڑھ گئے۔تاہم یہ ایک انتہائی قلیل مدتی حل ہے۔توانائی کے مسائل کی وجہ سے ملکی پیداوار میں کمی کے نتیجے میں برآمدات کم ہوں گی، درآمدات کی سطح بلند ہوجائے گی اور بیروزگاری وگرانی میں اضافہ ہوگا۔

شکل 2.26 : دواسازی کے شعبے میں قیمتیں قابو میں رکھنے کے اثرات

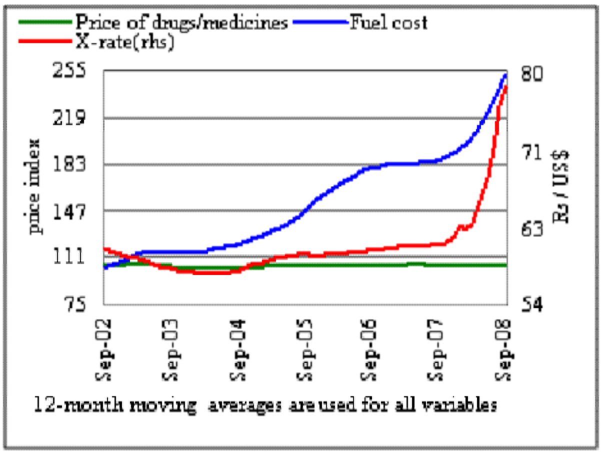


شکل 2.27 فولاد کی طلب

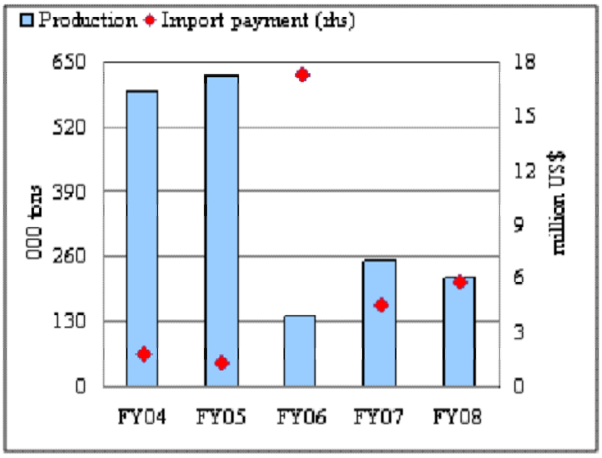


## (ب) پیداواری استعداد کے مسائل

بعض صنعتوں کی پیداواری استعداد محدود ہے اور بڑھتی ہوئی ملکی طلب کو پورا کرنے کے لیے نئے کارخانے لگانا انتہائی ضروری ہوگیا ہے۔کھاد کی صنعت اس کی ایک نمایاں مثال ہے۔ اگرچہ مالی سال 2008ء کے دوران یوریا کی پیداوار میں 4.1 فیصد اضافہ ہوا ہے تاہم موجودہ پیداوار ملکی ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہے۔اس کی بڑی وجہ پیداواری استعداد کے مسائل، بی ایم آر کے لیے کارخانوں کی عارضی بندش اور یوریا کارخانوں کو قدرتی گیس کی فراہمی میں کمی ہے۔نتیجتاً، کھاد تیار کرنے والی کمپنیوں نے موجودہ ذخیرہ فروخت کردیا، جس کے باعث ذخیرے میں تیزی سے کمی واقع ہوگئی۔گیس کی محدود دستیابی اور ذخائر کی مایوس کن صورتحال کے باعث مالی سال 2009ء میں ملک کو خاصی یوریا درآمد کرنا پڑے گی۔گذشتہ برسوں میں گیس کی بلند طلب کے باوجود اس کی پست نمو کے باعث کھاد کے شعبے میں مزید سرمایہ کاری کا امکان نہیں۔اسی طرح سے پیٹرولیم کی صفائی کے شعبے کو بھی پیداواری استعداد کے مسائل کا سامنا ہے۔حالیہ برسوں کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی طلب میں تیزی سے اضافے کے باوجود اس کی پیداوار میں ہونے والا اضافہ بے حد معمولی ہے۔مالی سال 2008ء میں قدرے بلند نمو اور پیداوار کے بڑھنے کی اہم وجہ یہ ہے کہ گذشتہ سال ایک بڑی ریفائنری کو بی ایم آر میں توسیع کے لیے 28 دنوں تک بند کیا گیا تھا۔

آئندہ سطور میں دیے گئے نکات سے پیٹرولیم کے شعبے میں طلب ورسد کے وسیع فرق کے تحرکات کو سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔

☆ چھ مقامی ریفائنریوں میں دو بڑی ریفائنریاں پہلے ہی اپنی پیداواری استعداد سے زیادہ پیداوار دے رہی ہیں۔پیٹرولیم کی صفائی میں ان دونوں کا حصہ 35 فیصد تک ہے جبکہ اس شعبے میں 16.3 فیصد حصہ رکھنے والی ایک کمپنی اپنی تنصیبات کی 95 فیصد مشینری کو استعمال میں لا رہی ہے۔محدود پیداواری استعداد کے باعث تیل کی مقامی ریفائنریاں ملکی طلب کو پورا کرنے سے قاصر ہیں جس کا نتیجہ درآمدات میں تیزی سے اضافے کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔

☆ گذشتہ برسوں کے دوران بیشتر پیٹرولیم مصنوعات کے استعمال میں زیادہ اضافہ نہیں ہوا ہے تاہم فرنس آئل کا استعمال بڑھ گیا ہے اور پیٹرولیم مصنوعات کے مجموعی صرف کو بڑھانے میں اسی کا ہاتھ ہے۔

☆ فرنس آئل کی طلب میں اضافے کی بنیادی وجہ تھرمل بجلی کی پیداوار ہے کیونکہ دیگر شعبوں میں اس کے استعمال میں زیادہ تبدیلی نہیں آئی ہے (دیکھئے **شکل 2.28**)۔ بجلی پیدا کرنے کے لیے گیس کے بجائے فرنس آئل کا استعمال ظاہر کرتا ہے کہ اس کی طلب کی سطح خاصی بلند ہے۔

☆ دوسری جانب مقامی ریفائنریز معینہ تناسب میں پیٹرولیم مصنوعات پیدا کرتی ہیں۔ ان کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ بھاری مقدار میں فرنس آئل تیار کرنے والی پیٹرولیم کمپنیوں کی پیداوار میں گذشتہ برسوں کے دوران بلند ترین شرح نمو ریکارڈ کی گئی ہے۔

### (ج) خام مال کے مسائل

اہم خام مال کی دستیابی بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ زرعی خام مال پر زیادہ انحصار کرنے والے شعبوں کی نمو میں تغیر پذیری کا رجحان رہا ہے۔ خصوصاً مالی سال 2008ء کے دوران کپاس کی گذشتہ چار برسوں کے مقابلے میں پست پیداوار نے نہ صرف ٹیکسٹائل کی نمو بلکہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے پورے شعبے کو متاثر کیا ہے۔ ٹیکسٹائل کی 80 فیصد پیداوار برآمدات پر مبنی ہے اور کپاس کی پیداوار اس برآمدی شعبے کی 60 فیصد ضروریات پوری کر سکتی ہے۔[9] ٹیکسٹائل کے شعبے کی مایوس کن کارکردگی کی بڑی وجہ کپاس کی جنگ میں مسلسل تیسرے سال ہونے والی کمی ہے جبکہ دستیاب کپاس میں آلودگی کے مسائل کے باعث بھی ملکی ٹیکسٹائلز کی مسابقت کم ہو گئی ہے (دیکھئے **شکل 2.29**)۔

گذشتہ تین برسوں سے کپاس کی پیداوار میں مسلسل کمی کے سبب ملکی اشیا ساز مختلف پہلوؤں پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں (1) عمدہ معیاری کپاس کی پیداوار میں اضافہ اور (2) کپاس

**شکل 2.28**: درآمدات پر انحصار

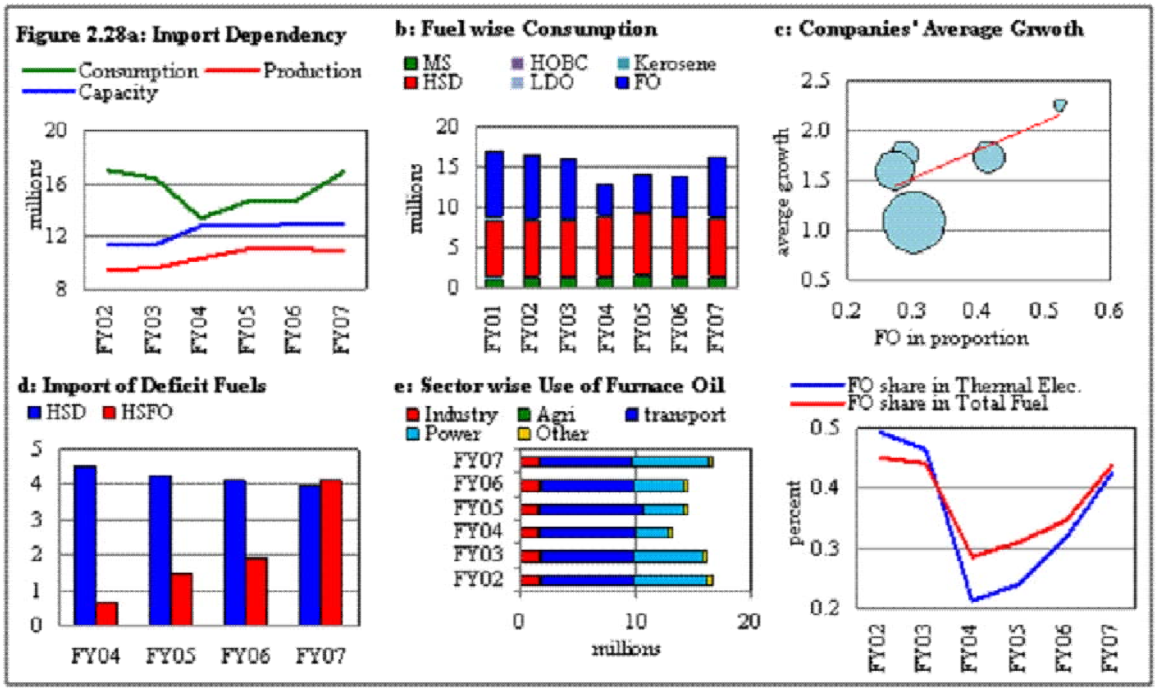


9بدر، سعدیہ: پاکستان کے لیے برآمدات کی درآمداتی شدت کا تعین، اسٹیٹ بینک تحقیقی بلیٹن، والیم نمبر 2، 02 نومبر 2006ء۔

کے متبادل خام مال کا استعمال۔ مستند بیجوں اور دیگر زرعی خام مال کے موثر استعمال سے ہی کپاس کی پیداوار میں اضافے کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ جہاں تک کپاس کی متبادل اشیا کا تعلق ہے، مقامی اشیا سازوں کی جانب سے پہلے ہی ریشے کو کپاس کے متبادل کے طور پر استعمال کرنے کا رجحان خاصا بڑھ گیا ہے۔ ٹیکسٹائل پیدا کرنے والے دیگر ممالک کے مقابلے میں پاکستان میں ریشے کا استعمال خاصا کم ہے۔ حکومت نے اس کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے پی ایس ایف کی درآمد پر عائد ڈیوٹی کو 20 فیصد سے کم کر کے 6.5 فیصد کر دیا تھا جبکہ وفاقی بجٹ برائے 09-2008ء میں حکومت نے اس میں مزید کمی کر کے اسے 4.5 فیصد کر دیا ہے۔ تجارتی پالیسی برائے 09-2008ء میں حکومت نے برآمدات پر ڈیوٹی و ٹیکس تخفیف کے تحت پی ایس ایف میں خام مال کے طور پر استعمال ہونے والی پی ای ٹی بوتلیں عارضی طور پر درآمد کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

شکل 2.29 : کپاس اور ٹیکسٹائلز میں پیداواری نمو

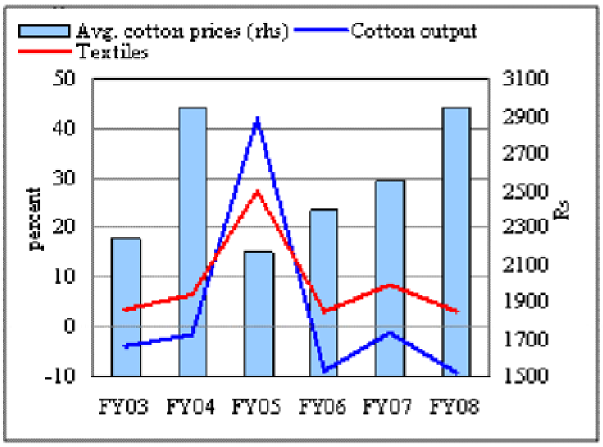


خوردنی تیل کی صنعت میں بھی اسی طرح کے خام مال کے مسائل درپیش ہیں کیونکہ پام آئل کی آسمان سے باتیں کرتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے تیل و گھی پیدا کرنے والے ملکی اشیا سازوں کو نقصان ہو رہا ہے (دیکھئے شکل **2.30**)۔ غیر رسمی شعبے سے سخت مسابقت کے باعث رسمی شعبے کے گھی ساز خردہ نرخوں میں متناسب اضافہ نہیں کر سکے۔ مالی سال 2008ء کے دوران کھلے گھی کے مقابلے میں ڈبہ بند بناتی گھی کے نرخوں میں اضافہ سست روی کا شکار رہا ہے۔ تاہم تیسری سہ ماہی کے دوران منڈیوں میں دونوں کی قیمتیں یکساں ہو گئیں (دیکھئے شکل **2.31**) جس کے نتیجے میں رسمی گھی تیار کرنے والوں کو قیمتوں میں مزید اضافے کا موقع مل گیا۔

شکل 2.30 : خوردنی تیل کی پیداوار بمقابلہ پام آئل

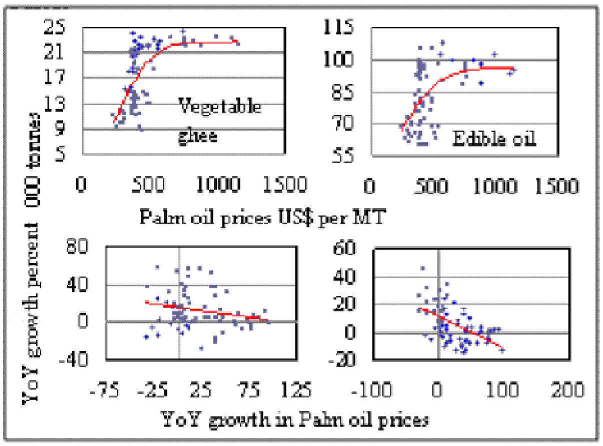


**(2) کمزور طلب اشیا سازی کی مصنوعات کی نمو میں حائل ہو رہی ہے**

مختلف صنعتوں میں اجرتوں اور خام مال کی قیمتوں میں اضافے کے نتیجے میں تیار اشیا کی خردہ قیمتوں پر دباؤ بڑھا ہے۔ تاہم مالی سال 2008ء میں خام مال اور پیداواری قیمتوں میں بڑھتے ہوئے فرق کا مطلب ہے کہ طلب کی وجہ سے خردہ قیمتوں پر اس کے اثرات مکمل طور پر منتقل نہیں ہو سکے ہیں (دیکھئے شکل **2.32**)۔ طلب میں اعتدال آنے کی اہم وجہ غذائی اشیا کے بلند نرخوں کے باعث غذا پر آنے والے اخراجات کا بڑھنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں غیر یقینی سیاسی صورتحال کے باعث بھی صارفین نے زیادہ خریداری سے گریز کیا ہے۔ خصوصاً دیرپا صارفی اشیا کی طلب میں کمی آئی ہے۔ نرخوں کی بلند سطح، صارفی قرضہ جات پر شرح سود کا بڑھنا اور بینکوں کی جانب سے صارفی قرضوں کے اجرا میں ہچکچاہٹ، طلب میں کمی پر منتج ہوئی ہے۔

دیرپا صارفی اشیا کی صنعت میں سب سے بڑا حصہ جیپوں اور کاروں کا ہے۔ اس صنعت کی پیداوار میں کمی آئی ہے (دیکھئے شکل **2.33**)۔ مالی سال 2008ء کے دوران ین کی مضبوطی اور ایلومینیم و تانبے کے نرخوں میں تیزی سے اضافے کے نتیجے میں ملک میں کار کی اسمبلنگ کرنے والے اشیا سازوں کی لاگت بڑھ گئی ہے۔ کار کی قیمتوں میں ہونے

شکل2.31 : ڈبہ بند اور کھلے نباتی گھی کی قیمتوں کا تفرق

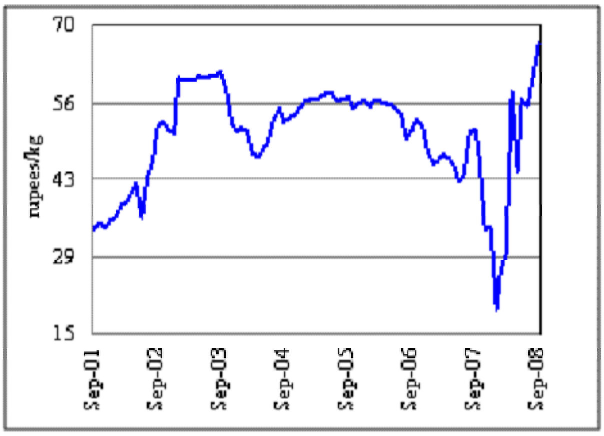


والے اضافے اور کار قرضہ جات میں کمی کے سبب جیپوں و کاروں کی طلب خاصی پست سطح پر آ گئی ہے جبکہ کاروں کی پیداوار میں سست روی کی وجہ سے ربڑ کے ٹائروں اور ٹیوبوں کی طلب میں بھی کمی آئی ہے۔ یہ بات ٹائروں و ٹیوبوں کی پیداوار اور درآمدات کی مقدار میں کمی سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح گاڑیوں اور تعمیراتی صنعتوں کی سرگرمیوں میں پست طلب کے باعث شیشے کی شیٹس کی پیداوار میں بھی کمی آئی ہے۔

اگرچہ مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے بعد سے دھاتوں کی عالمی قیمتوں میں کمی کا رجحان ہے تاہم دیرپا اشیا کی صنعت کی بحالی کے امکانات کم ہیں۔ اس کی وجہ وفاقی بجٹ برائے 09-2008ء میں الیکٹرانکس اشیا کے پرزوں پر درآمدی ڈیوٹی میں کیا جانے والا اضافہ ہے جس سے ان چیزوں کی قیمتیں مزید بڑھیں گی۔ کاروں کی مقامی منڈی کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے مکمل ساختہ یونٹوں پر درآمدی ڈیوٹی میں اضافے اور پرزوں پر ڈیوٹی میں کمی جیسے اقدامات کیے گئے ہیں۔ تاہم کاروں کی مقامی پیداوار کو ان اقدامات سے جزوی فائدہ ہوگا کیونکہ سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کے نفاذ کے نتیجے میں کار کی قیمتیں بڑھ جائیں گی۔[10] مزید برآں، قیمتوں میں اضافے اور کار مالکاری پر مارک اپ کی شرح کے بڑھنے کے باعث کاروں کی طلب معتدل ہونے سے قلیل مدت کے دوران اس صنعت کی بحالی میں کوئی مدد نہیں ملے گی۔

شکل2.32 : خام مال۔ پیداوار کے نرخوں میں فرق (نرخ اشاریوں کی ششماہی حرکت پذیر اوسط)

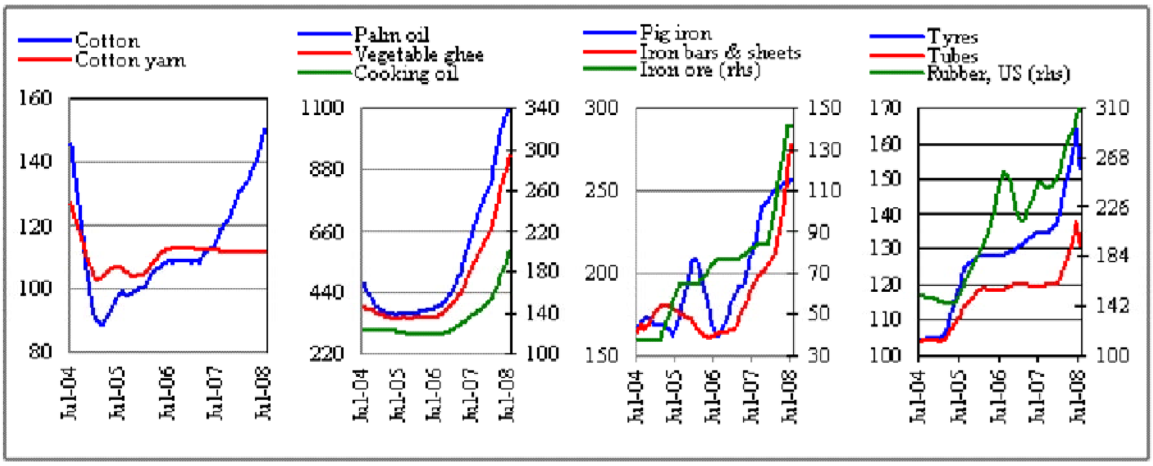


## (3) انتظامی رکاوٹیں

کھادوں کی پیداوار میں ہونے والی تمام کمی کا سبب ڈی اے پی کی پیداوار کا کرنا ہے۔ ملک میں ڈی اے پی تیار کرنے والا واحد کارخانہ نومبر تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران بی ایم آر کی وجہ سے بند رہا۔ چونکہ اس عارضی بندش کا اعلان قبل از وقت کر دیا گیا تھا اس لیے مذکورہ مدت میں ضروریات پوری کرنے کے لیے درآمد کے معاہدے کیے گئے۔ تاہم ڈی اے پی کے عالمی نرخوں کے بڑھنے سے اس کی طلب میں کمی واقع ہوگئی جس کے نتیجے میں ملک میں اس کا خاصا ذخیرہ جمع ہوگیا۔ رواں مالی سال کے وفاقی بجٹ میں ڈی اے پی پر

10 وفاقی بجٹ برائے 09-2008ء میں پرزوں (CKD) پر عائد کی جانے والی درآمدی ڈیوٹی کم کر کے 32.5 فیصد اور مکمل ساختہ یونٹوں (CBUs) پر ڈیوٹی میں 10 فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ کاروں کی فروخت پر وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کو بڑھا کر 5 فیصد اور سیلز ٹیکس 16 فیصد کر دیا گیا۔

زراعانت میں اضافے اور گندم کی امدادی قیمت کو بڑھانے سے امکان ہے کہ کھادوں کی پیداوار بڑھ جائے گی۔ پاکستان کے واحد ڈی اے پی تیار کرنے والے ادارے نے بی ایم آر کے منصوبے کو مکمل کر کے اپنی پیداواری استعداد میں اضافہ کرلیا ہے۔

شکل 2.33 : کاروں اور منسلک صنعتوں کے طلبی اظہاریے (سال بسال نمو)

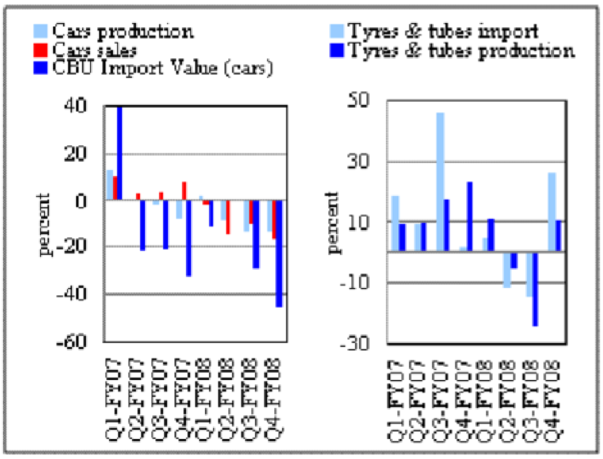


## صنعتی پالیسی کے لیے کیا حتمی نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں؟

بڑھتی ہوئی گرانی اور محدود مالیاتی گنجائش کا مطلب ہے کہ موجودہ حالات میں صنعتی شعبے کو زری یا مالیاتی محرک فراہم نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے مقامی صنعت کو چاہیے کہ وہ ایسے راستے تلاش کرے جن سے بلند شرح نمو کے حصول میں مدد مل سکے اور اس کا تسلسل برقرار رکھا جاسکے۔ اس ضمن میں توانائی کے جاری بحران سے نمٹنے کے لیے حکومتی اقدامات کا موثر ہونا کلیدی اہمیت کا حامل ہوگا۔ صنعتی شعبے کو ساختی رکاوٹیں دور کرنے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے تاکہ طویل مدت کے دوران بلند شرح نمو کے تسلسل کو یقینی بنایا جاسکے۔ اس ضمن میں ذیل میں دیے گئے اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔

### (1) توانائی کے مسائل پر توجہ مرکوز کرنا

بہت سی صنعتیں توانائی میں خود انحصاری کے حصول پر توجہ مرکوز کرسکتی ہیں۔ مثلاً شیرے سے حاصل ہونے والے حیاتیاتی ایندھن سے پاکستان کو درآمدی تیل پر بڑھتا ہوا انحصار کم کرنے میں مدد ملے گی۔ اس ضمن میں فیصل آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی اور تین شوگر ملوں کے درمیان ہونے والا سمجھوتہ سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔[11] بجلی پیدا کرنے والی نجی کمپنیوں کو سستے ایندھن کی دستیابی کے لیے ایسے ہی اختراعی اقدامات کرنا ہوں گے۔

صنعتی پالیسی کا مقصد صنعتوں میں قدر اضافی بڑھانا ہونا چاہیے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے تین طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں۔ (الف) افقی توسیع، جس کے تحت ملک میں متعدد سرگرمیاں شروع کرنے کے لیے سرمایہ کاری کی جاسکتی ہے (ب) عمودی توسیع: اس کا حصول متعدد صنعتوں میں ذیلی پروسیسنگ سرگرمیوں کو مزید فروغ دینے سے ممکن ہے اور (ج) معیار میں بہتری۔ ملک میں وسائل کی کمیابی کے باعث افقی توسیع زیادہ سودمند ثابت نہیں ہوسکتی۔ تاہم کم حساس شعبوں کی عالمی برآمدات کی نمو میں سست روی کا رجحان ہے جبکہ الیکٹرونکس، کیمیکلز اور ادویات جیسی بلند قدر اضافی کی حامل اشیا کی نمو میں تیزی آئی ہے۔ پاکستان کو بھی جاذب ٹیکنالوجی صنعتوں کی پیداوار پر توجہ مرکوز کرنی ہوگی جبکہ اس کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجی کی پیداوار کے لیے مقامی صنعتوں کی حوصلہ افزائی بھی کرنی چاہیے۔[12] پاکستان کو امدادی پالیسیوں کے ذریعے دیگر برآمدی صنعتوں کو فروغ دینا چاہیے۔ اس ضمن میں ٹیکسوں میں چھوٹ، عالمی نمائشوں میں ملکی اشیا ساز اداروں کو شرکت کی ترغیبات دینا اور پاکستان کے لیے مخصوص صنعتی میلوں جیسے اعانتی اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔

حکومت کو ایسے اقدامات کرنے ہوں گے جن سے معیشت کے تمام شعبوں میں ٹیکنالوجی کی منتقلی میں مدد مل سکے۔ عمودی توسیع یا بعض صنعتوں کی قدری کڑیوں میں پیداواری سرگرمیوں کو بڑھانے سے نہ صرف کمپنیوں کی لین دین کی لاگت کم ہوگی بلکہ اس سے ملک متعدد اہم اشیا کی پیداوار میں خود کفالت بھی حاصل کرسکتا ہے۔[13] مصنوعات کے معیار میں

11 شکر گنج، رمضان اور چشتیہ شگر ملز۔

12 ان مقاصد کے حصول کے لیے یہ اقدامات کیے جاسکتے ہیں: (1) ایسے منصوبوں کی حوصلہ افزائی جن سے ٹیکنالوجی کی منتقلی میں مدد مل سکے (2) پاکستان میں ٹیکنالوجی میں مسلسل بہتری لانے کی ایک واضح پالیسی اختیار کرنا (3) ٹیکنالوجی ڈویلپمنٹ فنڈ کی رقوم کی تقسیم کے عمل کو تیز کرنا اور (4) پاکستان اسٹینڈرڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی کے کردار کو مزید مضبوط بنا کر انجینیئرنگ کے معیارات کو اپنانے میں سہولت فراہم کرنا۔

13 مثلاً پیٹرو کیمیکلز صنعت کا انحصار نیپتھا کریکرز کی دستیابی پر ہوتا ہے۔ یہ سہولت ضروری کیمیکلز اور دواسازی کی مقامی پیداوار کے لیے بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ یہ جن صنعتوں میں استعمال کیا جاتا ہے ان میں ربڑ، پولیمر، مصنوعی ریشے، اساسی کیمیکلز اور دواسازی کا خام مال شامل ہے۔ اس لیے حکومت کو نیپتھا کریکر کے ساتھ مکمل طور پر یکجا کیمیکلز کی صنعت کو نجی۔ سرکاری شراکت میں فروغ دینے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔

بہتری کی تجاویز کئی بار دی جا چکی ہیں۔ یہ اس لیے بے حد اہمیت کا حامل ہے کہ آزاد تجارتی دور میں صنعتی شعبے کا سب سے بڑا مسئلہ مسابقت کی بگڑتی ہوئی صورتحال ہے۔ موجودہ صنعتوں میں مصنوعات کے معیار میں بہتری لا کر ملکی مصنوعات کی مسابقت کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ اس کا حصول تحقیق و ترقی اور انسانی وسائل کے معیار میں بہتری کے ذریعے ممکن ہے۔

## 2.4 خدمات

اجناس کے پیداواری شعبے کی کمزور کارکردگی کے برعکس خدمات کے شعبے کی نمو گذشتہ سات سال میں چھٹی بار ہدف سے زائد رہی ہے (دیکھئے **شکل 2.38**)۔ مالی سال 2008ء میں خدمات کے شعبے کی نمو 8.2 فیصد رہی، جو سال کے مقررہ ہدف 7.2 فیصد سے زائد اور مالی سال 2007ء کی 7.6 فیصد نمو سے خاصی زیادہ ہے۔ مجموعی ملکی پیداوار کی معتدل نمو کے حصول میں خدمات کے شعبے نے اہم کردار ادا کیا ہے کیونکہ مالی سال 2008ء کی اضافہ قدر میں اس شعبے کا حصہ تین چوتھائی بنتا ہے (دیکھئے **شکل 2.39**)۔ نمو کی بلند سطح کی وجوہات

**باکس 2.3.1: پاکستان میں اشیائے سرمایہ کی صنعت کی نمو کیا معنی رکھتی ہے؟**

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں اشیائے سرمایہ کی نمو مندرجہ ذیل حوالوں سے ہوئی ہے:

1۔ مشینری سے محنت کشوں کی پیداواریت بہتر ہو جاتی ہے اور (جہاں ممکن ہو) پیداواری عمل میں شخصی انسانی عنصر کی جگہ ایسی سہولتیں لے لیتی ہیں جن کو کنٹرول کرنا اور بہتر بنانا ممکن ہوتا ہے۔ ''مشینری کی تیاری کے ذریعے سائنس اور پیداوار کو باہم منسلک کرنے سے بہتری کے لامحدود امکانات نے جنم لیا۔''

2۔ ایک ترقی پذیر ملک میں ان شعبوں میں پیداواریت اور نمو میں اضافے کے زیادہ امکانات ہیں۔

3۔ اشیائے سرمایہ کی صنعت میں سرمائے کی بچت کے نت نئے طریقے متعارف ہوتے ہیں جو معیشت میں شامل ہو کر پیداواریت میں اضافے کا باعث بنتے ہیں (دیکھئے روزن برگ، 1985a)۔

تاہم اس کے باوجود اس صنعت پر بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ 1980ء کی دہائی سے پہلے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں اشیائے سرمایہ کا حصہ 6 فیصد سے کم تھا۔ بعد میں یہ حصہ تیزی سے کم ہوا اور 1990ء کے عشرے کے آخر تک بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں اشیائے سرمایہ کی صنعت کا حصہ محض 3 فیصد رہ گیا (دیکھئے **شکل 2.34**)۔ اس کا سبب ملکی اشیا سازوں کی کمی تھی۔ پھر م س 02ء سے م س 07ء کے درمیان اشیائے سرمایہ کی صنعت اوسطاً 22.2 فیصد بڑھی۔

**شکل 2.34 : مجموعی ملکی پیداوار کی نمو اور تیار اشیا کے زمروں میں باہمی ربط**

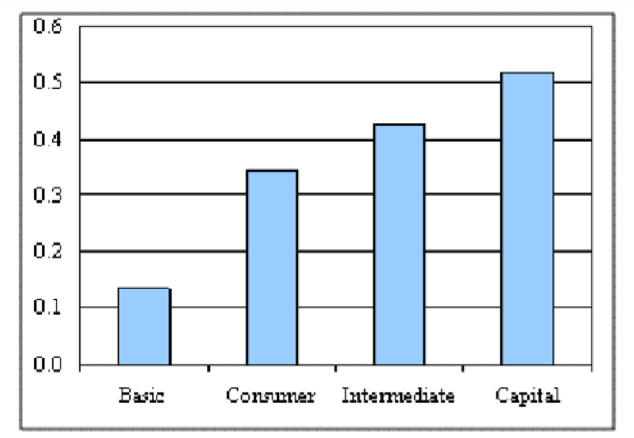


**شکل:2.35 الف: اشیائے سرمایہ کی اوسط نمو م س 02 تا 07ء**

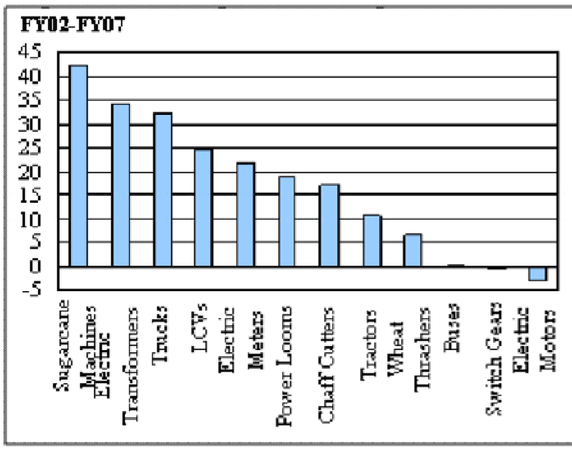


**شکل 2.35 ب: ایل ایس ایم پیداوار میں حصہ**

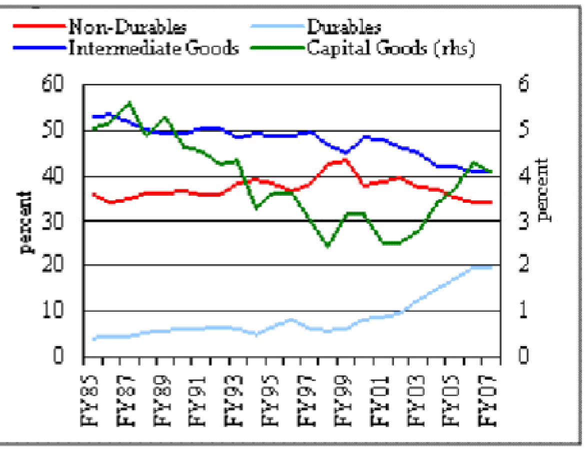

ان برسوں کے دوران بسوں، سوئچ گئیر ز اور برقی موٹرز کے سوا تمام اشیائے سرمایہ کی اوسط نمو میں استحکام آیا۔ نتیجے کے طور پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں اشیائے سرمایہ کی صنعت کا حصہ بھی بڑھ گیا۔

ملک میں بجلی کی تقسیم میں اضافے کی وجہ سے ٹرانسفارمرز اور برقی میٹرز کی پیداوار میں تیز نمو دیکھنے میں آئی۔ خاص طور پر دیہات میں بجلی کی سہولت پہنچنے سے ڈسٹری بیوشن کے آلات کی پیداوار کی نمو ہوئی۔ گذشتہ چار سال میں دیہات میں بجلی کی تنصیب 12.3 فیصد سالانہ کی اوسط شرح سے بڑھی 2003-04ء سے پچھلے سات برسوں میں 2.5 فیصد کی شرح سے بڑھی تھی۔ 11,680 دیہات کو بجلی فراہم کرنے میں سات سال (1996-97ء سے 2002-03ء) لگے جبکہ 39,798 دیہات کو بجلی کی سہولت سے آراستہ کرنے میں صرف چار سال (2003-04ء سے 2006-07ء) کا عرصہ صرف ہوا (اکنامک سروے 2006-07ء)۔ اسی طرح گنے کی مشینوں کی پیداوار میں بھی نمود یکھنے میں آئی (دیکھئے **شکل 2.35**)۔

**مضمرات**

اشیائے سرمایہ کی صنعت موجودہ اور آئندہ کے کاروباری امکانات کا اہم اظہاریہ ہے۔ یہ ایک کلیدی کلی معاشی اظہاریے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور مستقبل میں معاشی کارکردگی پر کاروباری طبقے کے اعتماد کا مظہر ہے۔ صارفی اشیا (پائیدار اور غیر پائیدار دونوں) اور متوسط (intermediate) اشیا کے مقابلے میں اشیائے سرمایہ کی نمو کا معاشی نمو سے زیادہ واضح تعلق ہے۔ پاکستان میں بھی جی ڈی پی کی نمو کا اشیائے سرمایہ کی تیاری سے سب سے گہرا تعلق ہے۔ تاہم یہ دیکھا گیا ہے کہ جی ڈی پی کی نمو کاروباری حلقوں میں اعتماد پیدا کرتی ہے اور سرمایہ کار اشیائے سرمایہ تیار کرنے کی جانب راغب ہوتے ہیں۔ خاص طور پر 1985ء سے 2007ء تک کے سالانہ اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ حقیقی نمو، اشیائے سرمایہ کی نمو کا باعث بنتی ہے۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ حالیہ برسوں میں اشیائے سرمایہ اور اشیائے سرمایہ کی تیاری میں استعمال ہونے والے خام مال دونوں کی درآمد میں خاصا اضافہ ہوا (دیکھئے **شکل 2.37**)۔ اشیائے سرمایہ کی درآمدات زیادہ تر ٹیکسٹائل، زراعت اور بجلی پیدا کرنے کے شعبوں میں تھیں اور اشیائے سرمایہ کی ملکی تیاری/اسمبلنگ کے حوالے سے درآمدات شکر، بجلی کی تقسیم اور مواصلات کے شعبوں میں ہوئیں۔

اشیائے سرمایہ کے لیے خام مال میں تیزی سے نمو بھی اس امر کی عکاس ہے کہ اشیائے سرمایہ کی تیاری کا درآمد شدہ خام مال پر بہت زیادہ دارومدار ہوتا ہے۔ صارفی اشیا کی صنعت کے مقابلے میں اشیائے سرمایہ کی صنعت میں خام مال کی درآمد اور تیاری کے درمیان زیادہ تعلق ہے (دیکھئے **شکل 2.36**)۔ چنانچہ ملکی اشیائے سرمایہ کی صنعت کی نمو بلند ہوگی تو درآمدات کی نمو بھی بلند ہوگی۔

**شکل 2.36 : خام مال اور درآمدات کے درمیان ربط**

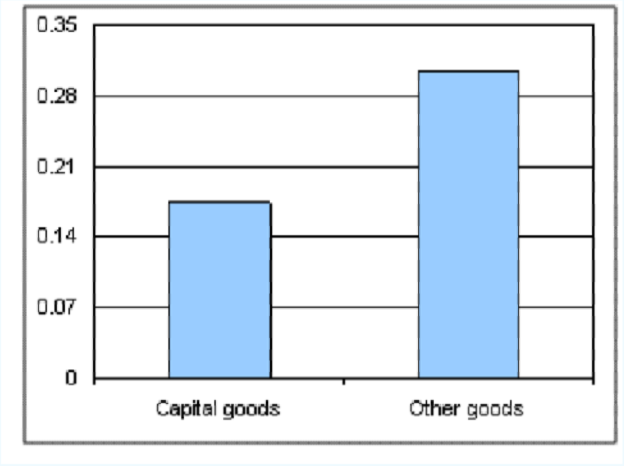


**شکل 2.37 : درآمدات کی نمو**

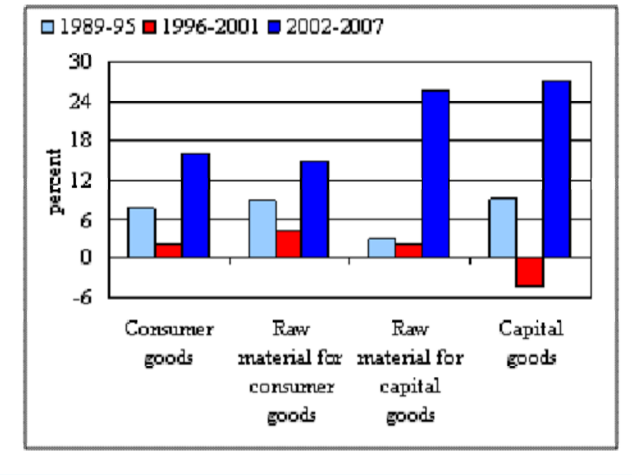


میں درآمدات میں خاطر خواہ اضافہ، قرضوں کی لاگت کا بڑھنا، حکومتی و نجی شعبے کے قرضوں کی بلند سطح، شمالی علاقوں کے فوجی آپریشن میں توسیع اور عام انتخابات پر ہونے والے اخراجات شامل ہیں۔

مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں تیل کی بلند قیمتوں اور امن وامان کی خراب صورتحال نے مال برداری شعبے پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ تاہم مواصلات کے شعبے کی عمدہ کارکردگی کے باعث مال برداری و مواصلات کے ذیلی شعبوں کی مجموعی نمو گذشتہ پانچ برسوں کی 4.4 فیصد اوسط نمو سے زیادہ رہی ہے۔ مالی سال 2008ء میں خدمات کے تمام ذیلی شعبوں میں تیزی کا رجحان دیکھا گیا ہے (دیکھئے **جدول 2.17**)۔

مالی سال 2008ء کے دوران موبائل فونز کی شاندار نمو کے باعث مواصلات کے شعبے میں قدر اضافی کو 7.8 فیصد تک بڑھانے میں مدد ملی ہے۔ تھوک و خردہ تجارت کی مضبوط نمو کا

اہم سبب ملکی درآمدات میں اضافہ اور حالیہ برسوں کے دوران غیر ملکی فاسٹ فوڈ و خردہ چین اسٹورز میں توسیع ہے۔ نظم عامہ اور دفاع میں نمو کی بنیادی وجہ مالی سال 2008ء کے دوران انتظامیہ اور دفاع سے متعلق سرگرمیوں کا بڑھنا ہے۔ ان میں عام انتخابات اور شمالی علاقوں میں جاری انسداد دہشت گردی کی سرگرمیاں شامل ہیں۔ سرکاری و نجی قدر اضافی کے بڑھنے کی بنیادی وجہ مالی سال 2008ء کی دوسری سہ ماہی میں عام انتخابات کے باعث کمیونٹی، سماجی اور نجی خدمات میں ہونے والا اضافہ ہے۔

شکل 2.38: خدمات کے شعبے میں نمو

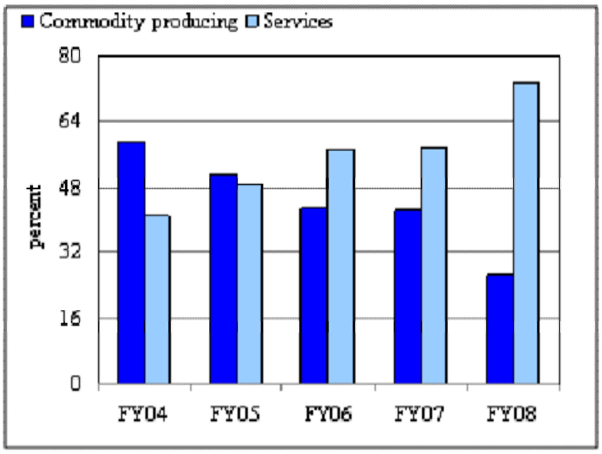


خدمات کے شعبے کی شرح نمو طویل مدت سے 4 فیصد سالانہ کی متعدل سطح پر ہے تاہم مالی سال 2000ء سے اس کی کارکردگی میں مزید بہتری آئی ہے۔ اس کی وجہ نوے کی دہائی میں ہونے والی اصلاحات اور معیشت میں نج کاری و آزادکاری کی پالیسیوں کا تسلسل ہے (دیکھئے **شکل 2.40**)۔ مذکورہ پالیسیوں کے باعث مالیات، بیمہ، ٹیلی مواصلات اور تھوک و خردہ شعبوں میں متاثر کن بحالی ہوئی جس کی مدد سے خدمات میں بلند شرح نمو کا حصول ممکن بنایا جاسکا۔ توقع ہے کہ مالی سال 2009ء میں بھی نمو کی موجودہ رفتار برقرار رہے گی۔

**جدول 2.17 : خدمات کے شعبے کی کارکردگی**

| فیصد | سالانہ نمو | | خدمات میں حصہ | |
|---|---|---|---|---|
| | **م س07ء** | **م س08ء** | **م س07ء** | **م س08ء** |
| تھوک و خردہ تجارت | 5.4 | 6.4 | 32.7 | 32.1 |
| مال برداری، ذخیرہ کاری و مواصلات | 6.5 | 4.4 | 19.6 | 18.9 |
| مالیات و بیمہ | 15 | 17 | 11.3 | 12.2 |
| جائے سکونت کی ملکیت | 3.5 | 3.5 | 5.2 | 5 |
| نظم عامہ و دفاع | 9.1 | 10.9 | 11.9 | 12.2 |
| کمیونٹی، سماجی و نجی خدمات | 8.8 | 9.4 | 19.3 | 19.5 |
| **خدمات** | **7.6** | **8.2** | | |

مال برداری، ذخیرہ کاری اور مواصلات میں بھی نمو کا رجحان مستحکم رہا ہے اور ان کی سالانہ اوسط 5 فیصد تک بنتی ہے۔ مذکورہ شعبوں میں ترقی کے وسیع امکانات موجود ہیں اس لیے حکومت کو ان پر توجہ مرکوز کرنا ہوگی۔ اندرون شہر و بیرون شہر مسافر و سامان کی مال برداری اور ریلوے نیٹ ورک میں توسیع سے اس کے اضافہ قدر کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ ڈاک، تجارت اور دیگر خدمات سے بہتر نتائج حاصل کرنے کے لیے مال برداری کے ایک مستعد نظام کی موجودگی بے حد ضروری ہے۔ ان شعبوں میں بہتری کے زراعت پر بھی مثبت اثرات مرتب ہوں گے، کسانوں کو ضرر پذیر فصلوں اور دیگر نقصانات سے تحفظ فراہم کرنے میں مدد ملے گی اور وہ زیادہ منافع کما سکیں گے۔ بنیادی ڈھانچے اور مال برداری کے شعبوں میں ہنگامی بنیادوں پر سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ مالی سال 2000ء کے بعد سے تھوک و خردہ کی نمو کے رجحانات عکاسی کرتے ہیں کہ اس میں نمو کا تسلسل برقرار رہے گا کیونکہ اس شعبے میں تغیر پذیری کی پست سطح گھٹنے کے رجحان سے منسلک ہے۔

### مالیات و بیمہ

حالیہ برسوں کے دوران مالیات و بیمہ میں ہونے والی وسیع البنیاد نمو کے برعکس مالی سال 2008ء میں اس کی نمو محدود رہی ہے۔ اس نمو میں بڑا حصہ مرکزی بینک کی نفع یابی کا ہے (دیکھئے **جدول 2.18**)۔ کمرشل بینکوں اور تخصیصی بینکوں[14] کی نمو میں کمی آئی ہے جبکہ بیمہ و پنشن فنڈز میں قدر اضافی کی سطح بھی بے حد پست رہی۔ غیر ادا شدہ قرضوں کے

[14] مالی سال 2008ء کے دوران کمرشل بینکوں کی قدر اضافی میں 3.4 فیصد کا اضافہ ہوا ہے جبکہ تخصیصی بینکوں کے قدر اضافی میں 22.6 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

بڑھنے، گرانی میں اضافے اور بلند شرح سود کے باعث صارفی مالکاری کی طلب میں کمی نے مالی سال 2008ء میں کمرشل بینکوں کی نفع یابی پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔

شکل 2.39 : مجموعی ملکی پیداوار کی نمو میں حصہ

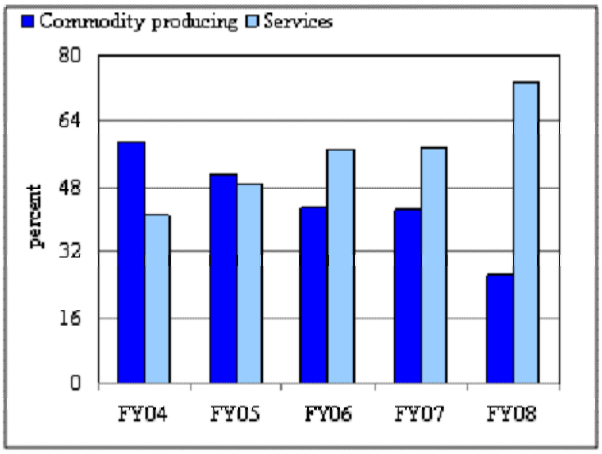


مضاربہ وسرمایہ کاری کمپنیوں اور میوچل فنڈز کے قدر اضافی میں معتدل اضافہ ہوا جبکہ بٹہ وضمانت گھروں، مخاطرہ سرمائے اور مکاناتی مالکاری کمپنیوں کی قدر اضافی میں کمی آئی ہے۔ مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران میوچل فنڈز اور مضاربہ کمپنیوں کی نفع یابی کی صورتحال میں خاصی بہتری آئی ہے تاہم سیاسی عدم استحکام اور معاشی ماخوذیات کی کمزوریوں کی وجہ سے ایکویٹی کی کارکردگی کو نقصان پہنچا ہے۔

سرکاری ونجی بیمہ شعبوں کی قدر اضافی میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ سرکاری بیمہ شعبے کی نمو نسبتاً زیادہ رہی، یہ امر قابل ذکر ہے کہ بیمے کے شعبے نے مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال سے ہونے والے نقصانات کے باوجود استقامت کا مظاہرہ کیا کیونکہ بیمہ کے دعووں میں خاصا اضافہ ہوا۔ اس سے خطرات کی مناسب پیش بندی اور واجبات کو پورا کرنے کے لیے نو بیمہ کو حاصل تحفظ کی عکاسی ہوتی ہے۔ مالی سال 2008ء کے دوران نجی سرمایہ کاری کمپنیوں کی جانب سے قدر اضافی میں 17.8 فیصد کی نمو کا بنیادی سبب صحت مندانہ مسابقت اور دکانداروں ومنڈی کے دیگر طبقوں کے لیے اختراعی بیمہ اسکیمیں متعارف کرانا ہے۔

شکل 2.40 : خدمات کے طویل مدتی رجحانات (فیصد)

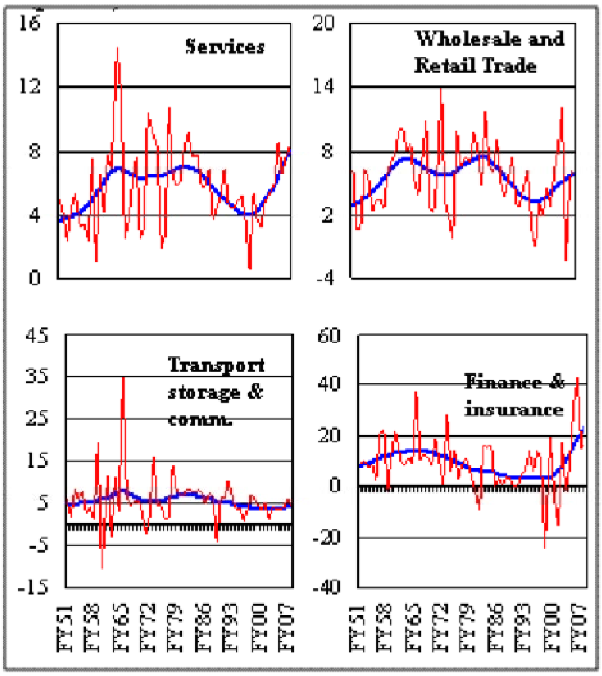


### تھوک و خردہ

مالی سال 2008ء کے دوران صرفی طلب کی پست سطح، اشیا سازی کی نمو اور اہم فصلوں کی پیداوار میں کمی کے تھوک وخردہ تجارت پر بھی منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں (دیکھئے جدول 2.19)۔ تاہم درآمدات میں 31.2 فیصد اضافے کے باعث خردہ وتھوک تجارت کی نمو میں تیزی آئی ہے۔ غیر ملکی فاسٹ فوڈ اور تھوک وخردہ قیمتوں کے اسٹورز کھلنے کی وجہ سے پاکستان کا تجارتی شعبہ تیزی اس وقت بڑی تبدیلیوں کے عمل سے گزر رہا ہے۔ افرادی قوت کا جائزہ برائے 2006-07ء کے مطابق گذشتہ سات برسوں کے دوران روزگار کی فراہمی میں تجارتی شعبے کے حصے کی نمو اوسطاً ایک فیصد رہی ہے اور امکان ہے کہ اس شعبے کی ترقی سے معیشت میں روزگار کے مزید نئے مواقع پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔

## مال برداری،ذخیرہ کاری اور مواصلات

مالی سال2008ء کے دوران قدر اضافی کے لحاظ سے مال برداری، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے شعبوں میں وسیع البنیاد نمونہیں ہوسکی ۔ یہ صرف مواصلات اور روڈ ٹرانسپورٹ تک محدود رہی ہے۔فضائی ٹرانسپورٹ، آبی ٹرانسپورٹ، ریلویز اور پائپ لائنوں کے ذیلی شعبوں کی نمو میں کمی کا رجحان رہا۔ مالی سال 2008ء کے دوران روڈ ٹرانسپورٹ، مواصلات اور ذخیرہ کاری کے شعبوں کی عمدہ کارکردگی کے باعث ٹرانسپورٹ اور مواصلات میں 4.4 فیصد کی نمو حاصل کی جاسکی ہے( دیکھئے جدول **2.20**)۔ مالی سال 2008ء کے دوران بلوچستان میں بدامنی سے نہ صرف ترقیاتی کام متاثر ہوا ہے بلکہ سبوتاژ اور تنصیبات پر حملوں کے نتیجے میں پائپ لائن کے شعبے کی نمو میں 7.8 فیصد کمی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مرمت اور دیکھ بھال کے مسائل کی وجہ سے یورپی یونین کے لیے قومی فضائی سروس خاصا عرصہ متاثر رہی ہے۔ سال 2007ء میں ایندھن کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافے کے سبب پی آئی اے کے مجموعی خسارے میں اضافہ ہوگیا۔لیکن روٹس کی موثر راشن بندی اور مستعد طیاروں کے استعمال کی وجہ سے قومی فضائی سروس تیل کی لاگت کو کم کرنے میں کامیاب رہی ہے ( دیکھئے جدول **2.21**)۔[15]

اسی طرح امن و امان کے مسائل کی وجہ سے مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان ریلوے کی بوگیوں اور بنیادی ڈھانچے کو خاصا نقصان پہنچا جبکہ ایندھن کی قیمتیں بڑھنے کے بھی منفی اثرات مرتب ہوئے۔حالیہ برسوں میں روڈ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں پاکستان ریلویز کے حصے میں خاصی کمی آئی ہے۔

**جدول 2.18 : مالیات وبیمہ کی حقیقی قدر اضافی میں حصہ**

فی صد

| | م س07ء | م س 08ء |
|---|---|---|
| **مالیات وبیمہ** | **15.0** | **17.0** |
| اسٹیٹ بینک آف پاکستان | 7.6 | 11.2 |
| دیگر امانتی ایجنسیاں | 3.7 | 2.0 |
| دیگر مالی وساطتی ادارے | 3.1 | 3.0 |
| بیمہ وپنشن فنڈز | 0.7 | 0.9 |

ماخذ: وفاقی شماریات بیورو

**جدول 2.19: تھوک وخردہ تجارت کی حقیقی نمو میں فیصدی درجے حصہ**

فی صد

| | م س07ء | م س08ء |
|---|---|---|
| **تھوک وخردہ تجارت** | **5.4** | **6.4** |
| فصلیں | 0.2 | -0.1 |
| دیگر زراعت | 0.1 | 0.4 |
| اشیاسازی | 3.6 | 2.5 |
| درآمدات | 0.1 | 2.1 |
| ہوٹلیں اور ریستوران | 1.3 | 1.5 |

ماخذ: وفاقی شماریات بیورو

**جدول 2.20 : مال برداری، ذخیرہ کاری اور مواصلات کی نمو میں حصہ**

فی صد

| | م س07ء | م س 08ء |
|---|---|---|
| **مال برداری، ذخیرہ کاری ومواصلات** | **7.1** | **4.4** |
| پاکستان ریلوے | 0.5 | -0.4 |
| آبی مال برداری | 0.4 | -0.4 |
| فضائی ٹرانسپورٹ | 0.0 | -0.5 |
| پائپ لائن ٹرانسپورٹ | 0.1 | -0.1 |
| مواصلات | 1.3 | 1.1 |
| روڈ ٹرانسپورٹ | 4.8 | 4.5 |
| ذخیرہ کاری | 0.1 | 0.2 |

ماخذ: وفاقی شماریات بیورو

15 یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 2008ء کے دوران پی آئی اے کی قدر اضافی میں 10.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ مالی سال کے دوران اس میں 2.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔

شکل 2.41 : موبائل فون مواصلات

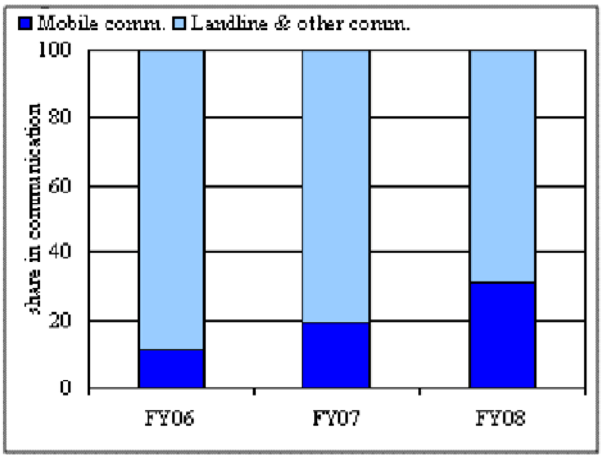


درآمدات و برآمدات میں تیزی سے اضافے کے باعث پورٹ قاسم اور کراچی پورٹ ٹرسٹ پر سامان کی آمدورفت بڑھی ہے تاہم دونوں بندرگاہوں[16] کی قدر اضافی کے بڑھنے کی وجہ بلند آپریشنل لاگت ہے۔ اسی طرح فضائی ٹرانسپورٹ میں کمی غیر ملکی فضائی کمپنیوں، ٹریول ایجنٹوں اور سول ایوی ایشن کی نفع یابی کی پست سطح کا نتیجہ ہے جبکہ پی آئی اے اور دیگر ملکی فضائی کمپنیوں کے اضافہ قدر میں مثبت نمو ہوئی ہے۔ ایندھن کی بلند قیمتوں کے باوجود فضائی کمپنیوں کی جانب سے مضبوط نمو کی اہم وجہ فضائی کرایوں میں اضافہ اور آپریٹنگ کے اخراجات میں کمی ہے۔[17]

موبائل فونز کے موجودہ نیٹ ورک (دیکھئے **شکل 2.41**) میں مسلسل شاندار توسیع، ایک بڑی موبائل کمپنی کے آغاز اور پبلک کال آفسز کے نیٹ ورک میں بڑھتے ہوئے قدر اضافی کی مدد سے پی ٹی سی ایل کی قدر اضافی میں کمی کے اثرات کو زائل کرنے میں مدد ملی ہے۔ مسابقتی ماحول میں ارزاں نرخوں پر موبائل فون نیٹ ورک تک رسائی میں توسیع کے نتیجے میں جون 2008ء کے آخر تک موبائل فون کثافت بڑھ کر 58.9 فیصد پر پہنچ گئی ہے، جو کہ گذشتہ سال 44.1 فیصد تک رہی تھی۔ مواصلات کے شعبے میں تیزی سے سرائیت کی وجہ حکومت کی کھلے پن اور آزاد کاری کی پالیسیاں ہیں، جن کے نتیجے میں گذشتہ تین برسوں کے دوران ملک میں 5 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری لانے میں مدد ملی۔ موبائل فونز کی سرمایہ کاری پاکستان میں مجموعی براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کا 38 فیصد بنتی ہے۔

## 2.5 بچتیں

شکل 2.42 : بچتوں اور گرانی کے رجحانات

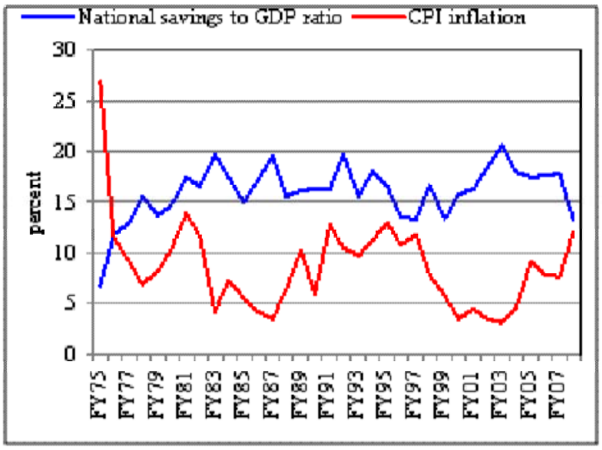


مالی سال 2003ء سے 17 فیصد کی سطح پر رہنے کے بعد مالی سال 2008ء میں قومی بچتوں اور مجموعی ملکی پیداوار کے تناسب میں تیزی سے کمی آئی ہے اور یہ 13.3 فیصد رہ گیا ہے جو کہ مالی سال 1977ء کے بعد سے اس کی پست ترین سطح ہے۔ بچتوں میں کمی کی بڑی وجہ گرانی کے باعث نامیہ صرف میں ہونے والی 27.4 فیصد نمو ہے۔ مذکورہ حالات سے یہ نشاندہی بھی ہوتی ہے کہ گرانی کی بلند سطح کے بچتوں اور جی ڈی پی کے تناسب پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں (دیکھئے **شکل 2.42**)۔ اس کے ساتھ ساتھ مالی سال 2008ء کے دوران طلب کے دباؤ میں مسلسل اضافہ بھی بچتوں میں کمی کا باعث بنا ہے کیونکہ حقیقی صرف 8.5 فیصد بڑھ گیا ہے۔ صرف میں اضافے کی بلند سطح اور جی ڈی پی کی نمو میں سست روی کے بھی بچتوں پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ بچتوں میں ہونے والی کمی میں سرکاری ونجی دونوں شعبے برابر کے حصہ دار ہیں (دیکھئے **شکل 2.43**)۔ خصوصاً، سرکاری شعبے کی جانب سے فضول خرچی مالیاتی خسارے میں تیزی سے اضافے کی عکاس ہے۔

16 کے پی ٹی اور پورٹ قاسم کی قدر اضافی میں بالترتیب منفی 40.6 اور منفی 16.3 کی سست روی کے باعث آبی مال برداری میں مالی سال 2008ء کے دوران منفی 11 فیصد کی خاصی کمی دیکھی گئی۔

17 مثلاً 2007ء کے دوران پی آئی اے اپنے آپریٹنگ اخراجات کم کرنے میں کامیاب رہی۔

شکل 2.43 : بچتوں کے رجحانات

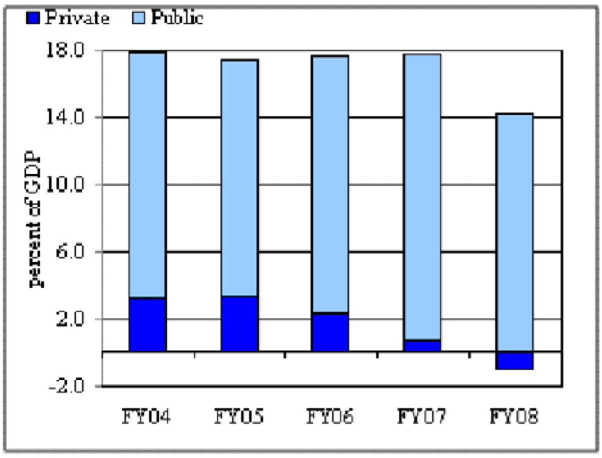


بچتوں کی پہلے سے موجود سطح میں مزید ابتری کی وجوہات یہ ہیں (1) بچتوں کے وثیقہ جات پر منفی حقیقی شرح سود (2) صرف پر مبنی معاشرہ :عیدتہواروں،شادیوں،تقریبات وغیرہ پر بھاری اخراجات اور (3) اسٹیٹ بینک کی جانب سے مالی شمولیت (سب کے لیے مالی خدمات کی فراہمی ) کی کوششوں کے باوجود مالی نیٹ ورک کی رسائی ابھی تک محدود ہے،اسی لیے رسمی شعبہ چھوٹے بچت کنندگان کے فنڈز سے استفادہ نہیں کرسکتا۔بچتوں کی شرح میں بہتری لائے بغیر طویل مدت کے دوران پاکستان کی نمو کے تسلسل کو برقرار رکھنا ممکن نہیں ہے۔اس لیے معیشت میں بچتوں کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔چھوٹے بچت کنندگان کی امانتیں حاصل کرنے کے لیے مالی خدمات کو دوردراز کے علاقوں تک توسیع دی جائے۔اس ضمن میں بچتوں کے لیے، پرکشش شرح منافع سے بھی ان میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔سرکاری بچتیں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں اور مالیاتی خسارے کی معتدل سطح کے ذریعے ان میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔مالیاتی خسارے کی پست سطح اور محتاط زری پالیسی کی مدد سے گرانی کو پست سطح پر رکھنے میں مدد مل سکتی ہے کیونکہ ان دونوں عوامل کے ذریعے نجی بچتوں کو بڑھانا ممکن ہوتا ہے۔ اخلاقی ترغیب پر مبنی میڈیا کی موثر مہم کی مدد سے بھی بچت کی ثقافت میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے تاہم اس کے لیے اعلیٰ قیادت کی جانب سے علامتی اقدامات کی ضرورت ہے۔ایک ملکی نجی بینک نے ینگ سیورز اکاؤنٹ متعارف کرایا ہے، جسے صرف 5 روپے سے کھولا جاسکتا ہے۔اس طرح کی اختراعی مصنوعات کے ذریعے معیشت میں بچت کی ثقافت کا فروغ ممکن ہے۔

جدول : 2.21 پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز کی کارکردگی

فیصد یا دیگر اندراج

| | م س07ء | م س08ء |
|---|---|---|
| انتظامی اخراجات | 18.0 | -3.5 |
| محاصل بلکومیٹر پرواز | 7.0 | -8.5 |
| محاصل بلحاظ مسافر | 4.2 | -5.5 |
| مسافروں کی تعداد کا عامل | 68.5 | 67.4 |
| نفع (نقصان) بعد از ٹیکس (ارب روپے) | (12,763.4) | (13,398.7) |
| خالص مالیت (ارب روپے) | (788.0) | (11,903.6) |

ماخذ: سالانہ رپورٹ 2007ء پی آئی اے

## 2.6 سرمایہ کاری

مالی سال 2004ء کے بعد سے پہلی مرتبہ مجموعی سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کا تناسب کم ہوکر 21.6 فیصد رہ گیا ہے تاہم اب بھی یہ مضبوط اور مستحکم سطح پر ہے (دیکھئے **شکل 2.44**)۔ یہ ملکی تاریخ میں پہلی بار ہے کہ سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کے درمیان تناسب مسلسل تیسرے سال 21 فیصد سے زائد رہا ہے۔سرمایہ کاروں کے اعتماد میں کمی کا باعث بننے والے ملکی و بیرونی عوامل کے باوجود ایسی کارکردگی کا مظاہرہ قابل ذکر ہے۔

سرمایہ کاری میں کمی کا باعث بننے والے ملکی عوامل میں سیاسی عدم استحکام میں طوالت، گرانی کی بے حد بلند سطح، امن وامان کی خراب صورتحال اور منفی کاروباری رویے شامل ہیں۔جبکہ بیرونی عوامل میں امریکہ کی مالی منڈی میں ابتری کے باعث سرمایہ کاروں میں خطرات مول لینے کے رجحان سے گریز کے سبب عالمی سیالیت کا سکڑنا، پاکستان کی اقتصادی صورتحال

سے متعلق خطرات کا بڑھنا، جو کہ ریاستی بانڈز پر بڑھتے ہوئے تفاوت اور قرضہ جاتی درجہ بندی میں کمی سے بھی عیاں ہے۔ مذکورہ بیرونی عوامل نے بھی سرمایہ کاری کی نمو کو سست کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

شکل 2.44 : سرمایہ کاری کم پہ تیزی برقرار

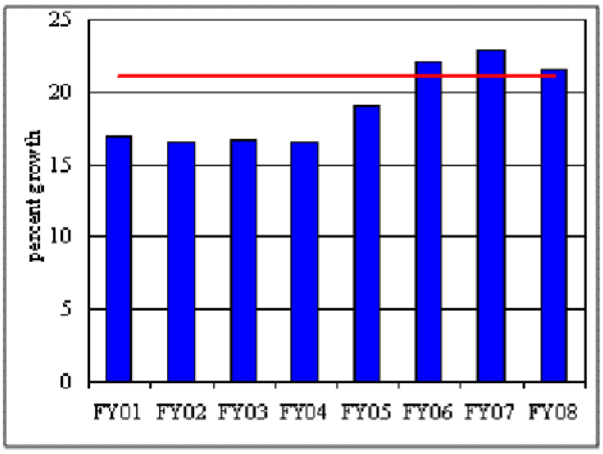


یہ امر باعث تشویش ہے کہ سرمایہ کاری میں ہونے والی سست روی کی وجہ نجی سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کے تناسب میں کمی ہے کیونکہ حکومتی سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کے تناسب میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ نجی سرمایہ کاری میں ہونے والی زیادہ تر کمی بڑے پیمانے کی اشیا سازی، زراعت اور ٹرانسپورٹ و مواصلات کے ذیلی شعبوں میں ہوئی ہے (دیکھئے شکل 2.45)۔ چونکہ انفراسٹرکچر کی فراہمی میں حکومتی سرمایہ کاری اہم کردار ادا کرتی ہے، اس لیے مالیاتی رکاوٹوں کے باعث حکومتی سرمایہ کاری کی موجودہ بلند سطح کے تسلسل کو برقرار رکھنا مشکل ہوگا۔

شکل 2.45 : زراعت، بڑے پیمانے کی اشیا سازی، مال برداری و مواصلات میں نجی سرمایہ کاری

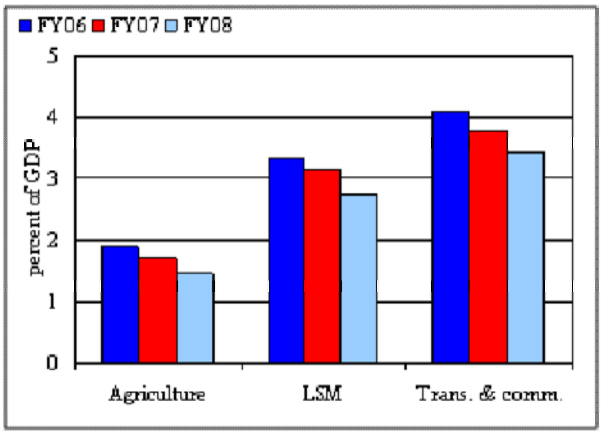


تاہم بجلی و گیس کی تقسیم، تعمیرات، ٹرانسپورٹ اور انسانی سرمائے میں انفراسٹرکچر کی ترقی کی اشد ضرورت ہے۔ ان شعبوں میں حکومتی سرمایہ کاری کے نتیجے میں نجی سرمایہ کاری کو بڑھانے میں بھی مدد ملے گی، سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہوگا اور اس سے پائیدار نمو کے تسلسل کو یقینی بنایا جا سکے گا۔

پاکستان بڑے حجم کی منڈی کی موجودگی سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ منڈی کے حجم کے لحاظ سے دنیا میں پاکستان 29 ویں نمبر پر آتا ہے۔[18] توانائی، اشیا سازی، تعمیرات وغیرہ میں منڈی کے حجم و سرمایہ کاری کے مواقع کو ملکی و بیرونی سرمایہ کاروں کو مائل کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ یو این سی ٹی اے ڈی کی عالمی سرمایہ کاری رپورٹ برائے 2007ء سے بھی ظاہر ہے، جس میں پاکستان کا شمار ایسے ممالک میں کیا گیا ہے جن میں ان کی استعداد سے کم براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری ہو رہی ہے۔ اس پس منظر میں ساختی و قانونی اصلاحات کے ذریعے براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کو متوجہ کرنا بے حد ضروری ہے۔ مزید برآں، ملک میں کاروبار کرنے کی لاگت کو کم کرنے کے لیے افرادی قوت کی منڈی میں رکاوٹوں، ٹھیکوں کے نفاذ اور گورننس کے مسائل کو حل کیا جانا چاہیے۔

### 2.6.1 حقیقی معین سرمایہ کاری

مالی سال 2008ء کے دوران ناموافق ملکی و بیرونی عوامل نے حقیقی سرمایہ کاری کو متاثر کیا ہے۔ مالی سال 2008ء میں حقیقی معین سرمایہ کاری کم ہو کر 3.4 فیصد رہ گئی جو کہ مالی سال

18 عالمی مسابقت کا اشاریہ 09-2008ء۔

شکل 2.46 الف: حقیقی معین سرمایہ کاری
شکل 2.46 ب: حقیقی معین سرمایہ کاری میں حصہ

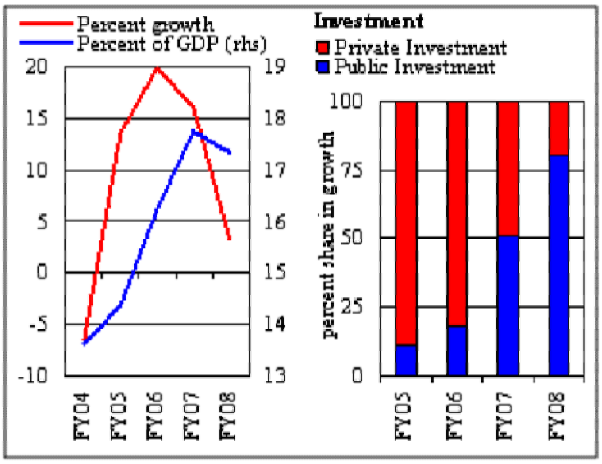


2007ء میں 16 فیصد کی بلند سطح پر تھی اور اس میں تین سال کے دوران اوسطاً 16.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ گذشتہ برسوں کے دوران سرمایہ کاری کی نمو میں نجی معین سرمایہ کاری نے اہم کردار ادا کیا ہے تاہم مالی سال 2008ء کے دوران اس کی کارکردگی ناقص رہی اور اس میں صرف 0.9 فیصد نمو ہو سکی۔ حقیقی معین سرمایہ کاری میں سست روی کا اہم سبب سرکاری و نجی سرمایہ کاری دونوں میں ہونے والی کمی ہے تاہم نجی سرمایہ کاری نے زیادہ اثرات مرتب کیے ہیں (دیکھئے **شکل 2.46**)۔ مالی سال 2008ء کے دوران حقیقی معین سرمایہ کاری میں سستی کی اہم وجہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور تعمیرات کے شعبوں میں نجی سرمایہ کاری کا کم ہونا ہے۔

### زراعت میں حقیقی معینہ سرمایہ کاری

معینہ سرمایہ کاری میں زراعت کے حصے میں مسلسل تیسرے سال اعتدال رہا اور مالی سال 2008ء میں یہ 6.6 فیصد تک پہنچ گئی۔ اس اعتدال کی وجہ زراعت کے شعبے میں سرکاری و نجی سرمایہ کاری دونوں میں ہونے والی کمی ہے (دیکھئے **شکل 2.47**)۔ اگرچہ مالی سال 2008ء کے دوران کاشت کاروں نے مقررہ ہدف سے زائد قرضے پیداواری مقاصد کے لیے حاصل کیے تاہم اس کے اثرات کھادکی قیمتوں میں کمی کے باعث جزوی طور پر زائل ہو گئے۔

شکل 2.47 : زراعت میں حقیقی معینہ سرمایہ کاری

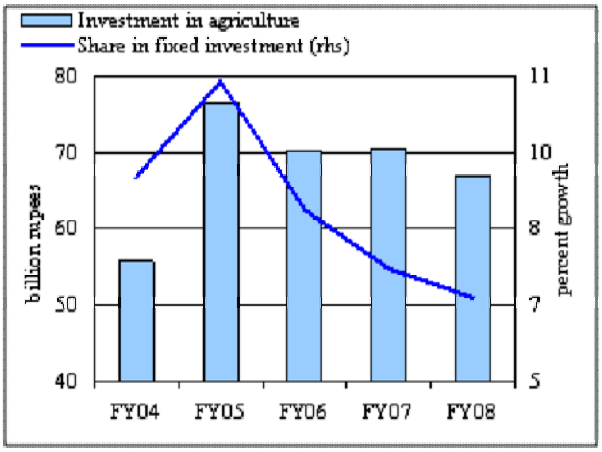


زراعت میں پیداواریت کو بڑھانے کے مواقع اور اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس میں کھیت کو مشینی آلات سے چلانے، ذخیرہ کاری، مال برداری اور قدر اضافی کی حامل پروسیسنگ کی سہولتوں پر سرکاری و نجی سرمایہ کاری میں اضافہ کیا جائے۔ بڑھتی ہوئی ملکی طلب کو پورا کرنے، برآمدات کو بڑھانے اور تخفیف غربت کے لیے زرعی پیداواریت میں اضافہ ضروری ہے۔

### اشیا سازی

مالی سال 2008ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں ہونے والی نجی معین سرمایہ کاری میں خاصی کمی نے چھوٹے پیمانے کی اشیا سازی میں اضافے اور اشیا سازی میں حکومتی سرمایہ کاری کی بلند سطح کے اثرات کو زائل کر دیا (دیکھئے **شکل 2.48**)۔ اشیا سازی پر مجموعی سرمایہ کاری میں اشیا سازی کا حصہ مالی سال 2004ء کی 23.3 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 2008ء میں 17.9 فیصد رہ گیا ہے۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کو کم کرنے میں متعدد عوامل نے اہم کردار ادا کیا ہے: (1) خام مال کے مسائل، خصوصاً بجلی و گیس سے متعلق جو کارخانوں کی عارضی بندش کا باعث بنے (2) گرانی کی بلند سطح، جو غیر یقینی صورتحال پیدا کرتی ہے جس میں سرمایہ کاری کے متعلق فیصلے کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور سب سے اہم (3) سیاسی افراتفری اور امن و امان کی خراب صورتحال۔

## بجلی وگیس

مالی سال 2008ء کے دوران بجلی وگیس میں ہونے والی معین سرمایہ کاری میں 12 فیصد نمو ہوئی ہے؛ اس میں ہونے والی تمام سرمایہ کاری حکومت نے کی ہے۔ اس شعبے کو معیشت میں نمو کے بنیادی محرک کی حیثیت حاصل ہے اس لیے اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مالی سال 2004 تا 2008ء کے دوران اس کلیدی شعبے میں ہونے والی سرمایہ کاری مجموعی سرمایہ کاری کا صرف 3.3 فیصد بنتی ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ توانائی کی قلت نے عمومی طور پر معیشت کی نمو کو متاثر کیا جبکہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی وخدمات کی نمو پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ اس شعبے میں معین سرمایہ کاری میں ہونے والی کمی کا سبب حالیہ برسوں کے دوران نجی سرمایہ کاری کی پست سطح ہے۔ مثلاً، گذشتہ چند برسوں کے دوران بجلی وگیس میں نجی شعبے کی سرمایہ کاری میں خاصی کمی ہوئی ہے۔[19] اس لیے یہ بے حد ضروری ہے کہ توانائی کی قلت سے پیدا ہونے والے خام مال کے مسائل کو حل کرنے کے لیے اس میں نجی وسرکاری دونوں شعبوں کی جانب سے سرمایہ کاری کو بڑھایا جائے۔

شکل 2.48 : معین سرمایہ کاری میں حصہ

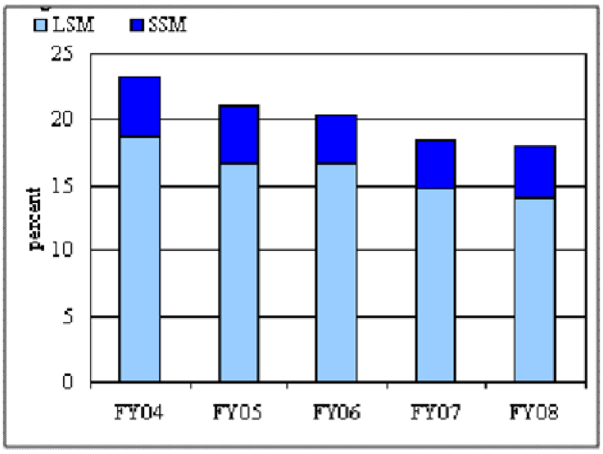


## تعمیرات

مالی سال 2008ء کے دوران نجی سرمایہ کاری میں کمی کے باعث تعمیرات کے شعبے کی حقیقی سرمایہ کاری میں 10.3 فیصد کمی ہوئی ہے۔ خصوصاً مالی سال 2007ء کے دوران براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں 157.1 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا تھا جو مالی سال 2008ء میں کم ہو کر 88.1 ملین ڈالر رہ گئی ہے۔ مالی سال 2008ء کے دوران تعمیرات کے شعبے کے لیے نجی سرمایہ کاری میں ہونے والی کمی کے اسباب میں تعمیراتی مواد کے نرخوں و اجرتوں میں خاصے اضافے، مکانانی مالکاری پر شرح سود کے بڑھنے اور جائیداد کی غیر موافق منڈی شامل ہیں۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ سرمایہ کاری میں کمی سے مالی سال 2009ء کے دوران بھی اس شعبے کی قدر اضافی پر مبنی نمو متاثر ہوسکتی ہے۔

شکل 2.49 : مال برداری ومواصلات میں سرمایہ کاری

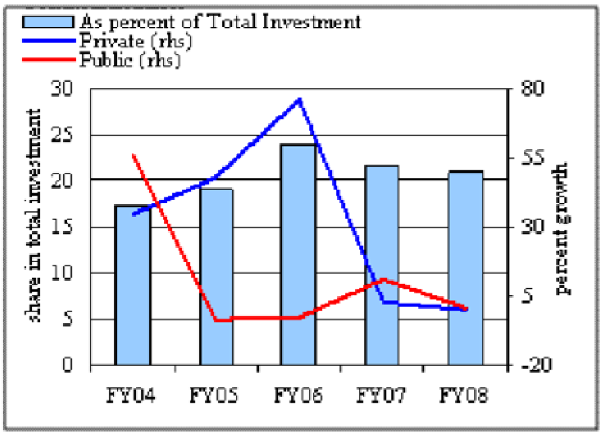


## مال برداری، ذخیرہ کاری ومواصلات

مالی سال 2008ء میں مال برداری، ذخیرہ کاری ومواصلات کا مجموعی سرمایہ کاری میں حصہ کم ہوکر 20.9 فیصد رہ گیا ہے جبکہ یہ مالی سال 2006ء میں 24 فیصد کی سطح پر تھا۔ اس شعبے میں حقیقی معین سرمایہ کاری کے تفصیلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف مواصلات کے ذیلی شعبے نے حقیقی سرمایہ کاری کی نمو میں اہم کردار ادا کیا ہے، جس کے مثبت اثرات دیگر ذیلی شعبوں کی خراب کارکردگی کے باعث زائل ہوگئے (دیکھئے شکل 2.49)۔

[19] مالی سال 2007ء میں بجلی وگیس پر نجی سرمایہ کاری میں منفی 11.5 فیصد کمی ہوئی اور 2008ء میں نمو صرف 1.8 فیصد تک رہی۔

شکل 2.50 : تھوک وخردہ تجارت میں سرمایہ کاری

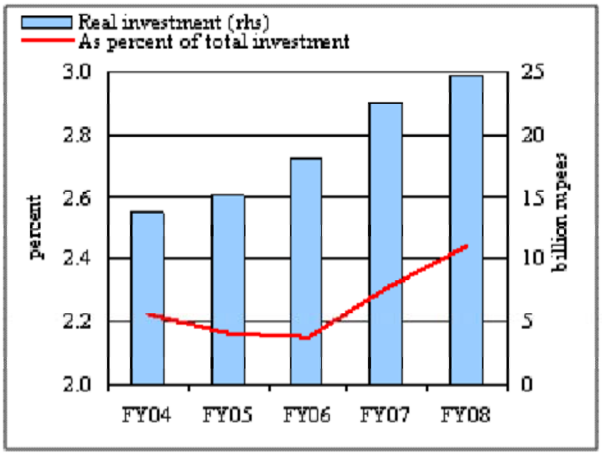


الیکٹرانک میڈیا اورموبائل فون خدمات کے نیٹ ورک میں مزید توسیع اورایک نئ موبائل فون کمپنی (زونگ) کی آمد کے باعث مواصلات کے ذیلی شعبے کے لیے سرمایہ کاری میں بلند نمو ہوئی ہے۔ اسی طرح، مال برداری کے ذیلی شعبے میں پائیدار نمو کے تسلسل کو سرکاری ۔نجی شراکت کے ذریعے برقرار رکھا جاسکتا ہے۔انفراسٹرکچر میں حکومتی سرمایہ کاری سے اس شعبے میں نجی سرمایہ کاری کو مائل کرنے میں مدد ملے گی۔ دیگراہم شعبے جن میں سرکاری سرمایہ کاری کے ذریعے نجی سرمایہ کاری کومحرک فراہم کیا جاسکتا ہے،ان میں ڈبلیوایل ایل ٹیلی فونی، براڈ کاسٹنگ، براڈ بینڈ انٹرنیٹ اوراندرونی شہرو بیرون شہرمال برداری شامل ہیں۔

## تھوک اورخردہ تجارت

مالی سال2008ء کے دوران تھوک وخردہ تجارت[20] میں حقیقی سرمایہ کاری میں9.3 فیصدکی نموہوئی تاہم یہ اس شعبے میں گذشتہ پانچ برسوں کے دوران ہونے والی18 فیصد اوسط نمو سے کم ہے (دیکھیئے **شکل 2.50**)۔ پاکستان میں تجارتی شعبے میں شرح منافع بلند ہے اور بڑی چین کے تھوک وخردہ اسٹورز قائم کرنے کے وسیع مواقع موجود ہیں۔اسی طرح دیگر شعبوں میں بھی امن وامان کی صورتحال،تشددوسیاسی غیریقینی نے بھی سرمایہ کاری کومتاثر کیا ہے۔

جدول 2.22 : بچتوں اورسرمایہ کاری کا تقابل (جی ڈی پی کا فیصد)

| | | 1994-2001ء | 2007ء | 2008ء | 2009ء☆ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | اوسط | | | |
| دنیا | بچت | 22.1 | 23.7 | 23.8 | 23.8 |
| | سرمایہ کاری | 22.4 | 23.3 | 23.4 | 23.5 |
| | وسائل کا فرق | -0.3 | 0.4 | 0.4 | 0.3 |
| ترقی پذیر معیشتیں | بچت | 24.1 | 33 | 33.5 | 33.6 |
| | سرمایہ کاری | 24.8 | 28.8 | 29.3 | 30.2 |
| | وسائل کا فرق | -0.7 | 4.2 | 4.2 | 3.4 |
| ترقی پذیر ایشیا | بچت | 32.7 | 44.7 | 44.7 | 45.5 |
| | سرمایہ کاری | 32.4 | 37.9 | 39.1 | 39.9 |
| | وسائل کا فرق | 0.3 | 6.8 | 5.6 | 5.6 |
| پاکستان | بچت | 15.4 | 17.8 | 13.9 | 15.9 |
| | سرمایہ کاری | 19.0 | 22.9 | 21.6 | 22.4 |
| | وسائل کا فرق | -3.6 | -5.1 | -7.7 | -6.5 |

☆ تخمینے

ماخذ: عالمی اقتصادی صورتحال، اپریل 2008ء
سالانہ منصوبہ (متعدد شمارے) منصوبہ بندی کمیشن

20 خردہ وتھوک تجارت کا جی ڈی پی کی قدر اضافی میں حصہ 19 فیصد تک رہا ہے جبکہ حقیقی سرمایہ کاری میں اس کا حصہ صرف 2.5 فیصد تک ہے۔

شکل 2.51 : مالیات وبیمہ میں حقیقی سرمایہ کاری

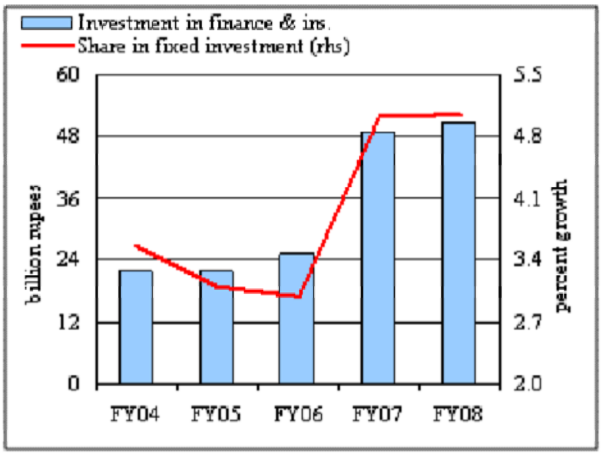


شکل 2.52 : بچت وسرمایہ کاری (بلحاظ جی ڈی پی فیصد)

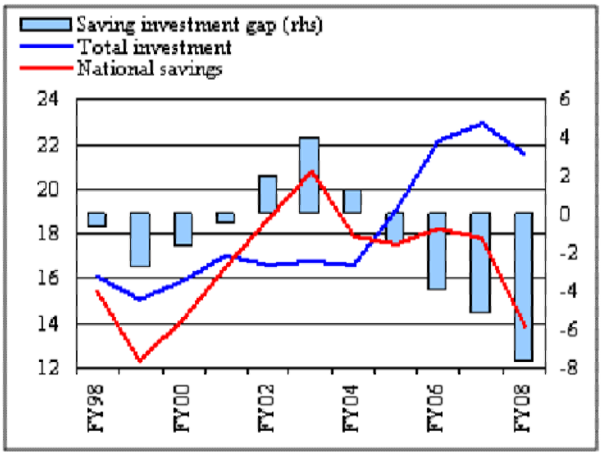


### مالیات وبیمہ

مالی سال2008ء کے دوران مالیات وبیمہ میں حقیقی سرمایہ کاری میں نجی و سرکاری دونوں شعبوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ مالی سال2007ء میں نمو کو بڑھانے میں نجی سرمایہ کاری کا بڑا حصہ تھا جبکہ مالی سال2008ء کے دوران اس کی نمو میں سرکاری سرمایہ کاری کے حصے میں اضافہ ہوا ہے۔ خصوصاً، روایتی اور اسلامی بینکاری خدمات فراہم کرنے والی شاخوں میں توسیع ہوئی جبکہ پاکستان میں بارکلیز بینک کی آمد اس شعبے میں سرمایہ کاری کی نمو میں معاون ثابت ہوئی۔ تاہم تعمیراتی شعبے کی طرح سرمایہ کاری کی نمو میں (دیکھئے **شکل 2.51**) تیزی سے کمی مالی سال2009ء کے دوران اس شعبے کی قدر اضافی میں نمو کو کمزور کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔

## 2.7 بچت وسرمایہ کاری کا فرق

مالی سال 2008ء کے دوران سرمایہ کاری اور مجموعی ملکی پیداوار کے تناسب میں اعتدال کے باوجود بچت و سرمایہ کاری کے فرق میں 4 فیصدی درجے کا اضافہ ہوا ہے۔ خصوصاً، مالی سال 2008ء میں سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کا تناسب کم ہوکر 21.6 فیصد رہ گیا ہے جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 22.9 فیصد تک تھا۔ جبکہ بچتوں اور جی ڈی پی کا تناسب مالی سال 2007ء کے 17.8 فیصد سے گر کر مالی سال 2008ء میں 13.9 فیصد ہوگیا ہے (دیکھئے **شکل 2.52**)۔ بچتوں وسرمایہ کاری دونوں میں کمی کا رجحان تشویشناک ہے۔ ایک جانب سرمایہ کاری میں کمی کے نتیجے میں اقتصادی نمو سست رفتاری کا شکار ہوسکتی ہے جبکہ دوسری طرف بچتوں میں کمی سے معیشت کی سرمایہ کاری سے متعلق ضروریات پوری کرنے کے لیے بیرونی کھاتے پر دباؤ بڑھ جائے گا۔ بچت وسرمایہ کاری میں وسیع فرق کے تسلسل سے بیرونی قرضوں، قرضوں کی ادائیگی کے بوجھ اور معاشی استحکام کو لاحق خطرات میں بھی اضافہ ہوجائے گا۔

پاکستان میں بچتوں کی شرح نہ تو ملکی وسائل کے مطابق ہے نہ ہی دیگر ترقی پذیر ممالک سے ہم آہنگ ہے (دیکھئے جدول **2.22**)۔ پاکستان میں بچتوں کی پست شرح کے اسباب ذیل میں دیئے گئے ہیں۔

1۔ پست فی کس آمدنی

2۔ ضروریات زندگی پر لاگت کی بلند سطح

3۔ شادی وتقریبات پر بھاری اخراجات

4۔ مالی گہرائی کی پست سطح، خصوصاً، مالی رسائی کی سہولت صرف شہروں تک محدود ہے، اس لیے دیہی آبادی کی بچتوں کے ایک بڑے حصے سے استفادہ ممکن نہیں۔

5۔ رسمی مالی اداروں میں بچتوں کے متعلق آگاہی کی کمی۔